عن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم العمرة الی العمرة کفارة لما بینهما
والحج المبرور لیس له جزاء الا الجنة رواه الشیخان

الحجُّ المبرُور

یعنی

حج و زیارت کا مسنون طریقہ

مؤلفہ

حضرت مولانا مولوی سعید احمد صاحب مفتی اعظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

یہ معلم الحجاج کا بہترین خلاصہ ہے اسمیں سفر حج کے شروع کرنے سے واپسی تک کی تمام ضروریات و ہدایات اور حج کے ضروری مسائل کو آسان اردو زبان میں درج کیا گیا ہے

(مولوی) نصیر الدین منیجر کتب خانہ اختری سہارنپور
نے شائع کیا

قیمت ۔ دو روپیہ پچاس پیسے

حج کرنے کا مسنون طریقہ

حج کو جانے والوں میں ایک بڑی تعداد اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو حقیقتِ حج اور اس کے مقصد سے تو کیا واقف ہوتے انکو حج کے ارکان، فرائض، واجبات کا بھی علم نہیں ہوتا۔ اور بسا اوقات احکامِ حج میں ایسی غلطیاں کرتے ہیں کہ فریضۂ حج ادا نہیں ہوتا یا اس میں نقصان آجاتا ہے۔ اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ صرف حج کے ضروری مسائل اور حج و زیارت کا مسنون طریقہ ایک مختصر رسالہ کی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ کم استعداد رکھنے والے حاجی بھی اسکو سمجھ سکیں اور اُن کو مسنون طریقہ پر حج کر کے حجِ مبرور کا ثواب حاصل ہو۔ چنانچہ میں نے اپنی اس تمنّا کو حضرت مولانا مولوی سعید احمد صاحب مفتی اعظم مظاہر علوم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت موصوف نے میری درخواست پر یہ رسالہ مرتب فرمایا فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ احقر کو اور حضرت مؤلف کو مقاماتِ مقدسہ میں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو لوگ حج کے مسائل اور فضائل تفصیل سے معلوم کرنے کا شوق رکھتے ہوں اُن کو "معلم الحجاج" مصنفہ حضرت مولانا مولوی سعید احمد صاحب مفتی اعظم مظاہر علوم سہارنپور اور "فضائل حج" مصنفہ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

نیاز مند

(حاجی) عبد الکریم نیا بازار سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج کی تیاری

الفرقان کے حج نمبر میں جناب مولانا الحاج منظور احمد صاحب مدیر الفرقان اور مولانا الحاج محمد اویس صاحب ندوی بنگرامی نے چند مفید اور کارآمد باتیں حجاج کیلئے لکھی تھیں ان کی افادی حیثیت کو دیکھتے ہوئے مناسب معلوم ہوا کہ کچھ تغیر و تبدل اور حذف و اضافہ کے بعد ان مفید اور کارآمد باتوں کو اس رسالہ کا جزو بنا دیا جائے فقط

سعید احمد غفرلہ

۴۔ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۹ھ

حج کو جانیوالوں کے لئے اہلِ علم کے چند مفید مشورے

یہ حسرت رہ گئی پہلے سے حج کرنا نہ سیکھا تھا | کفن بر دوش جا پہنچا مگر مرنا نہ سیکھا تھا

مری چشمِ محبت خونِ حسرت اب بھی روتی ہے | خیال کاش یہ ہوتی کہ حج کیا چیز ہوتی ہے

گیا حج کر کے لوٹ آیا تو اب حسرت یہ ہے طاری

کہ پہلے سے نہ کی افسوس حج کرنے کی تیاری (صوفی)

بعض اہلِ تجربہ سے سُنا تو پہلے بھی تھا کہ حج کو جانے والوں میں بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو حج کی عظمت اور مقدس سفر کی خصوصیت کا کچھ بھی احساس نہیں ہوتا بلکہ دنیا کے عام سفروں کی طرح وہ یہ سفر بھی کرتے ہیں۔ اگرچہ احرام باندھتے، حج

کے دوسرے ارکان بھی ادا کرتے ہیں اور مدینہ طیبہ بھی حاضر ہوتے ہیں لیکن ایک حج کرنے والے کی جو حالت ہونی چاہیئے عظمت وادب شوق و ذوق اور فدائیت و فنائیت کی جو کیفیات جس طرح اس پر طاری ہونی چاہئیں ان کا کوئی اثر بھی ان پر معلوم نہیں ہوتا۔

گذشتہ سال ۱۳۶۷ھ شوال کے مہینے میں حج کو جانے والے بعض بڑے بڑے قافلوں میں کچھ تبلیغی کام کرنے کا اتفاق ہوا۔ تو جو کچھ سنا تھا اس سے بہت زیادہ آنکھوں سے دیکھ لیا۔ بیسیوں حج کو جانے والے ایسے دیکھے جن بیچاروں کو کلمہ بھی صحیح طور سے یاد نہیں تھا اور بیسیوں سے زیادہ شاید پچاسوں ایسے نظر آئے جن کی عملی حالت یہ تھی کہ حج کو جا رہے تھے مگر اپنی فرض نمازوں کی بھی فکر نہ تھی۔ بے تکلف قضا ہو رہی تھیں۔ (اور بس دس پانچ بندگانِ خدا کو مستثنیٰ کر کے) یہ حالت تو سب ہی کی تھی کہ سچے حاجیوں کی جو ظاہری و باطنی کیفیت ہونی چاہیئے ان لوگوں میں اس کی کوئی جھلک بھی محسوس نہ ہوتی تھی اور غضب یہ کہ انھیں اپنی اس حالت پر کوئی افسوس بھی نہ تھا بلکہ معلوم ہوتا تھا کہ انھیں اس بارہ میں کوئی احساس ہی نہیں

حج کو جانے والے ان بیچارے سینکڑوں مسلمانوں کو اس حال میں دیکھ کر دل پر یہ بڑی چوٹ لگی ...... اور اسی وقت دل نے دو فیصلے کئے ایک یہ کہ اصلاح و تبلیغ کے سلسلہ میں جو کوششیں ہو رہی ہیں ان کو زیادہ وسیع و منظم کرنے اور زیادہ مؤثر بنانے کے طریقوں پر غور کیا جائے اور اس کے لئے ہر وہ تدبیر استعمال کیجائے جو ہمارے امکان میں ہو۔ دوسرا فیصلہ دل نے حج کے جانے والوں کے بارے میں یہ کیا کہ اللہ کے یہ بندے جو ہر سال ہزار ہا ہزار کی تعداد میں دین کا ایک مقدس رکن ادا کرنے ہی کے لئے جاتے ہیں ان کی ضروری درجہ کی دینی تعلیم و تربیت کی کوشش

کی طرف آئندہ سے خصوصی توجہ کی جائے اور ان کے اس سفر کے دوران ہی میں جبکہ یہ لوگ کم از کم دو تین مہینے کے لئے اپنی دینی دنیوی مشاغل سے فارغ اور خانگی افکار سے بالکل آزاد ہو جاتے ہیں ان میں اصلاح و تعلیم کا خاص اہتمام و انتظام کیا جائے۔

ہزاروں حج کو جانے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جو دین سے اگرچہ اتنے ناواقف نہیں ہوتے اور ان کی عملی حالت بھی اتنی خراب نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ حج کا زمانہ جس طرح اور جن مشاغل میں اور جن احتیاطوں کے ساتھ گذرنا چاہیئے چونکہ وہ انکا پورا اہتمام نہیں کرتے اور پہلے سے حج کی برکات کیلئے اپنے کو تیار نہیں کرتے اسلئے حج کی خاص برکات اور کیفیات سے وہ بھی محروم رہجاتے ہیں اور ان کا حال یہ ہوتا ہے ؎

بطواف کعبہ رفتم بہ حرم رہم ندادند
کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

حالانکہ حج و زیارت کا یہ سفر ایسا مبارک سفر ہے کہ اللہ تعالیٰ جن بندوں کو نصیب فرمائے وہ اگر اس مقدس سفر میں اپنی اصلاح و درستی کا پہلے سے ارادہ کرلیں۔ اور اس کے لئے مندرجہ ذیل طریقہ پر کوشش کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بڑی آسانی سے اس سفر میں دین کی ضروری تعلیم و تربیت حاصل کرکے اپنے کو ایک خدا شناس اور سچا مسلمان بنا سکتے ہیں اور جو لوگ پہلے سے بحمد اللہ دین سے واقف اور دیندار ہیں وہ دوسروں کی تعلیم و تربیت میں مشغول ہو کر ایسے مقامات حاصل کر سکتے ہیں جن کا وہ تصور بھی نہیں رکھتے۔

حجاج میں تبلیغ و تعلیم کا طریقہ اور حجاج کیلئے کارآمد اور مفید باتیں

(۱) ایک شہر یا ایک ضلع یا ایک علاقہ سے جانے والے حجاج اپنا ایک جماعتی

نظام بنالیں اور ان میں جو شخص دین کا زیادہ جاننے والا اور نیک ہو اسکو اپنا دینی معلّم بنالیں اگر ساتھیوں میں کوئی اس قابل نہ ہو تو دوسرے مقامات کے حاجیوں میں سے کسی دیندار کو اپنا معلم بنالیں یا کسی دوسری جگہ کے حاجیوں کے تعلیمی و تبلیغی نظام میں شریک ہو جائیں اور سارے سفر میں دینی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رکھیں۔ تعلیم و تربیت کا طریقہ وہ ہونا چاہیے جو تبلیغی جماعتوں کا ہوتا ہے۔

(۲) ہندوستان اور پاکستان سے جانے والے حاجیوں کو بمبئی اور کراچی میں تبلیغی کام کرنے والی جماعتیں انشاء اللہ ملیں گی اور امید ہے کہ ہر جہاز میں اس کام کے کرنے والے اور اس کے اصول اور طریقے جاننے والے ملیں گے ان سے یہ کام سیکھئے اور ان کے ساتھ رہ کر دینی فائدہ حاصل کیجئے۔ یہ لوگ لوجہ اللہ آپ کی دینی خدمت کرینگے۔

(۳) حج کو جانے والوں میں جو حضرات ایسے ہوں جن سے عام جانیوالوں کو دینی کی تعلیم و تربیت کا فائدہ پہنچ سکتا ہے انھیں چاہیئے کہ وہ اسکو اعلیٰ درجہ کی عبادت سمجھتے ہوئے اللہ کے بندوں کو زیادہ سے زیادہ دینی فائدہ پہنچانے کی کوشش فرمائیں۔ یہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے وارثوں نائبوں کی خاص عبادت ہے جس کا ثواب اکثر حالات میں نفلوں سے اور اذکار سے زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) ہر حج کو جانے والا اس مقدس سفر میں گناہ کے سب کاموں سے بلکہ فضول اور بیکار باتوں سے بچنے کی پوری کوشش کرے۔ اور جو وقت اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو وہ یا تو دین سیکھنے سکھانے خصوصاً حج کے ارکان اور زیارت کے آداب کی تعلیم و تعلّم میں صرف کرے یا اللہ کی عبادت اس کے ذکر و فکر میں مشغول رہے یا اچھی

دینی کتابوں کے پڑھنے یا دوسروں کو اُن کے مضامین سُنانے میں اپنا وقت صرف کرے حیات المسلمین۔ ارکانِ اسلام۔ اسلام کیا ہے۔ فضائل نماز۔ فضائل حج۔ فضائل ذکر۔ فضائل قرآن۔ فضائل تبلیغ۔ حکایات صحابہ۔ ترجمہ شمائل ترمذی۔ معلم الحجاج زبدۃ المناسک۔ یہ کتابیں اپنے ساتھ رکھنی چاہئیں۔

(۵) اللہ کی عظمت و محبت اور اس کا خوف دل میں بٹھانے کی کوشش کی جائے۔ تمام جائز اور اچھے مقاصد کے لئے اس سفر میں کثرت سے دعائیں کی جائیں اس پاک سفر میں دُعاؤں کی قبولیت کی اُمید بھی زیادہ ہے۔

(۶) ہر جانے والے کو اچھی طرح یہ خیال رکھنا چاہئے کہ میرا یہ سفر اللہ کیواسطے ہے اور اُس کے مقدس گھر کی حاضری اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف اور آپکے روضۂ اطہر کی زیارت کیلئے ہے اور میرے ساتھ جو اور جانے والے ہیں وہ سب اسی مقصد سے جا رہے ہیں اور یہ سب اللہ و رسول کے مہمان ہیں لہذا میری ذات سے ان میں سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ بلکہ جہانتک ہو سکے میں دوسروں کو آرام پہنچاؤں چاہے مجھے تکلیف اُٹھانی پڑے شاید اللہ تعالیٰ اسی عمل سے راضی ہو جائے کہ میں نے خود تکلیف اُٹھا کے اس کے مہمانوں کو آرام پہنچایا اور شاید اسی عمل کی برکت سے میرا حج قبول ہو جائے۔ حاجیوں سے اس معاملہ میں عموماً بڑی کوتاہی ہوتی ہے اور ہر شخص نفسی نفسی میں گرفتار ہو کر اپنے آرام اور اپنے فائدہ کے لئے دوسروں کو دُکھ اور نقصان پہنچانے سے پرہیز نہیں کرتا یہ چیز حج کے لئے زہر ہے اور اس سے حج کے برباد ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لہذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ پہلے سے اپنے نفس کو اس کے لئے تیار کر لے کہ میں اپنے آرام کے لئے دوسرونکو تکلیف

نہیں دوں گا۔ یہ بات ذرا مشکل ضرور ہے لیکن اللہ کے یہاں اس کا درجہ بہت بلند ہے اور اللہ کے جو بندے ایسا کریں گے اُن کے متعلق پوری اُمید ہے کہ حق تعالیٰ اُن کے حج کو خاص طور سے قبول فرمائے گا اور انھیں دین کی بڑی دولتوں اور برکتوں سے نوازیگا ع دل بدست آور کہ حجِ اکبر است۔

(۷) ریل میں، جہاز میں اور مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ میں اللہ کے جو ایسے بندے ملیں جن کے پاس بیٹھنے سے اور جن کی بات سُننے سے دینی فائدہ یعنی اللہ یاد آتا ہو اور دل میں اس کی محبت اور اس کا خوف اور عبادت کا شوق پیدا ہوتا ہو تو انکی صحبت کو اکسیر اور کیمیا سمجھیں اور کچھ دیر کیلئے اُن کے پاس ضرور بیٹھا کریں۔

(۸) اس پورے سفر میں عام انسانی اور مادی ضروریات کھانے پینے خرید و فروخت وغیرہ میں کم سے کم اور بقدرِ ضرورت وقت صرف کیا جائے سارا وقت عبادات اور دینی کاموں میں صرف کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس معاملہ میں بڑی کوتاہی ہوتی ہے۔ حاجی لوگ مکہ اور مدینہ میں بڑی بےفکری سے اپنا سارا وقت دنیا کے کاموں یا سیر و تفریح میں برباد کر دیتے ہیں ایسے لوگ بڑے گھاٹے میں رہتے ہیں اور ایک طرح مکہ مدینہ کی اور اس مقدس سفر کی ناقدری کرتے ہیں۔

(۹) بعض لوگ حج و زیارت سے فارغ ہو کر گھر کی واپسی کے لئے ایسے بیتاب ہوتے ہیں گویا کہ وہ کسی مصیبت میں گرفتار تھے۔ بہت سے وقت سے پہلے جدہ آکر پڑ جاتے ہیں۔ یہ بات بڑی خطرناک ہے۔ حاجی کی کیفیت یہ ہونی چاہیئے کہ وہاں سے آنے کو اس کا جی نہ چاہے اور واپسی سے رنج ہو۔ حج و زیارت سے فارغ ہو کر جتنے دن وہاں کا قیام نصیب ہو اسکو نعمت اور غنیمت سمجھکر شکر ادا کرنا چاہیئے کہ مجکو

اس کا موقعہ دیا جا رہا ہے۔

(۱۰) اکثر حاجی یہاں سے اس بھروسہ پر جاتے ہیں کہ حجاز میں معلمین حج کرادینگے حالانکہ معلمین حج کے زمانہ میں اسقدر مشغول ہوتے ہیں کہ ان کے لئے یا ان کے رفقاء کے لئے آسان نہیں ہے کہ وہ ہر حاجی کو مسنون طریقے سے ارکان حج ادا کرادیں جب تک حاجی خود صحیح طریقے پر ارکانِ حج کی ادائیگی کا اہتمام نہ کرے گا اس کو سنت کے مطابق حج کرنا مشکل ہے۔ ارکانِ حج کی ادائیگی میں محض معلموں پر ہرگز بھروسہ نہ کیا جائے۔ بلکہ خود ہی حج کے مسائل کو پوری طرح سیکھ لیا جائے اگر حاجی تعلیمیافتہ ہے تو مناسک حج پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان کو بار بار پڑھ لے۔ اردو تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مناسک حج میں "معلم الحجاج" بہترین کتاب ہے۔

معلموں کی ضرورت ارکانِ حج کی ادائیگی میں ضرور پڑے گی۔ آپکو مسائل حج اگرچہ معلوم ہوں تب بھی مقامات معلوم نہیں۔ اس لئے ایسے موقعوں پر معلم یا اس کے رفقاء کے بغیر چارہ کار نہیں۔ مگر نفس مسائل کی ادائیگی میں آپکو مضبوطی سے ان مسئلوں پر جمنا چاہیے جو آپنے مستند کتابوں میں پڑھے یا مستند عالموں سے سیکھے ہیں۔

(۱۱) سفر حج کی ابتدا سے لیکر انتہا تک یہ منظر انتہائی اندوہناک ہوتا ہے کہ عموماً حجاج آداب سفر کا لحاظ نہیں کرتے۔ جو باتیں عام حالات میں بھی نامناسب ہوتی ہیں اس مبارک سفر میں بھی وہ باتیں عادت کی بناء پر ہر جگہ ظاہر ہوتی رہتی ہیں مسافر خانوں اور جہازوں میں جگہ حاصل کرنے کے لئے اور جہاز میں موٹروں اور اونٹوں پر اور منیٰ اور عرفات میں جگہ پر قبضہ کرنے کے موقع پر اور دوسرے ایسے

مواقع پر اس قسم کی بدعنوانیاں عموماً ہوتی رہتی ہیں جو ناگفتہ بہ ہیں اور بعض وقت مار پیٹ تک نوبت آجاتی ہے ۔ اگر حج کے مقصد اور اس سفر کی عظمت اور اس کے آداب ملحوظ رکھے جائیں تو انشاء اللہ ان سب باتوں سے حاجی بچ سکتا ہے ۔ اور اس کے انوار و برکات حاصل کر سکتا ہے ۔

(۱۲) حجاز میں حاجیوں کو جن لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے وہ کشتی والے ۔ مزدور ۔ اونٹ والے ۔ موٹر والے ۔ ڈرائیور ۔ معلم ۔ وکیل اور ان لوگوں کے کارندے ۔ اور شامل ہوتے ہیں حاجیوں کو چاہیئے کہ وہ ان سب کو اپنا ہی جیسا انسان سمجھیں اور خواہ مخواہ کے لیئے ضرورت سے زیادہ حسن ظن کو دخل نہ دیں ۔ ان میں اچھے بھی ہیں بُرے بھی ہیں ۔ نرم مزاج اور سخت مزاج ۔ بے غرض و لالچی سب ہی قسم کے لوگ ہیں ۔ عام طور پر حاجی یہ خیال کر کے جاتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ میں سب اولیاء اللہ ہی بستے ہیں مگر جب معاملات پڑتے ہیں تو وہ حیرت زدہ ہو جاتے ہیں اور بعض وقت بُرے بُرے الفاظ زبان سے نکال ڈالتے ہیں یہ بُری بات ہے ۔ ان لوگوں پر تمام مکہ اور مدینہ والوں کو ہرگز قیاس نہ کیا جائے ۔ اہل مکہ و مدینہ کی تہذیب و معاشرت اور ان کے اخلاق و تمدن کو عام لوگ نہیں جانتے ۔ عام حاجیوں کو ان لوگوں سے واسطہ ہی نہیں پڑتا ۔ خلاصہ یہ کہ اہل حجاز بالخصوص مکہ و مدینے کے لوگوں کے ساتھ ادب کا لحاظ رکھنا چاہیئے اور ان کی شان میں گستاخی اور انکی ایذا اور تکلیف سے پوری طرح پرہیز کرنا چاہیئے ۔

(۱۳) ہندوستان کے حاجیوں کو یہ بات خاص طور سے یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ اہل مکہ ۔ اہل مدینہ یا اور دوسرے ممالک اسلامیہ سے آئے ہوئے لوگوں کی تقلید کی کوشش

نہ کریں جس طرح ہمارے ہندوستان میں لوگ عام طور پر دین سے ناواقف ہیں اور عموماً ان کا ہر عمل شریعت کے مطابق نہیں ہوتا۔ ایسا ہی حال ان لوگوں کا بھی ہے۔ ان کی ہر بات کی نقل اُتارنا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ حج کے موقعہ پر دنیا کے اسلام کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اُن کے مختلف مسلک ہوتے ہیں۔ کوئی حنفی ہوتا ہے کوئی شافعی کوئی مالکی کوئی حنبلی کوئی شیعہ اگر آپ سب کی نقل اُتارنا شروع کر دینگے تو بس اسی کے ہو رہیں گے اس لئے نماز۔ مناسک حج۔ وضع قطع۔ صورت شکل اور دوسرے معاملات میں ان طریقوں کو چھوڑنا درست نہیں ہے۔ جن کو آپنے مستند کتابوں میں پڑھا ہے یا مستند علماء سے سیکھا ہے اور تمام معاملات میں احتیاط اور پختگی کی ضرورت ہے۔

اگر حج کو جانے والوں نے ان چند باتوں کا اہتمام کر لیا تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ بڑی دینی برکتوں کے ساتھ واپس ہونگے۔ اور ان کا حج خدا نے چاہا تو بڑا مبارک اور مقبول ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

فرضیتِ حج

حج بیت اللہ فرض ہے اسکی فرضیت قرآن شریف، حدیث، اجماع اور عقل سے ثابت ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔ حج تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر اس شخص پر فرض عین ہے جو آزاد، عاقل، بالغ تندرست ہو اور اس کے پاس اپنی انسانی ضروریات اور بیوی بچوں وغیرہ کا خرچہ سفر حج کے زمانہ کا دیکر مکہ مکرمہ تک آنے جانے کے مصارف موجود ہوں۔

حج کی تاکید شدید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے اس کو جلدی کرنی چاہیئے اور فرمایا جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا مرض شدید یا ظالم بادشاہ نے نہیں روکا اور وہ بلا حج کئے مر گیا تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

جب حج فرض ہو جائے تو جہاں تک ہو سکے جلد ادا کرنے کی کوشش کیجائے جو شخص بلا کسی مجبوری کے تاخیر کرے گا وہ فاسق اور گنہگار رہوگا۔

فضائلِ حج

حج کے فائدے اور خوبیاں بے شمار ہیں ان کی تفصیل اگر دیکھنا چاہو تو فضائل حج مؤلفہ حضرت مولانا الحاج محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم اور احقر کا

رسالہ معلم الحجاج مطالعہ کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور اس میں جماع، فحش باتوں اور گناہوں سے بچارہا تو وہ پاک ہو کر ایسا لوٹتا ہے جیسا کہ وہ پیدا ہونے کے وقت بے گناہ تھا۔

حج مبرور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان ہوں اور حج مبرور کی جزاء صرف جنت ہی ہے۔

حج مبرور وہ حج ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ حج مقبول کا نام حج مبرور ہے۔ بعض کہتے ہیں جس میں نام ونمود اور دکھلاوا نہ ہو۔ بعض کہتے ہیں جس کے بعد گناہ نہ ہو۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ حج مبرور وہ ہے کہ حج کرنے کے بعد دُنیا سے بے توجہی اور آخرت کی طرف شوق اور رغبت پیدا ہو جائے اور پہلے سے اچھی حالت ہو جائے۔

حج کے خرچہ اور سفر کا ثواب

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے اسکی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو پیدل حج کرتا ہے اسکے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں تو آپ نے فرمایا ایک نیکی لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ حضرت بریدہ فرماتے ہیں حج میں خرچ کرنیکا ثواب جہاد میں خرچ کرنے کے برابر ہے سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔

سفر حج کے آداب

جب حج فرض ہو جائے تو خدا پر بھروسہ کر کے سفر کا انتظام شروع کر دیا جائے بلا وجہ تاخیر اور سستی نہ کی جائے اور جو آداب سفر بیان کئے جاتے ہیں انکا خیال رکھا جائے۔

نیت ہر عبادت کی جان نیت ہے سب سے اول نیت کو درست کیا جائے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ان کے حکم کی تعمیل کی نیت سے حج کیا جائے نام کے لئے یا سیر و تفریح اور حاجی صاحب کہلانے کے لئے سفر نہ کرو ورنہ سارا روپیہ بیکار جائیگا اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اعمال کا ثواب نیتوں پر موقوف ہے تجارت وغیرہ کی نیت بھی نکرو تو بہتر ہے۔

توبہ سفر شروع کرنے سے پہلے سچے دل سے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرو اگر کسی کا مالی حق تمہارے ذمہ ہے اسکو ادا کرو یا معاف کراؤ اگر اہل حقوق مر گئے ہوں تو انکے ورثہ کو ان کا مال یا اس کا معاوضہ ادا کرو اگر صاحب حق اور اسکے وارثوں کا پتہ نہ چلے تو مال والے کی طرف سے صدقہ کر دو۔ بندہ کا حق محض توبہ سے معاف نہیں ہوتا اس کی ادائیگی یا معافی ضروری ہے۔ کسی کو تکلیف پہنچائی ہو یا برا کہا ہو اسکی معافی چاہو۔ عبادات نماز روزہ وغیرہ اگر قضا ہوں تو ان کی قضاء کرو اور آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرو کہ پھر ایسا نہ کروں گا۔

توبہ کا مستحب طریقہ توبہ کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اول غسل کرو غسل نہ کر سکو تو وضو کر لو اور دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھو۔ اسکے بعد درود شریف پڑھو پھر استغفار کرو اور نہایت خشوع و خضوع اور عاجزی سے گڑگڑا کر توبہ کرو اور بار بار

یہ دعا پڑھو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمائینگے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔

والدین وغیرہ کی اجازت ماں باپ اگر زندہ ہوں تو اُن سے سفر کی اجازت لینی چاہیئے اگر ان کو خدمت کی ضرورت ہے تو بلا اُن کی اجازت کے جانا مکروہ ہے۔ اگر ان کو خدمت کی ضرورت نہیں ہے تو بلا اجازت جانا مکروہ نہیں بشرطیکہ راستہ میں امن ہو اور سلامتی غالب ہو۔ اگر راستہ میں امن نہ ہو تو انکی بلا اجازت جانا مکروہ ہے۔ اگرچہ ان کو خدمت کی ضرورت نہ ہو۔ یہ سب تفصیل حج فرض میں ہے اگر حج نفل ہو تو ان کی اطاعت اور فرمانبرداری بہرصورت اولیٰ ہے بیوی بچّے اور جن کا خرچہ واجب ہے، اگر ان کو واپسی تک کا خرچہ دیدیا ہے اور تمہارے موجود نہ ہونے سے ان کی ہلاکت وغیرہ کا اندیشہ نہیں ہے تو انکی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی کا قرضہ ہم پر واجب ہے، اور فی الحال ادا کرنا ہو تو بلا اسکی اجازت کے جانا مکروہ ہے اگر فی الحال ادا کرنا نہیں ہے یا کسی کو ضامن بنا دیا ہو یا قرضہ کی ادائیگی کی کچھ مدت مقرر ہے اور اس مدت تک واپسی ہو جائیگی تو بلا اجازت جانا جائز ہے۔

امانت و وصیّت اگر کسی کی امانت یا مانگی ہوئی چیز پاس ہے تو اسکو واپس کیا جائے یا اسکے اور دیگر ضروریات کے متعلق یادداشت لکھ کر دیدی جائے اور قرضہ وغیرہ اور دیگر ضروری امور کے لئے وصیت نامہ لکھدیا جائے۔

استخارہ اور مشورہ سفر سے پہلے کسی ہوشیار تجربہ کار دیندار شخص سے

ضروریات سفر کے متعلق مشورہ کر لیا جائے۔ استخارہ مسنونہ بھی کیا جائے اگر حج فرض کیلئے جانا ہے تو استخارہ اس بات کیلئے نہ کیا جائے کہ حج کو جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ راستہ، وقت، جہاز، قافلہ اور دیگر امور کیلئے کیا جائے۔ ہاں حج نفل ہو تو اس کے لئے بھی استخارہ کیا جائے۔

استخارہ کا طریقہ استخارہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھو مگر وقت ایسا ہونا چاہیئے جس میں نفل پڑھنا مکروہ نہ ہو۔ اول رکعت میں سورہ کافرون دوسری رکعت میں قل ہو اللہ پڑھو اور سلام کے بعد حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو درود شریف پڑھو اور یہ دعا نہایت خشوع کے ساتھ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ اور جب هٰذَا الْاَمْرَ پڑھو تو اس چیز کا خیال دل میں کرو جس کے لئے استخارہ کرنا ہے اس کے بعد جس جانب دل کا رجحان ہو اس پر عمل کرو اگر ایک مرتبہ میں رجحان اور اطمینان نہ ہو تو تین مرتبہ یا سات مرتبہ استخارہ کرو۔

سفر حج کے مصارف حج کے لئے حلال مال ہونا چاہیئے حرام مال سے حج

قبول نہیں ہوتا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص بیت اللہ کی حاضری کا ارادہ حرام مال سے کرتا ہے تو جب وہ سواری
پر سوار ہونے کے لئے رکاب میں پیر رکھتا ہے اور سواری اسکو لیکر اٹھتی ہے اور وہ
لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک آواز دینے والا کہتا ہے لَا لَبَّیْکَ
وَلَا سَعْدَیْکَ یعنی تیری کمائی حرام تیرا توشہ حرام تیری سواری حرام واپس ہو جا
تو اس حال میں کہ تو گنہگار ہے تیرے لئے کوئی ثواب نہیں اور تیرے لئے اس خبر کی
بشارت ہے جو تجھے رنج پہنچانے والی ہے۔ اور جب کوئی شخص حلال مال کیساتھ
حج کے لئے نکلتا ہے اور رکاب میں پیر رکھتا ہے اور اس کی سواری اس کو لیکر اٹھتی
ہے اور وہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک منادی اسکو آواز دیتا ہے
لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ قَدْ اَجَبْتُکَ یعنی تیری سواری حلال ہے تیرے کپڑے حلال ہیں تیرا
توشہ حلال ہے تو لوٹ اس حال میں کہ تو ثواب حاصل کرنے والا ہے گنہگار نہیں
اور خوشخبری حاصل کر اس چیز کی جو تجھ کو خوش کرنے والی ہے۔ (جمع الفوائد للبزار بضعف
سودی قرضہ نہ لو۔ اپنی پاک کمائی سے خرچ کرو اور خرچ میں کنجوسی اور فضول خرچی
نہ کرو۔ اتنا روپیہ ساتھ لو جس سے سفر کی ضروریات سہولت سے پوری ہو جائیں
بلکہ گنجائش ہو تو زیادہ ساتھ لیلو تاکہ دوسروں کی مدد کر سکو۔ صدقہ اور خیرات کے
مواقع پر غرباء و فقراء کا خیال رکھو۔ مکہ اور مدینہ والوں کی امداد کرو۔

رفیق سفر کسی نیک اور ہوشیار آدمی کے ساتھ سفر کرو تاکہ ضرورت کیوقت
تمھاری مدد کرے اور پریشانی کے وقت ہمت بندھائے۔ اگر عالم با عمل مل جائے تو اور
اچھا ہے مسائل میں پوری مدد ملے گی۔ ساتھی اجنبی آدمی ہو تو اچھا ہے تاکہ قطع تعلق

میں سہولت ہو۔ رشتہ دار اگر ساتھ ہو تو پھر اُس کے ساتھ نباہ کی کوشش کرو۔ صلۂ رحمی کا لحاظ رکھو۔ رشتہ دار سے اگر لڑائی جھگڑا ہو گیا اور قطع تعلق کی نوبت آئی تو گناہ ہوگا۔ سفر میں اکثر آدمی ذرا ذرا سی باتوں پر غصہ ہونے لگتے ہیں اور لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کا خیال رکھو کسی سے جھگڑا مت کرو۔ اِس سفر میں خاص طور سے اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ کھانے پینے میں شرکت ساتھیوں کے ساتھ جائز ہے مگر اکثر اس میں بھی اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں اسلئے اپنا کھانا پینا علٰحدہ رکھو تو اچھا ہے۔

ابتدائے سفر سفر کی ابتداء شروع مہینہ میں جمعرات کو کی جائے۔ اگر جمعرات کو نہ ہو سکے تو پیر کی صبح کو یا جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد سفر شروع کرنا مستحب ہے۔

امیر قافلہ کسی ہوشیار، عقلمند، تجربہ کار، دیندار اور بردبار شخص کو قافلہ کا امیر بنا لینا چاہیئے۔ امیر کو سب کی خبر گیری کرنی چاہیئے اور تمام ضروریاتِ قافلہ کا انتظام اپنے رفقاء کے مشورہ سے کرنا چاہیئے۔ دوسرے لوگوں کو اسکی اطاعت کرنی چاہیئے۔ سب کو ایک دوسرے کی مدد کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اور ایثار و ہمدردی سے کام لینا چاہیئے۔ اپنے آرام پر دوسروں کو ترجیح دینی چاہیئے۔ عورتوں، بچوں، بیماروں اور کمزوروں کا خاص طور سے خیال رکھنا چاہیئے۔

گھر سے نکلنا جب گھر سے نکلے نہایت خوشی کے ساتھ نکلے۔ اسوقت صورت سے رنج و غم اور گھر کا فراق ظاہر نہ ہونا چاہیئے۔ گھر سے نکلنے سے پہلے اور نکلنے کے بعد کچھ صدقہ کرنا چاہیئے۔ گھر میں دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے۔

اسی طرح چلتے وقت محلہ کی مسجد میں بھی دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے اگر وقت مکروہ نہ ہو۔ نماز کے سلام کے بعد آیۃ الکرسی اور لایلاف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی کی دعا مانگنی چاہیے۔ اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَاَنْتَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِي مَسِيْرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تَطْوِيَ لَنَا الْاَرْضَ وَتُهَوِّنَ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَتَرْزُقَنَا فِي سَفَرِنَا هٰذَا السَّلَامَةَ فِي الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ وَالْبَدَنِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَتُبَلِّغَنَا حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَزِيَارَةَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً بَلْ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَقَضَاءَ لِفَرْضِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب اس جگہ سے اٹھے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ

گھر کے دروازہ سے نکل کر یہ پڑھے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

عزیز و اقارب اور دوستوں سے رخصت ہونا چلتے وقت رشتہ داروں اور دوستوں سے ملاقات کرے، اُن سے دعا کی درخواست کرے اور سلام و مصافحہ کرے اور اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ پڑھے۔

سواری کا جانور سواری اچھی مضبوط اور قوی ہونی چاہیئے۔ سامان کرایہ والے کو دکھلا دیا جاوے بلا اجازت زیادہ سامان رکھنا جائز نہیں۔ سواری کے جانور کے حقوق کا لحاظ رکھا جاوے اسکو تکلیف نہ ہو۔ جب سواری پر سوار ہو تو بسم اللہ پڑھکر دایاں پیر پہلے رکھو اور داہنی جانب بیٹھو اور سوار ہوکر تین دفعہ اللہ اکبر کہو اور یہ دعا پڑھو:۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

منزل پر اترنا جب کسی منزل پر اترو تو یہ دعا پڑھو اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ

انشاء اللہ کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔ ایسی جگہ ٹھہرو جہاں لوگوں کی آمد ورفت نہ ہو آنے جانے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ اگر کسی چیز کا خوف ہو تو لایلاف آیۃ الکرسی اور معوذتین پڑھو۔ منزل پر اُتر کر دو رکعت نفل پڑھو۔ چلتے وقت بھی دو رکعت پڑھو۔

ضروریاتِ سفر

(۱) ہندوستان سے جانے والے حاجی بمبئی سے جہازوں میں جاتے ہیں۔ مغل لائن لمیٹڈ بنک اسٹریٹ فورٹ بمبئی۔ اور سندھیا اسٹیم نیوی گیشن بلارڈ اسٹریٹ بمبئی۔ ان دو کمپنیوں کے جہاز حاجیوں کو لیجاتے ہیں۔ اسلئے ان کمپنیوں سے خط وکتابت کے ذریعہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ٹکٹوں کا انتظام کرلو۔ درخواست میں نام ولدیت عمر اور پورا پتہ لکھو۔ جس جہاز سے جانا ہو اور جس مہینہ میں جانا ہو اسکو متعین کرلو۔ جب اس کی منظوری آجائے تب مقررہ وقت سے ایک ہفتہ پہلے بمبئی پہنچو بلا منظوری کے جانے سے بہت پریشان ہونا پڑتا ہے۔

(۲) ریل کے اوقات معلوم کرلو اکسپریس یا ڈاک سے سفر کروگے تو جلدی پہونچ جاؤگے اور گاڑی بدلنا بھی نہیں پڑے گی۔

(۳) اسباب بقدر ضرورت ساتھ لو۔ زیادہ سامان رکھنے سے پریشان ہوگے۔ روپیہ حفاظت سے رکھو ایک جگہ نہ رکھو۔ سفر میں ہوشیار رہو کسی اجنبی آدمی کی چیز نہ کھاؤ نہ کھلاؤ۔ اس سے بعض وقت خطرناک صورت پیش آجاتی ہے بعضے لوگ نشہ یا زہر کی چیز کھلادیتے ہیں یا کھلانے والے پر الزام لگادیتے ہیں چور اور جیب کتروں سے

ہوشیار رہو۔ خبردار رات کو سامان کی حفاظت کرو۔

(۴) قرآن شریف۔ وظیفہ کی کتاب۔ احکامِ حج کے رسالے۔ چاقو۔ استرہ۔ قینچی۔ سوئی۔ تاگا۔ صابون۔ کارڈ۔ لفافے۔ گھڑی۔ قبلہ نما۔ سادہ کاغذ لوٹا۔ گلاس۔ پیالہ۔ رکابی۔ دیگچی۔ پانی رکھنے کے لئے بالٹی یا کنستر۔ قلم دوات۔ پنسل۔ چھتری۔ جانماز۔ رنگین چشمہ۔ بیٹری۔ استنجے کے ڈھیلے یا پرانا کپڑا۔ بستر بند۔ سُتلی۔ اور ضروری اشیاء ساتھ لے لو۔

(۵) سفر میں کپڑے زیادہ میلے ہوتے ہیں۔ ایک دو جوڑے خاکی یا اور کسی رنگ کے بنالو۔ سردی کا موسم ہو تو رزائی کمبل وغیرہ بھی ساتھ رکھو۔ جہاز میں کبھی ہوا تیز ہونے پر ضرورت پڑ جاتی ہے۔

(۶) احرام کیلئے ایک لنگی۔ ایک چادر۔ بلکہ دو احرام لیلو تو اچھا ہے۔ بڑا اونی تولیہ چادر کے قائم مقام رکھو تو اوڑھنے کے وقت آرام دیگا۔ بلکہ اور دس پندرہ گز کپڑا زائد ساتھ لیلو۔

(۷) عورتوں کے لئے رنگین برقعہ بناؤ۔ سفید جلد میلا ہوتا ہے۔ عورتوں کو زیور سفر میں ساتھ نہ رکھنا چاہیئے۔ زیور پہننا خطرہ مول لینا ہے۔ سفر کی ضروریات عورتوں کو سمجھادو۔ اپنا پتہ اترنے کی جگہ اور ٹھہرنے کا مقام سب باتیں ان کو بتادینی چاہئیں۔ اگر پڑھی لکھی نہ ہوں تو ایک کاغذ پر پتہ مع ڈاک خانہ و ضلع لکھدو۔

(۸) چیچک کا ٹیکہ۔ ہیضہ کا انجکشن کسی سرکاری شفاخانہ سے کرا کر سرٹیفکیٹ لیلو اپنے گھر ہی اس سے فارغ ہو جاؤ تو اچھا ہے۔ مگر جدید قانون کے مطابق ٹیکہ پندرہ روز قبل کا ہونا چاہیئے۔ اور مستند ڈاکٹر جو ایم۔ ڈی یا کم از کم ایم۔ بی۔ بی ایس ہو۔ اس سے

ہیضہ کی سوئی لگوائیں۔ ورنہ تسلیم نہیں کی جائے گی اور دوبارہ لگوانی پڑے گی۔

(۹) پاسپورٹ (پروانہ راہداری)، بھی حاجیوں کے لئے ضروری ہے اپنے ضلع سے پاسپورٹ لیلو مفت مل جائیگا ورنہ چھ روپیہ دیکر بمبئی سے بھی مل جائیگا۔

(۱۰) بکس اور سامان پر اپنا پتہ لکھدو۔ جہاز اور دیگر مواقع میں شناخت میں سہولت رہے گی۔ اپنے سامان کے عدد شمار کرلو۔

(۱۱) بمبئی میں حاجیوں کے لئے کئی مسافر خانے بنے ہوئے ہیں۔ صابو صدیق کا مسافر خانہ سب سے بڑا اور آرام کی جگہ ہے۔ کرانٹ مارکیٹ کے پاس ہے گودی بھی وہاں سے قریب ہے۔

(۱۲) مرچ۔ نمک۔ مصالحہ وغیرہ بقدر ضرورت بمبئی سے ساتھ رکھو جہاز میں کام دیگا

جہاز کا سفر

(۱) جہاز کے سفر میں درد سر۔ متلی بیچش وغیرہ کی شکایت اکثر ہو جاتی ہے اسلئے کچھ دوائیں لیموں۔ اچار۔ اسبغول۔ نمک سلیمانی۔ چٹنی۔ سنگترے۔ الائچی دانہ۔ پیشاب دانی وغیرہ ضرور لیلو۔ اسبغول صبح کو شربت کے ساتھ کھا لینا بہت مفید ہے پیچش سے امن رہتا ہے۔

(۲) جہاز میں کھانا۔ چاء جہاز والے ہی دیتے ہیں۔ پکانے کی اجازت نہیں ہے اپنے پاس بھی چاء۔ چینی وغیرہ رکھو۔ جہاز کے ہوٹل سے بھی مول ہر چیز لے سکتے ہو کھانے پینے میں احتیاط رکھو تاکہ سفر میں تکلیف نہ ہو۔ مگر بھوکا رہنا بھی اچھا نہیں ہے جہاز کے لئے بسکٹ۔ چنے یا مونگ کے لڈو۔ دال۔ سوجی۔ بادام وغیرہ بھی لیلو۔

(۳) جہاز کی روانگی کی تاریخ پر وقت معلوم کر کے سامان وغیرہ باندھکر احتیاط کے ساتھ اول وقت گودی پر پہنچ جاؤ۔ کسی قلی سے معاملہ کر لو کہ وہ تمھارا سامان احتیاط سے جہاز میں پہنچادے اور تمھارے لیئے اچھی جگہ بنادے۔ گودی پر ڈاکٹری معائنہ وغیرہ بھی ہوتا ہے۔ قلی کا نام اور نمبر یاد رکھو اور خود بھی چستی اور ہوشیاری سے کام لو صرف قلی پر بھروسہ کر کے بیفکر نہ ہو جاؤ۔

(۴) ایک بڑا ٹاٹ یا بوریہ لیکر قلی کو دیدو اسپر اپنا نام لکھدو اور اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ضرورت کے مطابق جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ ورنہ دس بارہ روز کی تکلیف بھگتنی پڑے گی اور پریشان رہو گے۔ اسوقت بڑا ہجوم ہوتا ہے ہر شخص کو اپنی فکر ہوتی ہے اور جگہ جہاز میں بڑی مشکل سے ملتی ہے۔

(۵) جو سامان وزنی ہوگا اسکو (کرین) سے جہاز والے چڑھا دینگے جہاز میں چڑھ کر اپنے سامان کو دیکھ لو اور جو سامان ساتھ رکھنا ہو اس کو علیحدہ کر لو ورنہ جہاز والے مال گودام میں رکھدینگے۔

(۶) پاسپورٹ۔ ٹکٹ اپنے پاس رکھو۔ جہاز میں سوار ہونے کے وقت دکھانے کے لیئے ضرورت ہوگی۔

(۷) جہاز کا ٹکٹ عام طور پر تیسرے درجہ کے مسافروں کو واپسی کا ملتا ہے ایک طرفہ ٹکٹ نہیں ملتا۔ پچاس روپیئے جمع کر کے یکطرفہ بھی مل سکتا ہے واپسی ٹکٹ دوسرے حج تک کام دیتا ہے۔

(۸) پاسپورٹ اور ٹکٹ میں وارث کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس سفر میں انتقال ہو جائیگا تو جس کا نام لکھو گے تمھارا روپیہ و سامان اُسی کو

ملیگا۔ اس لئے جو وارث ہو یا جس کو تم روپیہ اور سامان دلانا چاہتے ہو اُس کا نام لکھو۔ جہاز میں تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے تین درجہ ہوتے ہیں دو نیچے۔ ایک جہاز کی چھت پر۔ چھت پر جگہ لوگے تو سیر و تفریح اور ہوا کا آرام رہیگا۔ لیکن دھوپ یا بارش اور سردی میں تکلیف ہوتی ہے اسلئے چند آدمی اگر ساتھ ہوں تو کچھ نیچے جگہ حاصل کریں اور کچھ اوپر تاکہ سب کو حسب ضرورت آرام رہے۔ پانی پائخانہ وغیرہ اوپر ہوتے ہیں۔ ہوٹل بھی اوپر ہوتا ہے۔ اِن تینوں درجوں کا ٹکٹ ایک ہی ہوتا ہے جس جگہ تم چاہو جگہ لے لو۔

(۱۰) فرسٹ اور سیکنڈ والوں کے لئے چھوٹے چھوٹے کمرے علیحدہ ہوتے ہیں انکا کرایہ زیادہ ہوتا ہے کمپنی سے معلوم کر لیا جائے۔

(۱۱) جس وقت جہاز چلدے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پڑھو۔ انشاء اللہ ڈوبنے سے محفوظ رہوگے۔

(۱۲) جہاز میں شفاخانہ بھی ہوتا ہے۔ بیماری کے وقت وہاں سے دوا لے سکتے ہو۔ اگر ضرورت ہو بیمار کو شفاخانہ میں داخل بھی کیا جا سکتا ہے۔

(۱۳) ریل اور جہاز میں نماز کا اہتمام رکھو۔ ریل اور جہاز میں نماز پڑھنے کے مسائل معلم الحجاج میں تفصیل سے لکھے ہیں ان کو پڑھو۔

کامران، یلملم اور جدّہ

راستہ میں کوئی ضروری حکم حج کا حاجی کے لئے نہیں ہے۔ مگر وقت ضائع نہ کرو۔ قرآن شریف۔ ذکر اللہ۔ تسبیح۔ درود شریف۔ استغفار اور مسائل حج سیکھنے سکھانے میں لگے رہو۔ حج کے رسائل پڑھو دوسروں کو سناؤ۔

تقریباً آٹھ روز میں یلملم آئیگا یہ ہندوستان والوں کی میقات ہے اس جگہ سے احرام باندھا جاتا ہے۔ نہا دھو کر احرام باندھو۔ یلملم ایک پہاڑ ہے اس کی سیدھ میں جب جہاز پہنچتا ہے تو جہاز والے اطلاع کر دیتے ہیں۔ یلملم سے تقریباً چوبیس گھنٹے کے بعد جدہ آجاتا ہے۔ جدّہ کے قریب پہنچکر سامان باندھو اور ہوشیاری سے اترنے کی فکر کرو۔ سامان کسٹم والے دیکھتے ہیں کوئی تجارتی سامان ہوتا ہے تو اس کا محصول دینا پڑتا ہے۔ پاسپورٹ اور ٹکٹ اپنے پاس رکھو اور باہر نکل کر جلد اپنا سامان اپنے قبضہ میں کر لو۔ ورنہ پھر دوسرے لوگوں کے سامان میں مخلوط ہو جاتا ہے۔ اور بڑی دقت ہوتی ہے۔

معلمین حجاج حاجیوں کیلئے قانوناً کسی معلم کا ہونا ضروری ہے جس معلم کو تم جانتے ہو اس کا نام پلیٹ فارم پر بتا دو۔ جس کا تم نام کو گے وہ معلم ہو جائیگا۔ ہر معلم کا وکیل وہاں رہتا ہے وہ آپکی تمام ضروریات کا انتظام کریگا۔ ہر قسم کی امداد دیگا۔ اس کو ساتھ لیکر سامان دوسری طرف جا کر لیلو۔

حجاج منزل جدّہ اب جدّہ میں ہندوستانی حجاج کیلئے حجاج منزل تیار ہو رہی ہے۔ اس میں حجاج کے قیام کا انتظام ہے۔ وہاں

قیام کرو یا کرایہ پر مکان لیکر قیام کرو۔ اپنے معلم کے وکیل سے موٹر یا اونٹ کی سواری کا انتظام کراؤ اور مکہ کی طیاری کرو۔ جدہ سے مکہ تقریباً چھیالیس میل ہے۔ موٹر دو تین گھنٹہ میں اور اونٹ دوسرے روز پہنچ جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ جب مکہ قریب آجائے تو بہتر یہ ہے کہ غسل کیا جائے مکہ کے دروازہ کے قریب آپ کا معلم یا اسکا آدمی آپ کا استقبال کریگا اور آپکو اپنے مکان پر لیجائے گا۔ وہاں پہنچکر سب سے اول آپ سامان کا انتظام کر کے بیت اللہ شریف کی زیارت کیجئے۔ معلم یا اس کا ملازم آپکو ساتھ لیجائے گا اور طواف وغیرہ کرائے گا۔ اس کے بعد اپنے قیام کے لئے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ضرورت کے مطابق مکان کا انتخاب کیجئے۔ اور جو احکام حج کے ہیں اُس کے مطابق تمام کام کیجئے۔ نماز کا خاص اہتمام رکھئے۔ مسجد حرام کی نماز کا بڑا ثواب ہے جماعت میں صف اول میں جگہ حاصل کیجئے۔ اور اپنے اوقات کو نیک کاموں میں صرف کیجئے۔ نفل، طواف جتنے ہو سکیں کرتے رہئے۔ نفلوں سے زیادہ طواف کا ثواب ہے۔

حج کے ضروری مسائل حج کے تفصیلی احکام معلم الحجاج میں دیکھئے یہاں مختصر طور سے حج و زیارت کے ضروری مسائل اور حج کرنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ کم استعداد لوگوں کو سہولت ہو اور ضروری ضروری باتیں ذہن نشین ہو جائیں۔

فرائض حج حج کے معنی کسی بڑی چیز کی زیارت کا ارادہ کرنا اور شریعت میں حج بیت اللہ کی خاص طریقہ سے خاص وقت میں زیارت کرنی اور عرفات میں دسویں تاریخ کو ٹھہرنے کا نام ہے

حج کے تین فرض ہیں (۱) احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ یعنی لبیک الخ پڑھنا (۲) وقوفِ عرفات یعنی ۹۔ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے دس ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا اگرچہ تھوڑی سی دیر ہی ہو (۳) طواف زیارت دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لیکر بارہویں ذی الحجہ تک سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کرنا۔

ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائیگی تو حج صحیح نہ ہوگا۔ ان تینوں فرضوں کو ترتیب وار ان کے وقت اور جگہ میں ادا کرنا ضروری ہے۔ وقوفِ عرفات سے پہلے جماع کا ترک کرنا بھی واجب ہے بلکہ فرائض کے ساتھ ملحق ہے۔

ارکانِ حج حج کے دو رکن ہیں۔ وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت۔ وقوفِ عرفہ بڑا رکن ہے۔ اگر وہ چھوٹ جائیگا تو حج نہ ہوگا قضاء ضروری ہوگی۔ طوافِ زیارت اگر چھوٹ جائے تو اسکی تلافی ہو سکتی ہے۔ اس کے چھوٹنے سے حج کی قضاء ضروری نہ ہوگی بلکہ صرف طوافِ زیارت کی قضاء اور وقت پر نہ کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔

واجباتِ حج حج کے واجبات چھ ہیں (۱) مزدلفہ میں ٹھہرنا (۲) صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا (۳) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا (۴) قارن اور متمتع کو قربانی کرنا (۵) سر کے بال منڈانا یا کتروانا (۶) میقات سے باہر رہنے والے کو رخصتی طواف کرنا۔ واجباتِ حج میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے گی تو حج ہو جائیگا۔ قصداً چھوٹ جائے یا بھولکر لیکن اسکی جزاء واجب ہوگی۔ البتہ کسی عذرِ صحیح کی وجہ سے چھوٹنے سے جزاء لازم نہ ہوگی۔

حج کی سنتیں

(۱) مفرد یعنی صرف حج کرنے والیکو اور قارن یعنی حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کرنے والے کو مکہ میں آنے کے وقت طواف کرنا (۲) آنے کے وقت جو طواف کیا جائے اسمیں رمل کرنا یعنی اوّل کے تین چکروں میں ذرا اکڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھکر ذرا تیز چلنا (۳) امام کو تین خطبے پڑھنا ایک ساتویں ذی الحجہ کو مکہ میں دوسرا نویں ذی الحجہ کو مسجد نمرہ میں۔ تیسرا گیارھویں ذی الحجہ کو منٰی میں (۴) نویں ذی الحجہ کی رات کو منٰی میں رہنا (۵) آفتاب نکلنے کے بعد نویں ذی الحجہ کو منٰی سے عرفات کیلئے روانہ ہونا (۶) عرفات سے امام حج کے روانہ ہونے کے بعد چلنا (۷) مزدلفہ میں عرفات سے واپس ہوتے ہوئے رات کو ٹھہرنا (۸) عرفہ میں غسل کرنا (۹) منی کے قیام کے دنوں میں رات منٰی میں گذارنی (۱۰) منی سے واپسی میں محصّب میں ٹھہرنا اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو۔

یہ چند اہم سنتیں ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی سنتیں ہیں جو اپنے اپنے موقع پر احکام کے ساتھ آجائینگی۔ کسی سنت کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور چھوڑنے سے کوئی جزا لازم نہیں آتی۔ لیکن بلا عذر قصداً چھوڑنا منع ہے۔

مستحبات و مکروہات

حج کے مستحبات و مکروہات بھی بیشمار ہیں۔ ان کو نمبر وار بیان کرنا مشکل ہے۔ احکام حج کے ذیل میں ضروری مستحبات آجائینگے۔ اور کچھ مستحبات آداب میں گذر چکے ہیں مستحب کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اسکے چھوڑنے سے گناہ نہیں ہوتا اور نہ جزا لازم آتی ہے۔

حج کے تین طریقے۔ حج تین طریقے سے کیا جاتا ہے ایک افراد یعنے

صرف حج کا احرام باندھنا۔ جو حاجی صرف حج کا احرام باندھتا ہے اسکو مُفرِد کہتے ہیں۔ دوسرا قِران یعنی حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھکر حج اور عمرہ کرنا۔ قِران کرنے والے کو قارِن کہتے ہیں۔ تیسرا تمتع کہ اول عمرہ حج کے مہینوں میں ادا کرے پھر اسی سفر میں اسی سال بلا گھر جائے حج کا احرام باندھکر حج کرے۔ اور تمتع کرنے والیکو مُتمتِع کہتے ہیں۔ ان تینوں طریقوں میں سے جس طریقہ کے مطابق حج کیا جائیگا فرض ادا ہو جائیگا۔ مگر حنفیہ کے نزدیک قِران افضل ہے اس کے بعد تمتع اس کے بعد افراد۔

حج کے مہینے حج کے لئے مہینے مقرر ہیں ان میں ہی حج کے افعال کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اور مہینوں میں ادا کرنے سے حج نہیں ہوتا۔ حج کے مہینے شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے شروع کے دس دن ہیں حج کا کوئی فعل ان مہینوں سے پہلے کرنا کافی نہیں۔ حج کا احرام بھی شوال سے پہلے باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔

میقات مکہ مکرمہ کے چاروں طرف چند جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ اس احرام باندھنے کی جگہ کو میقات کہتے ہیں۔ جو شخص مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرے جب ان جگہوں میں کسی جگہ سے یا اسکی سیدھ سے گذرے تو اس پر عمرہ یا حج کا احرام باندھکر گذرنا واجب ہے اگر عاقل بالغ شخص جو مکہ جانیکا ارادہ رکھتا ہے میقات سے بلا احرام کے گذریگا تو اسکو واپس آنا واجب ہے اگر واپس نہ آیا اور احرام باندھ لیا تو ایک دَم واجب ہوگا اگر واپس آکر میقات سے احرام باندھ لیا تو دَم واجب نہ ہوگا۔

ہندوستان کے حاجیوں کی میقات یلملم ہے مگر سمندر میں جہاز اس سے فاصلہ سے گذرتا ہے اسلئے اسکی سیدھ میں جب جہاز پہنچے احرام باندھ لیا جائے جہاز والے اس کے آنے کی اطلاع کردیتے ہیں۔ میقات سے پہلے بھی احرام باندھنا جائز بلکہ افضل ہے بشرطیکہ احرام کی ممنوعات سے احتیاط رکھے۔ میقات سے بلا احرام گذرنا گناہ ہے۔ مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والونکی میقات ذو الحلیفہ عراق والوں کی ذات عرق شام اور مصر والوں کیلئے جحفہ اور نجد والوں کیلئے قرن منازل ہے۔ جو لوگ میقات پر رہتے ہیں یا میقات اور حد حرم کے بیچ میں رہتے ہیں ان کو مکہ مکرمہ بلا احرام جانا جائز ہے۔ لیکن اگر عمرہ یا حج کو وہ جائینگے تو اُن کے لئے بھی احرام باندھنا لازم ہوگا۔ اور ان کی میقات حرم سے باہر کی زمین ہے جسکو حل کہتے ہیں۔ میقات کے اندر اور مکہ یا حدِ حرم میں رہنے والوں کی میقات عمرہ کیلئے حل ہے یعنی حدودِ حرم سے باہر احرام باندھکر آئیں اور حج کیلئے حرم سے احرام باندھیں اور مسجد حرام سے باندھنا مستحب ہے۔

حرم مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ حدود مقرر ہیں جو جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتائی تھیں اور انھوں نے اس جگہ نشان لگادئے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علامات کو بنوایا تھا پھر بعد میں خلفاء نے بھی ان کی تجدید کی ہے، اب بھی وہ نشانات بنے ہوئے ہیں ان نشانات کے اندر کی زمین احرم کہلاتی ہے کیونکہ اس کے اندر کسی جانور کو مارنا اور وہاں کے درخت، گھاس اور لکڑی کا کاٹنا احرام ہے اور ان نشانوں اور میقات کے درمیان کی زمین حل کہلاتی ہے چونکہ اسمیں شکار وغیرہ حلال ہے۔

جدہ کی طرف یہ نشان مکہ سے تقریباً دس میل پر ہے بعض جانب کم ہے جیسے تنعیم کی طرف تقریباً تین میل پر ہے۔

احرام

احرام کے معنی حرام کرنا۔ حاجی جسوقت حج کی نیت پختہ کر کے تلبیہ (یعنی لبیک الخ) پڑھ لیتا ہے تو اس پر چند حلال اور جائز چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے اس کو احرام کہتے ہیں اور ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں۔ جن کو حاجی حالتِ احرام میں استعمال کرتا ہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ

جس وقت احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو اوّل حجامت بنواؤ۔ زیر ناف کے بال دور کرو اگر سر منڈانے کی عادت ہو تو سر منڈالو۔ ورنہ کنگھی سے بال درست کر لو۔ بیوی اگر ساتھ ہو اور موقعہ ہو تو صحبت بھی مستحب ہے اس کے بعد احرام کی نیت سے غسل کرو۔ اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکو تو وضو کر لو۔ اور سِلے ہوئے کپڑے بدن سے نکالدو۔ ایک لنگی باندھ لو اور ایک چادر اوڑھ لو۔ خوشبو لگاؤ۔ لیکن کپڑوں پر ایسی خوشبو نہ لگاؤ جس کا جسم باقی رہے۔ اس کے بعد دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھو۔ اول رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھو سلام پھیر کر قبلہ رُو بیٹھ کر سر کھول کر اسی جگہ نیت کرو کہ احرام باندھتا ہوں حج کا یا عمرہ کا یا دونوں کا۔ اگر صرف حج کے احرام کی نیت کی ہے تو زبان سے بھی یہ الفاظ نیت کے کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اور

اگر صرف عمرہ کی نیت کرنی ہے تو یہ کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اور اگر دونوں کی نیت کرنی ہے تو یہ کہو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَ الْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ اور اگر یہ الفاظ یاد نہ ہوں تو صرف یہ کہہ لو۔ یا اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان کردیجئے اور قبول فرمائیے اسی طرح عمرہ یا حج اور عمرہ دونوں کی نیت کا ارادہ ہو تو اردو میں کہنا بھی کافی ہے۔ اس کے بعد بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ پڑھو۔ اس کے بعد درود شریف پڑھو۔ اس کے بعد جو چاہو دعا مانگو۔ یہ دعا مستحب ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَ الْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَ النَّارِ۔ نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے کے بعد احرام بندھ گیا۔ اب ان چیزوں سے بچو جن کا کرنا مُحرِم (احرام باندھنے والا) کے لئے منع ہے۔

اقسام احرام احرام کی چار قسمیں ہیں (۱) افراد یعنی صرف حج کا احرام باندھنا (۲) تمتع یعنی اول عمرہ کا احرام باندھنا اور حج کے مہینوں میں عمرہ کرکے پھر دوسرے احرام سے حج کرنا (۳) قران یعنی حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھنا (۴) صرف عمرہ کا احرام باندھنا۔ علاوہ حج کے مہینوں کے خواہ حج سے پہلے یا پیچھے یا بغیر حج کے۔ جو شخص افراد کا احرام باندھے اس کو مُفرِد کہتے ہیں۔ اور جو تمتع کا احرام باندھ کر

متمتع کہتے ہیں۔ اور جو شخص قران کا احرام باندھے اسکو قارن کہتے ہیں۔ اور جو صرف عمرہ کرے اسکو معتمر کہتے ہیں۔
حج کی تینوں قسم جائز ہیں۔ لیکن حنفیہ کے نزدیک سب سے افضل قران ہے اس کے بعد تمتع، اس کے بعد افراد۔ آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) شخص کو اختیار ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں سے جس کا چاہے احرام باندھے لیکن مکہ کے رہنے والوں کو قران اور تمتع کرنا منع ہے۔

واجبات احرام (۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

سُننِ احرام حج کے مہینوں میں احرام باندھنا۔ اپنے ملک کی میقات سے احرام باندھنا۔ جبکہ اس سے گذرے۔ غسل یا وضو کرنا۔ چادر اور لنگی استعمال کرنا۔ دو رکعت نفل پڑھنا۔ تلبیہ پڑھنا۔ تین مرتبہ پڑھنا۔ بلند آواز سے پڑھنا۔ خوشبو لگانا (یعنی احرام کی نیت کرنے سے پہلے)۔

مستحبات احرام میل دور کرنا۔ ناخن کترنا۔ بغل صاف کرنا۔ زیر ناف کے بال دور کرنا۔ احرام کی نیت سے غسل کرنا۔ لنگی اور چادر سفید نئی یا دھلی ہوئی استعمال کرنا۔ چپل پہننا۔ زبان سے احرام کی نیت کرنا۔ نماز کے بعد بیٹھ کر دعا کرنا۔ احرام کا میقات سے پہلے باندھنا۔

حکمِ احرام جب احرام باندھ لیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس چیز کا احرام باندھا ہے بلا اس کے کئے نہ کھولا جائے۔ اگرچہ کوئی ایسا فعل بھی ہو جائے جس سے احرام فاسد ہو جاتا ہے تب بھی تمام افعال حج ادا کرے اور اگر حج نہ ملے

تو عمرہ کرکے حلال ہو جائے اور اگر کوئی حج سے روک دیا جاوے تو ہدی ذبح کرنے کے بعد حلال ہو سکتا ہے۔

بیہوش کا احرام اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے وقت بیہوش ہو جائے (اکثر جہاز میں ایسا ہو جاتا ہے) تو ساتھی کو چاہئے کہ اپنے احرام باندھنے سے پہلے یا بعد میں بیہوش کی طرف سے بھی احرام کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ لے۔ جب ساتھی نے اس کی طرف سے احرام کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ لیا تو بیہوش کا احرام بندھ گیا۔ بے ہوش کی طرف سے احرام باندھنے کے لئے اُس کے حکم کی ضرورت نہیں۔ اُس نے حکم کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ ساتھی اگر اس کی طرف سے احرام باندھ لیگا۔ تو بہرصورت اس کا احرام صحیح ہو جائے گا۔ بیہوش کی طرف سے احرام باندھنے کے لئے اس کے سِلے ہوئے کپڑے نکالنا شرط نہیں۔ کپڑے نکالے بغیر بھی احرام صحیح ہو جائے گا۔ جس وقت اس کو ہوش آجائے تو تعیین احرام کرکے باقی افعال حج خود ادا کرے اور ممنوعاتِ احرام سے بچے۔ اور اگر ہوش نہ آئے تو جس شخص نے اس کی طرف سے احرام کی نیت کی ہے وہ یا اور کوئی دوسرا شخص وقوف عرفہ اور طواف وغیرہ اسکی طرف سے نیت کرکے اگر ادا کردے گا تو حج ہو جائیگا۔ بیہوش کو ساتھ لیجانا ضروری نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ ساتھ لیجائے اور جو شخص ایسے بیہوش کی طرف سے طواف اور سعی کرے اسکو اپنا طواف اور سعی علیحدہ کرنی ہوگی۔ ایک طواف اور سعی دونوں کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔ اگر بیہوش سے کوئی فعل ممنوعاتِ احرام سے ہو گیا اگرچہ بلا ارادہ ہوا ہو۔ اسکی جزا بیہوش ہی پر

واجب ہوگی جس نے اس کی طرف سے احرام کی نیت کی ہے اس پر واجب نہ ہوگی۔ اور بیہوش کی طرف سے جس شخص نے احرام باندھا ہے اگر وہ کوئی فعل ممنوعات احرام سے کریگا تو صرف ایک ہی جزا واجب ہوگی۔ احرام کے بعد اگر کوئی شخص بیہوش ہو جائے تو اسکو عرفات اور طواف وغیرہ میں ساتھ لیجانا واجب ہے۔ دوسرے شخص کی نیابت کافی نہ ہوگی۔ اور جب ایسے بیہوش کو کوئی دوسرا شخص طواف کرائے تو کرانے والے کے لئے طواف کی نیت کرنی شرط ہے۔ جو شخص بیہوش کو خود اٹھا کر طواف کرائے اور نیت طواف کی اپنی طرف سے بھی کرے تو دونوں کو ایک طواف کافی ہو جائیگا۔

مریض کا احرام

جو شخص صرف مریض ہے بیہوش نہیں ہے اگر وہ احرام کے وقت سو گیا اور کسی دوسرے شخص کو احرام باندھنے کے لئے اس نے کہدیا تھا اور دوسرے شخص نے اسکی طرف سے احرام باندھ لیا تو احرام صحیح ہو گیا۔ جاگنے کے بعد باقی افعال حج خود ادا کرے اور ممنوعاتِ احرام سے بچے۔ اگر بلا اس کے حکم کے کسی نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تو اسکا احرام صحیح نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر ایسے مریض کو کوئی دوسرا شخص طواف سونے کی حالت میں کرائے تو اس کے لئے بھی اس کا حکم اور فوراً طواف کرانا شرط ہے اگر بلا اس کے حکم کے یا کچھ دیر کے بعد طواف کرایا تو طواف نہ ہوگا۔

نابالغ اور مجنون کا احرام

جو بچہ نابالغ ہوشیار اور سمجھدار ہو وہ خود احرام باندھے اور خود بالغ کی طرح سب افعال ادا کرے اور جو بچہ ناسمجھ اور چھوٹا ہو تو اس کا ولی اسکی طرف سے احرام

باندھے۔ چھوٹا بچہ ناسمجھ اگر خود افعال ادا کرے گا یا خود احرام باندھے گا تو یہ احرام اور افعال صحیح نہیں ہونگے۔ البتہ سمجھدار بچہ اگر خود احرام باندھے اور افعال خود ادا کرے تو صحیح ہو جائینگے۔ سمجھدار بچّہ کی طرف سے ولی احرام نہیں باندھ سکتا۔ سمجھدار بچہ جو افعال خود ادا کر سکتا ہو وہ خود کرے اور اگر خود نہ کر سکے تو اس کا ولی کر دے البتہ نماز طواف بچہ خود پڑھے ولی نہ پڑھے۔ ایسے ہی طواف سمجھدار بچہ خود کرے اور ناسمجھ کو ولی گود میں لیکر طواف کرائے۔ یہی حکم وقوفِ عرفات اور سعی اور رمی وغیرہ کا ہے۔ ولی کو چاہیئے کہ بچہ کو ممنوعاتِ احرام سے بچائے لیکن اگر کوئی فعل ممنوع بچہ کرے گا تو اس کی جزا واجب نہ ہوگی نہ بچہ پر نہ ولی پر۔ جب بچہ کی طرف سے احرام باندھا جائے تو اس کے بدن سے سلے ہوئے کپڑے نکالدیے جائیں اور چادر و لنگی اسکو پہنا دی جائے۔ نابالغ بچہ پر حج فرض نہیں ہے اسلئے یہ حج نفل ہوگا۔ بچہ چونکہ مکلف نہیں ہے، اسلئے اس کا احرام لازم نہیں ہوتا۔ اگر وہ تمام افعال چھوڑ دے تو اس پر کوئی جزا اور قضا واجب نہیں ہوتی۔

مجنون کا احرام مجنون کا حکم تمام احکام میں مثل ناسمجھ بچہ کے ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص احرام کے بعد مجنون ہوا ہے تو ممنوعاتِ احرام کے ارتکاب سے اسپر جزا لازم ہونے میں اختلاف ہے احتیاطاً جزا دیدے تو اچھا ہے۔ حج اس کا بلاخوف صحیح ہو جائیگا۔ اور اگر احرام سے پہلے سے مجنون تھا اور اس کے ولی نے اس کی طرف سے احرام باندھا اور پھر وہ ہوش میں آگیا۔ تو اگر اس نے ہوش میں آنے کے بعد دوبارہ خود احرام باندھکر افعال

حج ادا کرلئے تو حج فرض ادا ہوگیا۔

عورت کا احرام

عورت کا احرام مرد کے احرام کی طرح ہے صرف فرق ہے کہ عورت کو سر ڈھانکنا واجب ہے، اور مُنہ پر کپڑا لگانا منع ہے۔ اور سِلے ہوئے کپڑے پہننے جائز ہیں۔ عورت کو احرام کی حالت میں سر پرایک رومال باندھ لینا چاہیئے تاکہ سر نہ کھُلے۔ عورت کو اجنبی مَردوں کے سامنے بے پردہ ہونا منع ہے اسلئے کوئی چیز پیشانی کے اوپر ایسی طرح لگا کر کپڑا ڈال لے کر کپڑا چہرہ کو نہ لگے۔ عورت کو احرام کی حالت میں سِلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہیں۔ خواہ رنگین ہوں لیکن زعفران اور کسُنبہ کا رنگا ہوا نہ ہو۔ اگر ان سے رنگا ہوا ہوگا تو اتنا دھوئے کہ خوشبو نہ آئے۔ عورت کو احرام میں زیور۔ موزے۔ دستانے پہننا جائز ہیں مگر نہ پہننا اولیٰ ہے۔ عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے صرف اسقدر زور سے پڑھے کہ خود سُن لے۔ عورت طواف میں اضطباع (چادر داہنی بغل میں کو نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا) اور رمل (سینہ نکال کر اکڑ کر چلنا) بھی نہ کرے اور سعی میں میلین اخضرین کے درمیان دوڑ کر بھی نہ چلے اپنی چال سے چلے۔ اور جسوقت ہجوم ہو صَفا اور مَروَہ پر بھی نہ چڑھے۔ اسی طرح مَردوں کے ہجوم کے وقت حجر اسود کو بوسہ بھی نہ دے اور نہ چھوئے۔ اور طواف کی دو رکعت بھی مقام ابراہیم میں مَردوں کے ہجوم کے وقت نہ پڑھے۔ عورت کو بالوں کا منڈانا منع ہے۔ اس لئے احرام کھولنے کے وقت ساری چوٹی پکڑ کر ایک انگل بال خود کاٹ دے کسی اجنبی شخص سے کٹوانا حرام ہے۔ منڈائے

ف صفا اور مروہ کے درمیان میں دو نشان سبز رنگ کے ہیں جنکے درمیان مَردوں کو دوڑ کر چلنے کا حکم ہے ۱۲ منہ

نہیں۔ عورت کو حیض میں حج کے تمام افعال کرنے جائز ہیں۔ صرف طواف کرنا منع ہے۔ اگر احرام سے پہلے حیض آ جائے تو غسل کرکے احرام باندھ کر سب افعال کرے مگر طواف اور سعی نہ کرے۔ اور احرام کے وقت بھی نماز نہ پڑھے صرف نیت کرکے تلبیہ پڑھ لے۔ اگر حیض کی وجہ سے طوافِ زیارت اپنے وقت سے موخر ہو گیا تو دم واجب نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر واپسی کے وقت حیض آ گیا اور طوافِ وداع نہ کر سکی تب بھی دم واجب نہ ہوگا لیکن پاک ہونے کے بعد طوافِ وداع کرکے واپس ہونا بہتر ہے۔

خنثیٰ مشکل کا احرام

خنثیٰ مشکل (یعنی جس شخص کا مرد یا عورت ہونا معلوم نہ ہو) تمام احکام میں مثل عورت کے ہے۔ اس کو کسی اجنبی مرد یا عورت کے ساتھ تنہائی جائز نہیں۔

ممنوعاتِ احرام

احرام کی حالت میں بہت سی چیزیں منع ہیں اُن میں سے بعض چیزوں میں صرف گناہ ہوتا ہے اور بعض چیزوں کے کرنے سے جزاء بھی لازم آتی ہے۔ جزاء کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئیگا یہاں صرف اُن چیزوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کا کرنا منع ہے خواہ جزاء واجب ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو:۔

(۱) عورتوں سے ہمبستری کا ذکر یا ایسی چیزیں کرنا جو اس کا سبب ہیں جیسے شہوت سے چھونا بوسہ لینا (۲) کوئی گناہ کا کام کرنا اگرچہ گناہ کا کام ہر وقت بُرا ہے مگر احرام میں اس سے خاص طور پر بچنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ (۳) دنیا کے کاموں میں لوگوں سے لڑنا جھگڑنا (۴) خشکی کا شکار کرنا، شکاری

کو شکار بتانا، شکار کی طرف اشارہ کرنا، شکاری کی مدد کرنا، شکار کو بھگانا، اس کا انڈا توڑنا، پر وغیرہ اکھاڑنا، شکار بیچنا، شکار کا دودھ نکالنا، اس کا گوشت انڈا پکانا (۵) خوشبو لگانا (۶) ناخن کاٹنا، بال مونڈنا یا کاٹنا یا بال اکھاڑنا (۷) سر یا منہ کو ڈھانکنا (۸) سلے ہوئے کپڑے پہننا جیسے کرتا پائجامہ، ٹوپی، اچکن، واسکوٹ، دستانے، موزے (۹) ایسا جوتا یا سلیپر پہننا بھی منع ہے کہ جس میں قدم کے بیچ کی ہڈی جو ابھری ہوئی ہے ڈھک جائے (۱۰) زعفران، کسم اور خوشبودار چیز میں رنگا ہوا کپڑا پہننا لیکن دُھلا ہوا جو رنگ نہ چھوڑتا ہو جائز ہے (۱۱) جوں مارنا یا کسی سے مروانا یا اسکو پھینکنا یا دوسرے سے پکڑوانا یا جوں مارنے کے لئے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا۔ ان میں سے اول کی تین کے علاوہ اکثر چیزیں ایسی ہیں جن کے کرنے سے جزا دواجب ہوتی ہے۔

مکروہات احرام

(۱) بدن سے میل دُور کرنا (۲) سر، داڑھی اور بدن کو صابون وغیرہ سے دھونا (۳) سر یا داڑھی میں کنگھا کرنا یا ایسی طرح کھجلانا کہ بال یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو (۴) چادر کے پلّوں کو گردن پر باندھنا یا چادر اور تہبند میں گرہ لگانا یا رسّی سے باندھنا یا پن وغیرہ لگانا (۵) خوشبو کو چھونا یا سونگھنا، خوشبو والے کی دوکان پہ بیٹھنا، خوشبودار گھاس یا بیل کو سونگھنا یا ہاتھ لگانا (۶) سر اور منہ کے علاوہ اور کسی جگہ بدن پر بلا ضرورت پٹی باندھنا (۷) کعبہ کے پردہ کے نیچے اس طرح کھڑا ہونا کہ سر یا چہرہ کو پردہ لگے (۸) ناک، کلّا، ٹھوڑی کو کپڑے سے

چھپانا (۹) تکیہ پر منہ کے بل لیٹنا (۱۰) خوشبودار بلا پکا کھانا کھانا (۱۱) اپنی عورت کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھنا (۱۲) چوغہ اور قبا کندھوں پر ڈالنا اگرچہ ہاتھ آستینوں میں نہ ڈالے ہوں (۱۳) احرام کے بعد دھونی دیا ہوا کپڑا پہننا۔ (۱۴) سر اور داڑھی کو مہندی لگانا (۱۵) خوشبودار بو تیل پینا (۱۶) کپڑوں کی ویلی گٹھری یا بستر وغیرہ سر پر اٹھانا (۱۷) پان کے ساتھ لونگ الائچی خوشبودار تمبا کو وغیرہ کھانا (۱۸) داڑھی کا خلال کرنا۔

مباحات احرام

احرام کی حالت میں یہ چیزیں جائز ہیں:۔ (۱) ضرورت کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے یا گرد و غبار دور کرنے کے لئے خالص پانی سے غسل کرنا ٹھنڈا پانی ہو یا گرم دونوں سے غسل جائز ہے لیکن میل دور نہ کرے (۲) پانی میں غوطہ لگانا (۳) حمام میں داخل ہونا (۴) کپڑا پاک کرنا (۵) انگوٹھی پہننا (۶) تلوار یا اور کوئی ہتھیار باندھنا (۷) دشمن سے شریعت کے حکم کے مطابق جنگ کرنا (۸) ہمیانی اور پیٹی لنگی کے اوپر یا نیچے باندھنا (۹) گھر یا خیمہ وغیرہ میں داخل ہونا چھتری لگانا، شغدف، عماری یا اور کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا (۱۰) آئینہ دیکھنا (۱۱) مسواک کرنا (۱۲) دانت اکھاڑنا (۱۳) ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا (۱۴) بلا بال مونڈے فصد کرانا یا پچھنے لگوانا (۱۵) پڑوال نکالنا (۱۶) بلا خوشبو کا سرمہ لگانا (۱۷) ختنہ کرنا (۱۸) آبلہ توڑنا (۱۹) ٹوٹے ہوئے یا زخمی عضو پر پٹی باندھنا (۲۰) چیچک کا ٹیکہ لگوانا۔ (۲۱) ہیضہ وغیرہ کا انجکشن کرانا (۲۲) نیم سوڈے کی بو تیل یا اور کوئی ایسی تیل پینا جس میں خوشبو نہ ملائی گئی ہو (۲۳) ہمیند میں روپیہ یا گھڑی وغیرہ کیلئے

جیب لگانا (۲۴) منہ اور سر کے علاوہ باقی سارے بدن کو ڈھانپنا (۲۵) کانوں گردن اور پیروں کو رومال یا چادر وغیرہ سے چھپانا (۲۶) ٹھوڑی سے نیچے لٹکی ہوئی ڈاڑھی کو کپڑے سے چھپانا (۲۷) دیگ، طباق، خوان، رکابی، چارپائی، سبزی وغیرہ سر پر اٹھانا (۲۸) اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا (۲۹) جوتہ، کھڑاؤں یا چپل پہننا بشرطیکہ ان کا چمڑا یا نواڑ پیر کے بیچ کی ہڈی پر نہ آئے بلکہ اُس سے نیچے ہو (۳۰) چادر کے دونوں کنارے چادر میں گھونسنا (۳۱) جنگلی شکار کا گوشت کھانا جسکو غیر محرم نے بلا محرم کی شرکت و اعانت کے حرم سے باہر شکار کیا ہو (۳۲) پکا ہوا خوشبودار کھانا کھانا (۳۳) بلا لونگ، الائچی اور خوشبودار تمباکو کے پان کھانا (۳۴) گھی روغن زیتون، تل کا تیل، چربی اور کوئی ایسا تیل کھانا جس میں خوشبو نہ ہو (۳۵) زخم یا ہاتھ پیروں کی بیوائی یعنی ہاتھ پیروں کی پھٹن پر تیل وغیرہ لگانا۔ (۳۶) بدن کو گھی یا چربی سے چکنا کرنا تیل سے چکنا نہ کیا جائے (۳۷) حرم کے سوا کسی جگہ کا درخت یا سوکھی یا ہری گھاس کا کاٹنا (۳۸) ایسا شعر پڑھنا یا کہنا جس میں گناہ کی بات نہ ہو (۳۹) اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح کرنا لیکن صحبت کرنی جائز نہیں (۴۰) درندہ اور حملہ کرنے والے جانور کا مارنا وہ جانور حرم میں ہوں یا حرم سے باہر (۴۱) موذی جانوروں کا مارنا جیسے سانپ بچھو، مچھر، مکھی، پسو، چچڑی، چھپکلی، کھٹمل، چوہا، گھونس، گرگٹ، بھڑ، چیل مردار خور کوا۔ لیکن جوں کو مارنا درست نہیں ہے کیونکہ وہ بدن کے میل سے پیدا ہوتی ہے (۴۲) بالوں کو آہستہ کھجلانا کہ بال نہ ٹوٹے اور جوں

نہ مرے اور جس جگہ بال نہ ہوں زور سے بھی کھجانا جائز ہے اگرچہ خون نکل آئے (۴۳) خوشبو والے کی دوکان میں کسی ضرورت سے بیٹھنا نہ کہ خوشبو سونگھنے کی غرض سے (۴۴) خادم کو ادب سکھلانے کے لئے مارنا (۴۵) سلے ہوئے کپڑے کو اپنے کندھے یا ہاتھ پر حفاظت کیلئے یا اسباب اٹھانے کے لئے ڈالنا (۴۶) کپڑوں کی گٹھڑی جو خوب کس کر بندھی ہوئی ہو اسکا اٹھانا اور جو ڈھیلی ہو اس کا اٹھانا مکروہ ہے (۴۷) مرغی، بکری، گائے، بیل، بھینس اونٹ، بطخ وغیرہ گھریلو جانوروں کا ذبح کرنا (۴۸) دریا کے جانوروں کا شکار کرنا اور مچھلی کھانا۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے آداب

جب مکہ نظر آئے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا۔ داخل ہونے کے وقت غسل کرنا مستحب ہے، باب المعلّٰی کی طرف سے داخل ہونا اور مسفلہ کی جانب سے نکلنا چاہیئے مکہ میں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ تلبیہ پڑھتا ہوا پورا پورا ادب اور تعظیم کرتا ہوا داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ جِئْتُ لِاُؤَدِّیَ فَرَائِضَكَ وَاَطْلُبَ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسَ رِضَاكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِیًا بِقَضَائِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّیْنَ اِلَیْكَ

اَلْمُشْفِقِيْنَ مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِيْنَ مِنْ عِقَابِكَ اَنْ تَسْتَعْمِلَنِي الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَ تَحْفَظَنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَتَجَاوَزَ عَنِّيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَ تُعِيْنَنِيْ عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَ اَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ جب مُدّعیٰ پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے:۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَيْءٍ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسجد حرام میں داخل ہونیکے آداب

بیت اللہ کی مسجد کا نام مسجد حرام ہے۔ بیت اللہ مسجد حرام کے بالکل بیچ میں ہے۔ مکہ میں داخل ہوتے ہی مسجد حرام میں حاضر ہونا مستحب ہے اگر فوراً ممکن نہ ہو تو اسباب وغیرہ کا بندوبست کرکے سب سے اول مسجد میں حاضر ہونا چاہیے اور باب السلام سے داخل ہونا چاہیے۔ تلبیہ پڑھتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ عظمت و جلال دربار الٰہی کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہو اور پہلے داہنا پاؤں رکھے اور یہ دعا پڑھے:۔

ــــــــــــــــــــــــــــــ

مُدّعیٰ۔ قبرستان مکہ اور مسجد حرام کے درمیان میں ایک جگہ ہے پہلے اس جگہ سے بیت اللہ نظر آتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو خوب اونچا کرادیا تھا کہ بیت اللہ اسپر سے نظر آئے لیکن اب مکانات بن جلنے کی وجہ سے وہاں سے نظر نہیں آتا۔ لیکن دعا مانگنا اب بھی مستحب ہے ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ مسجد میں اندر داخل ہونے کے بعد جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔ اور بیت اللہ کو دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء پڑھے اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اس کے بعد درود شریف پڑھے اور جو دعاء چاہے مانگے اسوقت دعاء قبول ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ اہم دعاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بلا حساب کے جنت مانگے اور اسوقت یہ دعاء بھی مستحب ہے اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الدَّيْنِ وَمِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت کھڑے ہو کر دعاء مانگنا مستحب ہے۔

فائدہ۔ جو دعائیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اگر وہ یاد ہوں تو ان کا پڑھنا افضل ہے لیکن اگر وہ یاد نہ ہوں تو جو چاہے دعاء مانگے اور پڑھے۔ کسی جگہ کوئی خاص دعاء معیّن نہیں کہ اس کا پڑھنا ضروری ہو۔ جس دعاء میں خشوع حاصل ہو وہ پڑھے۔

مسجد حرام میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد نہ پڑھے۔ اس مسجد کا تحیہ طواف ہے۔ اسلئے دعاء مانگنے کے بعد طواف کرے۔ البتہ اگر نماز فرض کے قضا ہونے

یا مستحب وقت نکل جانے یا جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو پہلے نماز پڑھے۔ اس کے بعد طواف کرے۔ ہاں اگر کسی وجہ سے فوراً طواف کا ارادہ نہ ہو تو تحیۃ المسجد پڑھ لے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔

مسجد حرام تمام مسجدوں سے افضل ہے۔ اس میں نماز پڑھنے کا بڑا ثواب ہے ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہوتا ہے۔ لیکن یہ ثواب کی زیادتی صرف فرض نماز کے ساتھ مخصوص ہے۔ نوافل کا ثواب اتنا نہیں نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ اسی طرح یہ ثواب صرف مردوں کو ہوتا ہے عورتوں کو نہیں۔ ان کو اپنے گھر میں نماز پڑھنی افضل ہے۔

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔ سیر و تفریح میں اس مسجد کی نماز نہ چھوٹ جائے۔ مسجد حرام میں مقامات ذیل پر نماز پڑھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے مگر کسی کو تکلیف دیکر نہیں جب موقعہ ہو پڑھلے ان مقامات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ مقام ابراہیم کے پیچھے حجر اسود کے سامنے مطاف کے کنارہ پر رکن شامی کے قریب کعبہ کے دروازہ کے پاس بیت اللہ کے سامنے جو گڑھا ہے جسکو مقام جبرئیل بھی کہتے ہیں۔ بیت اللہ کے سامنے حطیم میں۔ بیت اللہ کے اندر اور حجر اسود رکن یمانی کے درمیان۔ رکن غربی کے سامنے ایسے طور سے کہ باب العمرہ پیچھے ہو۔ مصلی آدم علیہ السلام رکن یمانی کی جانب۔

تنبیہ۔ آجکل عورتیں مردوں کی جماعت میں یا آگے پیچھے اسی طرح کھڑی ہوتی ہیں کہ ان کی محاذات (برابری) سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اسلئے ایسی

جگہ کھڑا ہونا چاہیے کہ عورت کی محاذات نہ ہو۔

طواف

طواف کے معنی کسی چیز کے چاروں طرف چکر لگانے کے ہیں اور حج کے بیان میں اس سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف نیت کرکے سات مرتبہ گھومنا ہے۔

طواف کا طریقہ یہ ہے کہ بیت اللہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح کھڑا ہو کہ داہنا مونڈھا حجر اسود کے بائیں کنارے کے مقابل ہو اور سارا حجر اسود داہنی طرف رہے۔ اس کے بعد طواف کی نیت کرکے داہنی طرف کو اتنا چلے کہ حجر اسود کے بالکل مقابل ہو جائے۔ اور حجر اسود کی طرف منہ کرکے حجر اسود کے قریب سامنے کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ اسی طرح اُٹھائے جس طرح نماز کے لئے اُٹھائے جاتے ہیں۔ (یعنی کانوں کے برابر) اور ہاتھ اُٹھا کر یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ؕ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس کے بعد ہاتھ چھوڑ کر حجر اسود پر آئے اور دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر منہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں رکھ کر بوسہ دے۔ لیکن آہستہ بوسہ دے۔ چٹاخے کی آواز پیدا نہ ہو۔ اور بعض کے نزدیک یہ بھی مستحب ہے کہ بوسہ دینے

کے بعد حجر اسود پر سر رکھے۔ اس کے بعد دوسرا بوسہ دے پھر سر رکھے۔ پھر تیسرا بوسہ دے اور سر رکھے۔ اس کے بعد داہنی طرف یعنی بیت اللہ کے دروازہ کی طرف کو چلے اور بیت اللہ بائیں مونڈھے کی طرف رہے۔ اور طواف میں حطیم کو بھی شامل کرے۔ حطیم اور بیت اللہ کے بیچ میں کو نہ نکلے۔ جب طواف کرتا ہوا رکن یمانی (کعبہ کے جنوبی مغربی گوشہ کا نام ہے) پر پہنچے تو اسکا استلام کرے۔ یعنی دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ اسکو لگائے بوسہ نہ دے اور اُس پر پیشانی وغیرہ نہ رکھے۔ پھر جب حجر اسود پر آئے حجر اسود کا استلام کرے، جیسا اول مرتبہ کیا تھا، لیکن ہاتھ نہ اُٹھائے۔ ہاتھ صرف پہلی دفعہ اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور حجر اسود سے حجر اسود تک چکر لگانے کو شوط (ایک چکر) کہتے ہیں۔ اسی طرح سات چکر پورے کرے اور ساتویں شوط کے بعد آٹھویں مرتبہ پھر حجر اسود کا استلام کرے۔ بس ایک طواف پورا ہو گیا۔

اس کے بعد دو رکعت طواف مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔ پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ اس کے بعد جو چاہے دُعا مانگے۔ لیکن دُعائے آدم علیہ السّلام اس مقام پر ماثور ہے وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ

لَا یُصِیْبُنِیْٓ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَ رِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

پھر دوگانہ طواف پڑھ کر مستحب ہے کہ چاہِ زمزم پر جا کر آبِ زمزم پیئے اور دُعا مانگے اسوقت دعاء مقبول ہوتی ہے۔ پھر وہاں سے آکر حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان کی دیوار (اسکو ملتزم کہتے ہیں) کو لپٹ کر دعا کرے یہ بھی مقبولیتِ دعاء کا مقام ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ طواف کے بعد اول ملتزم پر آئے اور پھر دوگانہ پڑھے۔ پھر زمزم پر جائے۔

تنبیہات۔ (۱) طواف کے بعد اگر سعی بھی کرنی ہو تو طواف شروع کرنے سے پیشتر اضطباع (یعنی چادر کو داہنی بغل میں نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے اور داہنا کندھا کھلا رہنے دے) بھی کرے۔ اور تمام طواف میں باقی رکھے۔ اور اول کے تین چکروں میں رمل (یعنی اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے کچھ تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھ کر چلنا) بھی کرے۔

(۲) طواف کے شروع میں تکبیر سے پہلے اور حجر اسود کے استقبال سے پہلے ہاتھ اُٹھانا بدعت ہے۔ اسلئے حجر اسود کے استقبال کے بعد تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھائے۔

(۳) جب دوگانہ طواف پڑھے تو مونڈھے ڈھانک کر پڑھے اضطباع کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ اضطباع صرف طواف میں ہوتا ہے۔

(۴) اکثر مطوفین حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان کھڑے ہو کر نیت کراتے ہیں۔ یہ مکروہ ہے بلکہ نیت طواف کی اس طرح کھڑا ہو کر کرنی چاہیئے۔ کہ داہنا کندھا حجر اسود کے بائیں کنارے کے مقابل ہو۔

ارکان طواف طواف کے تین رکن ہیں (۱) طواف کے اکثر چکر پورے کرنا (۲) بیت اللہ کے باہر مسجد کے اندر کرنا (۳) خود طواف کرنا گو کسی چیز پر سوار ہو کر کرے۔ مگر بے ہوش اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس کی طرف سے دوسرا شخص بھی کر سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔

شرائطِ طواف طواف کی چھ شرطیں ہیں۔ تین تو صرف حج کے طوافوں کیلئے ہیں۔ اور تین سب طوافوں کے واسطے:۔

خاص وقت اور طواف سے پہلے۔ احرام۔ اور وقوف عرفہ کا ہونا۔ حج کے طوافوں کے لئے شرط ہے۔ اور اسلام۔ نیت اور مسجد کے اندر طواف کا ہونا سب طوافوں کے لئے شرط ہے۔

طواف کے لئے نیت شرط ہے بلا نیت کے اگر کوئی شخص بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے گا تو طواف نہ ہوگا۔ صرف طواف کی نیت صحت طواف کے لئے کافی ہے۔ خاص طور سے متعین کرنا کہ فلاں طواف کرتا ہوں شرط نہیں۔ تعیین کرنا صرف مستحب یا مسنون ہے۔ پس اگر کسی شخص پر خاص وقت میں کوئی طواف واجب تھا اور اس نے اسکی تعیین کر کے یا بلا تعیین کے اسوقت میں طواف کر لیا تو وہ طواف کافی ہو جائے گا۔

واجبات طواف طواف کے واجبات آٹھ ہیں:۔

(۱) طہارت یعنی حدث اصغر اور اکبر دونوں سے پاک ہونا (۲) ستر عورت (۳) جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اسکو پیادہ طواف کرنا (۴) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا (۵) حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

(۶) حجر اسود سے طواف کی ابتداء کرنا۔ مگر اس میں اختلاف ہے عامہ مشائخ کے نزدیک سنت ہے اور ظاہر الروایۃ بھی یہی ہے (۷) پورا طواف کرنا یعنی اکثر طواف تو رکن ہے اور اکثر سے زیادہ واجب ہے (۸) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ بعض نے اسکو علیحدہ شمار کیا ہے۔

واجبات کا حکم یہ ہے اگر کسی واجب کو ترک کریگا تو طواف کا اعادہ واجب ہوگا۔ اگر اعادہ نہ کیا تو اس کی جزا واجب ہوگی جس کا بیان جنایات میں آئیگا۔

سُنن طواف حجر اسود کا استلام۔ اضطباع۔ اول کے تین چکروں میں رمل۔ باقی میں رمل نہ کرنا بلکہ اطمینان سے چلنا۔ سعی اور طواف کے درمیان استلام کرنا (یہ اس کے لئے ہے جو طواف کے بعد سعی کرے) حجر اسود کے مقابل کھڑے ہوکر تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے اٹھانا۔ حجر اسود سے طواف کی ابتداء کرنا (یہ اکثر کے نزدیک سنت ہے اور بعض واجب کہتے ہیں) ابتداء طواف میں حجر اسود کی طرف منہ کرنا۔ تمام چکر پے درپے کرنا۔ بدن اور کپڑوں کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا۔

مستحبات طواف (۱) طواف کو حجر اسود کی داہنی جانب سے اس طرح شروع کرنا کہ طواف کرنے والے کا پورا بدن حجر اسود کے سامنے گذرتے ہوئے محاذی ہوکر گذرے (۲) حجر اسود پر تین مرتبہ بوسہ دینا اور تین مرتبہ اس پر سجدہ کرنا (۳) طواف کرتے ہوئے ماثورہ دعاؤں کا پڑھنا (۴) مرد کو بیت اللہ کے قریب ہوکر طواف کرنا بشرطیکہ ہجوم اور کسی کو تکلیف نہ ہو

(۵) عورت کو زرات میں طواف کرنا (۶) طواف میں شاذروان (بیت اللہ کا پشتہ) کا شامل کرنا (۷) اگر طواف بیچ میں چھوڑ دیا ہو، یا طریق مکروہ پر کیا ہو تو اس کو شروع سے کرنا (۸) مباح گفتگو کا ترک کرنا (۹) جو چیز خشوع میں مخل ہو اسکو نہ کرنا (۱۰) دعا اور اذکار کو طواف میں آہستہ پڑھنا (۱۱) رکن یمانی (مغربی جنوبی گوشہ) کا استلام کرنا (۱۲) جو چیز دل کو مشغول کرنے والی ہو اس سے نظر بچانا۔

مباحات طواف

طواف میں یہ چیزیں مباح ہیں۔ سلام کرنا۔ چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا۔ مسائل شرعیہ بتانا اور دریافت کرنا۔ کسی ضرورت سے کلام کرنا۔ کچھ پینا۔ دعاؤں کا ترک کرنا۔ اچھا شعر پڑھنا اور کہنا۔ پاک جوتے وغیرہ پہنکر طواف کرنا۔ کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا۔ دل دل میں قرآن پڑھنا۔

محرمات طواف

یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں:۔ جنابت (ناپاکی) یا حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا۔ بے وضو طواف کرنا۔ بلا عذر کسی کے اوپر چڑھکر اور سوار ہو کر طواف کرنا۔ بلا عذر گھٹنوں کے بل یا اُلٹا ہو کر طواف کرنا۔ طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ میں کو نکلنا۔ طواف کا کوئی چکر یا اس سے کم چھوڑ دینا حجر اسود کے علاوہ اور کسی جگہ سے طواف شروع کرنا۔ طواف میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنا۔ البتہ شروع طواف میں حجر اسود کے استقبال کیوقت جائز ہے۔ کسی واجب طواف کو ترک کرنا۔

مکروہات طواف یہ چیزیں طواف میں مکروہ ہیں۔ فضول اور بیفائدہ بات چیت کرنا۔ خرید و فروخت کرنا یا اس کی گفتگو کرنا۔ کوئی ایسا شعر پڑھنا جو حمد و ثنا سے خالی ہو۔ اور بعض نے مطلقاً شعر پڑھنے کو مکروہ کہا ہے، دعاء یا قرآن بلند آواز سے پڑھنا۔ جس سے طواف کرنے والوں اور نمازیوں کو تشویش ہو۔ رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا (یعنی جس طواف میں اضطباع اور رمل مسنون ہو) حجر اسود کا استلام چھوڑنا۔ طواف کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ کرنا۔ دو طواف اس طرح اکٹھے کرنا کہ دوگانہ طواف بیچ میں نہ پڑھے۔ لیکن اگر نماز پڑھنی اسوقت مکروہ ہو تو جائز ہے۔ دونوں ہاتھ طواف کی نیت کے وقت بلا تکبیر کے اٹھانا۔ خطبہ اور فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو جانے کے وقت طواف کرنا۔ طواف کے درمیان کھانا کھانا۔ بعض نے پینے کو بھی مکروہ کہا ہے۔ پیشاب پاخانے کے تقاضے کے وقت طواف کرنا۔ اسی طرح بھوک اور غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

طواف کے اقسام طواف کی سات قسمیں ہیں (۱) طواف قدوم یعنے آنے کے وقت کا طواف۔ اسکو طواف تحیۃ اور طواف اللقاء اور طواف الورود بھی کہتے ہیں۔ یہ اُس آفاقی کے لئے سنت ہے جو صرف حج یا قران کرے اور متمتع اور عمرہ کرنے والے کے لئے سنت نہیں گو آفاقی ہو۔ اسی طرح اہل مکہ کے لئے بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی مکی میقات سے باہر جاکر افراد یا قران کا احرام باندھکر حج کرے تو اسکے لئے بھی مسنون ہے اور اس کا اوّل وقت مکہ میں داخل ہونیکا وقت ہے (۲) طواف زیارت،

اس کو طواف رکن اور طواف حج اور طواف فرض بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کا رکن ہے بلا اس کے حج پورا نہیں ہوتا۔ اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔ اور ایام نحر یعنی دسویں سے بارھویں تک کرنا واجب ہے۔ اس میں رمل ہوتا ہے۔ اور سلے ہوئے کپڑے اگر احرام کھول کر پہن لئے تو اضطباع نہیں ہوتا اور اگر احرام کے کپڑے نہیں اُتارے تو پھر اضطباع کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد سعی بھی ہوتی ہے۔ لیکن اگر طواف قدوم کے بعد سعی کر چکا ہے تو پھر رمل اور سعی نہ کرے (۳) طواف صدر یعنی بیت اللہ سے واپسی کا طواف، اس کو طواف وداع بھی کہتے ہیں۔ یہ آفاقی پر واجب ہے۔ مکی پر یا جو آفاقی مکہ کو ہمیشہ کیلئے وطن بنالے اس پر واجب نہیں۔ اس طواف میں رمل و اضطباع نہیں کیا جاتا اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے۔ یہ تینوں طواف حج کے ساتھ مخصوص ہیں۔ (۴) طواف عمرہ۔ یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔ اس میں اضطباع اور رمل کرے اور بعد میں سعی کرے۔ (۵) طواف نذر، یہ نذر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے (۶) طواف تحیۃ المسجد، یہ مسجد حرام میں داخل ہونیوالے کے لئے مستحب ہے۔ لیکن اگر کوئی دوسرا طواف کر لیا تو وہ اس کے قائم مقام ہو جائیگا (۷) طواف نفل، جس وقت جی چاہے کر سکتا ہے۔

حجر اسود کو چومنا اور ہاتھ لگانا

استلام ہجوم کی وجہ سے اگر نہ ہو سکتا ہو تو طواف شروع کرے اور اشارہ استلام کا کرلے یعنی ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے۔ حجر اسود کو ہاتھ لگانا اور چومنا

اسوقت مسنون ہے جب کسی کو تکلیف نہ ہو۔ کسی مسلمان کو سنت کیوجہ سے
تکلیف دینا حرام ہے۔ اسلیئے دھکے دیکر استلام نہ کرے بلکہ ایسے وقت
صرف دونوں ہاتھ حجر اسود کو لگائے اور ہاتھوں کو چوم لے اور اگر ایک
ہاتھ لگائے تو داہنا ہاتھ لگائے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی لکڑی وغیرہ
سے حجر اسود کو چھولے اور اس لکڑی کو بوسہ دے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو
دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر دونوں ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف اس
طرح کرے کہ پشت ہتھیلیوں کی اپنے چہرہ کی طرف رہے اور یہ نیت کرے
کہ حجر اسود پر رکھی ہیں اور تکبیر و تہلیل کہے اور ہتھیلیوں کو بوسہ دے لے۔
حجر اسود پر اگر خوشبو لگی ہو اور طواف کرنے والا محرم ہو تو اسکا استلام
جائز نہیں بلکہ ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔

نمازِ طواف ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور یہ نماز
مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا مستحب اور افضل ہے اگر ہو سکے
بعد اس کے قریب اس کے بعد کعبہ کے اندر۔ اس کے بعد حطیم میں میزاب
(پرنالہ بیت اللہ) کے نیچے۔ اس کے بعد باقی حطیم میں۔ اس کے بعد
بیت اللہ کے قریب اور ملتزم وغیرہ میں۔ اس کے بعد مسجد حرام میں۔
اس کے بعد حرم میں۔ ان مقامات کے علاوہ پڑھنا اور تاخیر کرنا برا اور
مکروہ ہے۔ مگر مکروہ وقت میں یہ نماز نہ پڑھی جائے۔ اگر کوئی دوگانہ طواف پڑھنا
بھول جائے اور دوسرا طواف شروع کر دے تو اگر ایک چکر پورا کرنے
سے پہلے یاد آجائے تو طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھے اور اگر ایک چکر پورا

کرنے کے بعد یاد آیا ہے تو طواف کو نہ چھوڑے۔ طواف پورا کرنے کے بعد دونوں طوافوں کی نماز پڑھے۔ طواف کی نماز کا طواف کے بعد متصل پڑھنا مسنون ہے اور تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت مکروہ ہو تو اُس کے گذرنے کے بعد پڑھے۔

طواف میں رمل کرنا

رمل کا مطلب یہ ہے کہ طواف میں ذرا تیزی سے اکڑ کر چلے اور قدم نزدیک نزدیک رکھے۔ اور مونڈھوں کو پہلوانوں کی طرح سے ہلاتا ہوا چلے۔ جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے اسمیں اول کے تین چکروں میں رمل بھی ہوتا ہے۔ اور جس کے بعد سعی نہیں اس میں رمل نہیں ہوتا۔ اگر زیادہ ہجوم ہے کہ رمل نہیں کر سکے گا تو ہجوم کم ہونے تک طواف کو مؤخر کرے۔ جب ہجوم کم ہو جائے اسکے بعد طواف رمل کے ساتھ کرے۔ اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک دو چکر کے بعد اتنا ہجوم ہو گیا کہ رمل نہیں کر سکتا تو رمل موقوف کر دے اور طواف پورا کرے۔ اگر رمل کرنا بھول گیا اور ایک چکر کے بعد یاد آیا تو صرف دو چکروں میں رمل کرے۔ اور اگر اول کے تین چکر کے بعد یاد آئے تو پھر رمل نہ کرے کیونکہ جس طرح اول کے تین چکروں میں رمل سنت ہے اسی طرح اخیر کے چار میں رمل نہ کرنا بھی سنت ہے۔ سارے طواف (یعنی ساتوں چکروں) میں رمل کرنا مکروہ ہے۔ لیکن کرنے سے کوئی جزا واجب نہ ہوگی۔ کسی مرض یا بڑھاپے کی وجہ سے اگر رمل نہیں کر سکتا تو کچھ حرج نہیں۔ رمل کرتے ہوئے بیت اللہ کے قریب چلنا افضل ہے لیکن اگر قریب ہو کر رمل نہ کر سکتا ہو تو پھر فاصلہ سے طواف رمل کیساتھ کرنا افضل ہے محض قرب کی فضیلت حاصل کرنے کیلئے

دوسروں کو تکلیف دینا گناہ ہے اسی طرح بلا رمل بھی مرد کو بیت اللہ کے قریب طواف کرنا افضل ہے لیکن اگر قریب ہونے میں دوسرونکو تکلیف ہو تو پھر افضل نہیں ہیں

طواف کے پھیروں میں کمی زیادتی

اگر قصداً کسی نے آٹھواں چکر بھی کر لیا تو پھر چھ چکر اور ملا کر پورا طواف کرنا واجب ہے، ایسے ہی اگر ساتویں چکر کے بعد وہم یا دسوسے سے آٹھواں چکر کر لیا تب بھی اسکو دوسرا طواف پورا کرنا لازم ہے۔ اگر آٹھواں چکر کیا اور گمان یہ تھا کہ یہ ساتواں ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ آٹھواں ہے تو پھر دوسرا طواف لازم نہیں۔ اگر طوافِ رکن میں شک ہو جائے تو اسکا اعادہ کرے اور اگر طوافِ فرض و واجب کے پھیروں کی تعداد میں شبہ ہو جائے تو جس پھیرے میں شک ہو اس کا اعادہ کرے۔ طواف سنت اور نفل میں اگر شک ہو تو غلبہ ظن کا اعتبار ہے۔ اگر کوئی عادل شخص طواف کرنے والے کے ساتھ ہو اور وہ تعداد پھیروں کی کم بتائے تو اسکے قول پر احتیاطاً عمل کرنا مستحب ہے، اور اگر دو عادل شخص بتا دیں تو اُن کے قول پر عمل کرنا واجب ہے

آبِ زمزم پینے کا طریقہ

آبِ زمزم پر جب نماز طواف کے بعد آئے تو اگر ممکن ہو تو خود پانی کھینچے اور بسم اللہ پڑھکر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر قبلہ رو ہو کر یہ دعا پڑھکر پیئے اور خوب ڈٹ کے پیئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اور تین مرتبہ سانس لیکر پیئے اور پھر خدا کی حمد کرے اور سر اور منہ کو بھی پانی ملے اور باقی بدن پر بھی ڈالے اور باقی پانی اگر بچے تو کنوئیں

ہیں ڈالدے یا بدن پر ڈال لے

طواف کی دعائیں

طواف کی نیت دل میں کرے اور زبان سے یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی جس وقت ملتزم کے سامنے آئے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور جب مقام کی برابر یعنی بیت اللہ کے دروازہ کے سامنے آئے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ اور جب رکن شامی (شمالی مشرقی گوشہ) کی برابر آئے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔ اور جب میزاب رحمت (یعنی بیت اللہ کے پرنالہ) کی برابر آئے تو یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شُرْبَۃً ھَنِیْئَۃً لَا اَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور جب رکن یمانی سے نکل جائے تو یہ پڑھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یہ سب دعائیں سلف سے مروی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کوئی خاص دعاء ثابت نہیں۔ طواف کرتے ہوئے تلبیہ نہ کہے
اگر کوئی دعاء یاد ہو تو وہ پڑھے اور جو ذکر چاہے کرتا رہے۔ رکن یمانی اور حجر اسود
کے درمیان رَبَّنَا اٰتِنَا الآیہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی طواف میں پڑھنا ثابت ہے اَللّٰھُمَّ
اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ
اور رکن یمانی پر پہونچکر یہ پڑھنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت
ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَاقَةِ وَمَوَاقِفِ
الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اور ملتزم پر کھڑا ہو کر جو چاہے دعاء
مانگے اس جگہ دعاء قبول ہوتی ہے اور یہ دعاء پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذَا
الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنَا مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ وَبَارِكْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ
اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَیْكَ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی نَعْمَائِكَ
وَاَفْضَلُ صَلَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِكَ وَجَمِیْعِ رُسُلِكَ
وَاَصْفِیَائِكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِیَائِكَ۔

طواف قدوم

طواف قدوم آفاقی کے لئے جو مفرد یا قارن ہو سنت ہے،
اور تمتع کرنے والے مکی، میقاتی، حلی کے لئے مسنون نہیں ہے
البتہ مکی وغیرہ اگر میقات سے باہر جا کر مکہ آئے تو اس کیلئے بھی مسنون ہے،
طواف قدوم کا وقت مکہ میں داخل ہونے کے وقت سے وقوف عرفہ تک ہے۔

اگر وقوفِ عرفہ کر لیا اور طواف نہیں کیا تو اس کا وقت ختم ہو گیا اور اس کے بعد طوافِ قدوم ساقط ہو گیا۔ آفاقی شخص اگر سیدھا عرفات چلا جائے اور مکہ میں دسویں تاریخ کو یا نویں کو وقوفِ عرفہ کے بعد مکہ آئے تو اس سے طوافِ قدوم ساقط ہو جاتا ہے اسلئے کہ اس کا وقت وقوف سے پہلے پہلے ہی ہے۔ کوئی شخص باوجود قدرت اور وقت کے طوافِ قدوم چھوڑ کر عرفات چلا گیا۔ اس کے بعد خیال آیا کہ طوافِ قدوم مکہ واپس آ کر کرے تو اگر وقوفِ عرفہ کے وقت یعنی نویں ذی الحجہ کے زوال سے پہلے واپس آ کر طواف کر لیا تو سنت ادا ہو گئی ورنہ نہیں۔ طوافِ قدوم کے بعد اگر صفا مروہ کی سعی کا بھی ارادہ ہو تو اس طواف میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رمل بھی کرے ورنہ اضطباع اور رمل نہ کرے۔ مفرد کیلئے سعی طوافِ زیارت کے بعد افضل ہے اور قارن کے لئے طوافِ قدوم کے ساتھ سعی کرنا افضل ہے اور جو شخص طوافِ زیارت سے پہلے حج کی سعی کر لے وہ طوافِ زیارت کے بعد سعی نہ کرے۔ **مسئلہ** وقوف سے پہلے اگر کوئی نفل طواف کر لیا اور طوافِ قدوم کی نیت نہیں تو بھی طوافِ قدوم ہو گیا۔ طوافِ قدوم کی خاص طور سے نیت کرنا ضروری نہیں۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

سعی کے معنی دوڑنا۔ احکامِ حج میں اس سے مراد صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریق سے سات چکر لگانا ہے۔

سعی کرنیکا طریقہ

جس طواف کے بعد سعی ہو تو طواف سے فارغ ہو کر حجر اسود کا استلام کرے جیسا کہ طواف میں کیا جاتا ہے اور یہ نواں استلام سعی کرنے والے کے لئے مستحب ہے، استلام کرکے باب الصفا سے مسجد سے باہر نکلے اور صفا پر جائے اور صفا کے قریب پڑھے اَبْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَاءَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اور صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ دروازہ میں کو نظر آسکے۔ پھر بیت اللہ کی طرف مُنہ کرکے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف کو مونڈھوں تک اُٹھائے۔ جیسے دُعاء میں اُٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ خدا کی حمد و ثنا کرے اور تکبیر و تہلیل بھی بلند آواز سے تین مرتبہ کہے اور آہستہ سے درود شریف پڑھے پھر خوب خشوع سے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دُعاء مانگے۔ یہاں بھی دُعاء قبول ہوتی ہے۔ اس طرح تکبیر و تہلیل کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَسْأَلُكَ
اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَشَائِخِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَ
سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اور اس کے علاوہ جو چاہے دعا مانگے اور تلبیہ بھی کہتا رہے اور دیر تک ٹھہرا رہے۔ تقریباً پچیس آیت کی مقدار ٹھہرے اور پھر اپنی رفتار سے ذکر کرتا ہوا دُعاء مانگتا ہوا مروہ کی طرف چلے اور درمیان صفا و مروہ کے یہ دُعا ماثورہ پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ اور اس کے علاوہ جو چاہے پڑھے یہاں بھی دعاء قبول ہوتی ہے۔ اور جب سبز میل (جو مسجد کے کونے پر لگا ہے) سے چھ ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو نشیب میں دوڑ کر چلے مگر متوسط طریق سے دوڑے۔ جب دونوں میلوں سے نکل جائے تو پھر اپنی چال سے چلنے لگے۔ یہاں تک کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر اتنا چڑھے کہ اگر سامنے مکانات نہ ہوتے تو بیت اللہ نظر آنے لگتا۔ اب چونکہ مکانات بن گئے ہیں اسلئے نظر نہیں آتا۔ اور داہنی جانب کو مائل ہوکر خوب بیت اللہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو۔ اور پھر جس طرح صفا پر ذکر اور دُعا کی تھی یہاں بھی کرے اور یہاں بھی دُعا مقبول ہوتی ہے۔

یہ صفا سے مروہ تک ایک چکر ہو گیا۔ اس کے بعد مروہ سے اُتر کر پھر صفا کی طرف چلے اور دونوں میلوں کے درمیان دوڑ کر چلے اور صفا پر چڑھ کر پھر اسی طرح دعا اور ذکر کرے جیسے شروع میں کیا تھا۔ یہ مروہ سے صفا تک دو پھیرے ہو گئے۔ اسی طرح سات پھیرے کرے پھر سعی کے سات پھیرے پورے کرنے کے بعد دو رکعت نماز نفل مسجد حرام میں پڑھے اور مطاف (یعنی جس جگہ طواف کرتے ہیں) کے کنارہ پر پڑھنا مستحب ہے۔ سعی ہمارے نزدیک واجب ہے۔ طواف کے بعد متصل کرنا سنت ہے۔ فوراً کرنا واجب نہیں۔ اگر کسی عذر یا تکان کی وجہ سے فوراً طواف کے بعد نہ کر سکے تو مضائقہ نہیں بلا عذر تاخیر مکروہ ہے۔ اگر طواف اور سعی کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو جائے تب بھی کوئی جزا واجب نہیں ہوتی۔ طواف قدوم کے بعد کسی نے سعی نہیں کی اور وقوف عرفہ کر لیا تو اب طواف زیارت سے پہلے وقوف کے بعد سعی کرنا جائز نہیں بلکہ طواف زیارت کر کے سعی کرے۔ سعی کے لئے باب الصفاء سے نکلنا مستحب ہے اگر کسی دوسرے دروازہ سے نکلے تو بھی جائز ہے۔ سعی کے شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کا استلام مسنون ہے۔ جس وقت سعی کے لئے مسجد سے نکلے تو یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ اور پہلے بایاں پیر باہر نکالے اور جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھنا مستحب ہے اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ۔ صفا اور مروہ پر چڑھنا

مسنون ہے مگر اتنا چڑھے کہ دروازۂ مسجد یعنی باب الصفا میں سے بیت اللہ نظر آنے لگے۔ مسجد کی دیوار کے اوپر سے نظر آنا ضروری نہیں۔ اس سے زیادہ اوپر چڑھنا جیسا کہ جاہل لوگ بالکل دیوار تک چڑھ جاتے ہیں اہلِ سنت والجماعت کے طریقے کے خلاف ہے۔ صفا کی بہت سی سیڑھیاں نیچے دب گئیں۔ پہلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر بھی بیت اللہ دروازہ میں کو نظر آتا ہے۔ صفا پر چڑھ کر قبلہ رُو ہو کر کندھوں کی برابر ہاتھ اٹھائے جس طرح دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے ہیں۔ اکثر ناواقف حجاج سے جاہل معلم کانوں تک تین مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے ہاتھ اُٹھواتے ہیں۔ یہ خلافِ سُنت ہے۔ میلینِ اخضرین کے درمیان زیادہ تیز دوڑنا مسنون نہیں بلکہ متوسط طریق سے اتنا تیز چلنا چاہیئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو۔ سعی کے سات چکر ہیں اور صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا۔ اسی طرح سات چکر ہونے چاہئیں۔ سعی کو صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے۔ میلین کے درمیان ہر چکر میں جھپٹ کر تیز چلنا مسنون ہے۔ میلین کے درمیان جھپٹ کر نہ چلنا یا تمام سعی میں جھپٹ کر چلنا بُرا ہے لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔ حج کی سعی اگر طواف قدوم کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے کرے تو سعی میں تلبیہ پڑھے اور عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے۔ متمتع میں بھی تلبیہ نہ پڑھے۔ کیونکہ عمرہ کرنے والے اور متمتع کرنے والے کا تلبیہ طواف شروع کرنے کے وقت ختم ہو جاتا ہے اور حج کرنیوالیکا

رمی شروع کرنے کے وقت ختم ہوتا ہے۔

اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان تیزی سے نہ چل سکتا ہو تو ہجوم کے کم ہونے کا انتظار کرے ورنہ مثل تیز چلنے والوں کے حرکت کرے۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے کسی جانور پر سوار ہو کر سعی کرے تو میلین کے درمیان اسکو بھی تیز چلائے بشرطیکہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہونچنے کا اندیشہ نہ ہو۔

رکن سعی سعی کا صفا اور مروہ کے درمیان ہونا رکن ہے اگر ان دونوں کے درمیان میں سعی نہیں کی بلکہ اِدھر اُدھر کی تو سعی نہ ہوگی۔ سعی یعنی سعی کی جگہ کا عرض پہلے پینتیس ۳۵ ہاتھ تھا اب کچھ مسجد میں داخل کر دیا گیا ہے اسلئے کم ہو گیا۔

واجبات سعی سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت اور حیض سے پاک ہونے کی حالت میں کیا ہو (۲) سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا (۳) پیدل سعی کرنا اگر کوئی عذر نہ ہو۔ اگر بلا عذر کے کوئی شخص سوار ہو کر سعی کرے گا تو دم واجب ہوگا (۴) سات پھیرے پورے کرنا یعنی چار پھیرے تو فرض ہیں اور اس کے بعد تین پھیرے واجب ہیں۔ اگر کسی نے تین پھیرے چھوڑ دئے تو سعی ہو جائیگی لیکن ہر پھیرے کے بدلے میں نصف صاع گیہوں یا اس کی قیمت مثل صدقہ فطر صدقہ واجب ہوگا (۵) عمرہ کی سعی میں عمرہ کا احرام اخیر سعی تک باقی رہنا (۶) صفا اور مروہ کے درمیان پوری مسافت طے کرنی یعنی صفا سے بالکل ایڑی ملا کر

یا اس کے اوپر چڑھ کر شروع کرنا اور مروہ پر جا کر پیر کی انگلیوں کو ملا دینا یا اوپر چڑھ جانا۔ سعی کے لئے جنابت اور حیض سے پاک ہونا شرط اور واجب نہیں ہے خواہ حج کی سعی ہو یا عمرہ کی البتہ مستحب ہے۔ آجکل اکثر امراء اور جنٹل مین لوگ موٹر میں سوار ہو کر بلا عذر سعی کرتے ہیں۔ ان پر دم واجب ہے اور قصداً بلا عذر ایسا کرنا گناہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے سعی کرنیوالوں کو موٹر وغیرہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس کا گناہ علیحدہ ہے۔

سنن سعی (۱) حجر اسود کا استلام کر کے سعی کے لئے مسجد سے نکلنا (۲) طواف کے بعد فوراً سعی کرنا (۳) صفا اور مروہ پر چڑھنا (۴) صفا اور مروہ پر چڑھ کر قبلہ رو ہونا (۵) سعی کے پھیروں کو پے در پے کرنا۔ (۶) جنابت اور حیض سے پاک ہونا (۷) سعی کا ایسے معتد بہ طواف کے بعد ہونا کہ جو پاکی کی حالت میں کیا ہو۔ اور کپڑوں اور بدن اور طواف کی جگہ پر بھی کوئی نجاست نہ ہو اور باوضو بھی کیا ہو (۸) میلین کے درمیان جھپٹ کر چلنا (۹) ستر عورت کا ہونا گو ہر حال میں ستر ڈھانکنا فرض ہے مگر یہاں اور زیادہ اہتمام کی ضرورت ہے۔

مستحباتِ سعی (۱) نیت کرنا (۲) صفا اور مروہ پر دیر تک ٹھہرنا (۳) خشوع و خضوع سے ذکر اور دعا تین تین مرتبہ پڑھنا (۴) سعی کے پھیروں میں اگر بلا عذر زیادہ فاصلہ ہو جائے یا کسی پھیرے میں کچھ وقفہ ہو جائے تو از سر نو کرنا لیکن سعی کو شروع سے کرنا اُس وقت مستحب ہے جبکہ اکثر پھیرے نہ ہوئے ہوں (۵) سعی سے فارغ ہونے کے

بعد مسجد میں آکر دو رکعت نفل پڑھنا۔ مروہ پر ان نفلوں کا پڑھنا مکروہ ہے، اگر سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے یا نماز جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائے اور پھر باقی پھیرے پورے کرے اسی طرح اگر اور کوئی عذر پیش آجائے تو پھر باقی پھیرے پوری کر سکتا ہے۔

مباحاتِ سعی

جائز کلام کرنا جو مشغول کرنے والا اور خشوع کے منافی نہ ہو۔ اور ایسا کھانا پینا جو سعی کے چکروں میں موجبِ فصل نہ ہو مباح ہے۔

مکروہاتِ سعی

خرید و فروخت اور بات چیت ایسے طور سے کرنا کہ حضورِ قلب نہ رہے اور دعا وغیرہ نہ پڑھ سکے یا سعی کے پھیرے پے درپے نہ کر سکے مکروہ ہے۔ صفا اور مروہ پر نہ چڑھنا اور سعی کو بلا عذر طواف سے مؤخر کرنا۔ یا ایام نحر سے مؤخر کرنا اور ستر کھولنا بھی مکروہ ہے میلین کے درمیان جھپٹ کر نہ چلنا یا پھیروں میں بہت فاصلہ کرنا بھی مکروہ ہے

سعی سے فارغ ہو کر مکہ کے قیام میں کیا کرنا چاہیئے؟

مفرد اور قارن جب طواف قدوم اور سعی سے فارغ ہو جائے تو اسکو احرام باندھے ہوئے مکہ میں رہنا چاہیئے اور ممنوعاتِ احرام سے بچتا رہے اور متمتع جس وقت عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے تو حلق (بال منڈانا) یا تقصیر (بال کتروانا) کرائے۔ بس اس کے بعد وہ حلال ہو گیا۔ جو چیزیں احرام کی وجہ سے اس کے لئے منع ہو گئی تھیں اب وہ حلال ہو گئیں۔ اور جبتک دوبارہ

احرام نہ باندھے گا حلال رہیں گی۔ اور حج کے لئے آٹھویں تاریخ کو یا اس سے
پہلے حج کا احرام باندھنا ہوگا جس کا بیان آگے آتا ہے۔

مفرد اور قارن اور متمتع کو مکہ کے قیام کو غنیمت سمجھنا چاہیے اس میں
جسقدر ہو سکے نفل طواف کرتا رہے۔ مفرد اور قارن طوافِ قدوم اور
عمرہ سے فارغ ہو کر مکہ میں رہتے ہوئے جس وقت چاہے نفل طواف کرے
لیکن نفل طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوتا اور اس کے بعد نفل سعی
بھی نہیں۔ لیکن نفل طواف کے بعد بھی دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔ مفرد
اور قارن طوافِ قدوم اور عمرہ کے بعد تلبیہ پڑھتا رہے۔ البتہ طواف کرتے
ہوئے نہ پڑھے۔ مفرد اور قارن کا تلبیہ جمرہ عقبہ کی رمی کے وقت ختم ہوتا ہے۔
فائدہ۔ سعی نفلی نہیں ہوتی۔ باہر کے رہنے والوں کیلئے نفلی طواف
نفل نماز سے افضل ہے اور مکہ والوں کے لئے حج کے زمانہ میں طواف نفل
سے نفل نماز افضل ہے۔

فضائل طواف

طواف کی بہت فضیلت ہے اور حدیثوں میں بہت ترغیب دلائی گئی ہے
حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل
فرماتے ہیں (جن میں سے) ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کیلئے ہیں اور
چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس (بیت اللہ کو) دیکھنے والوں کیلئے

(طبرانی) دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ مکہ میں رہتے ہوئے جس قدر ہو سکے طواف کرتے رہو۔ یہ نعمت ہمیشہ میسر نہ ہوگی۔ اکثر اوقات حرم میں گذارو اور بیت اللہ کو دیکھتے رہو۔ بیت اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

بیت اللہ کے اندر داخل ہونا

بیت اللہ کے اندر داخل ہونا مستحب ہے بشرطیکہ سہولت سے داخل ہونیکا موقع میسر ہو۔ خود تکلیف اٹھا کر یا دوسرے کو تکلیف دیکر داخل ہونے سے بچنا چاہئے۔ دوسرے کو تکلیف دینا حرام ہے۔ اکثر لوگ شوق میں آکر ایسے مدہوش ہو جاتے ہیں کہ دوسروں کی تکلیف کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے۔ ایسا شوق کہ جس سے حرام کا ارتکاب ہو موجب ناراضگی باریتعالیٰ ہے نہ کہ موجب ثواب۔ بیت اللہ میں کنجی بردار کو کچھ دیکر داخل ہونا حرام ہے۔ آجکل عام طور سے دربان بیت اللہ بلا کچھ لئے داخل نہیں ہونے دیتا۔ یہ دینا اور لینا حرام ہے کیونکہ رشوت ہے۔ بیت اللہ میں اگر داخل ہونیکا موقع مل جائے تو مستحب ہے کہ نماز پڑھے اور دعا مانگے اور ننگے پیر داخل ہو۔ پہلے سیدھا پیر رکھے اور نہایت خشوع و خضوع سے داخل ہو۔ چھت کی طرف کو نظر نہ اٹھائے اور ادھر ادھر بھی نہ دیکھے یہ

بے ادبی ہے اور جس جگہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی ہوسکے تو اس جگہ نفل پڑھے۔ یعنی دروازہ سے داخل ہوکر سیدھا چلا جائے۔ جب مغربی دیوار تین ہاتھ رہجائے تو اسی جگہ دو یا چار نفل پڑھکر اپنے رخسار کو دیوار پر رکھے اور خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور تہلیل وتکبیر اور درود کے بعد دعا مانگے۔ حطیم بھی بیت اللہ کا حصہ ہے۔ اگر کسی شخص کو بیت اللہ میں داخل ہونیکا موقع نہ ملے تو حطیم میں داخل ہوجائے

اب مختصر طریق سے تینوں قسم کے حج کرنے کی کیفیت اور طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

افراد یعنی صرف حج کرنیکا مختصر اور مسنون طریقہ

افراد کے معنی اکیلا کرنا۔ اور اصطلاح میں صرف حج کرنا۔ اس کے ساتھ عمرہ قرآن یا تمتع کی طرح نہ کرنا۔ جو شخص صرف حج کرنا چاہتا ہے اسکو چاہیئے کہ میقات پر پہنچکر حجامت بنوائے۔ زیر ناف کے بال دور کرے۔ بیوی ساتھ ہو اور کوئی مانع نہ ہو تو اس سے صحبت بھی کرے۔ اس کے بعد احرام کی نیت سے غسل کرے۔ اگر غسل نہ کرسکے تو وضو کرلے۔ یہ غسل صرف صفائی کے لئے ہے۔ اس لئے حیض ونفاس والی عورت اور بچے کے لئے بھی مسنون ہے۔ اسلئے اسکے بجائے تیمم مشروع نہیں۔ غسل کے بعد سلے ہوئے کپڑے بدن سے نکالدے۔ ایک تہبند باندھ لے اور ایک چادر اوڑھ لے۔ اگر دو کپڑے نہوں تو ایک بھی کافی ہے مستحب یہ ہے کہ دونوں کپڑے سفید نئے یا دھلے ہوئے ہوں۔

چادر یا لنگی اگر بیچ میں سے سلی ہوئی ہو تو مضائقہ نہیں۔ البتہ مستحب یہ ہے کہ بالکل سلائی نہ ہو۔ اسکے بعد بدن اور کپڑوں کو خوشبو لگائے۔ مرد کے لیئے بے رنگ کی خوشبو افضل ہے۔ اور عورت کے لئے رنگ دار۔ لیکن کپڑوں میں ایسی خوشبو نہ لگائے جس کا جرم لگانے کے بعد باقی رہے۔ پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ فرض نماز کے بعد اگر احرام کی نیت کرلے تو بھی کافی ہے۔ احرام کی نماز میں اول رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے اور یہ نماز سر ڈھانک کر بلا اضطباع کے پڑھے۔ سلام کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر سر کھول کر احرام کی نیت دل سے کرے۔ کھڑے ہو کر یا سواری پر بیٹھکر بھی جائز ہے اور زبان سے کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔ (ترجمہ) اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے اور قبول فرمائیے۔ اس کے بعد تلبیہ یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ تین دفعہ پڑھنا مستحب ہے۔ مرد بلند آواز سے پڑھے اور عورت آہستہ۔ بس احرام بندھ گیا۔ اب کثرت سے تلبیہ پڑھتا رہے بالخصوص حالات بدلنے کے وقت مثلاً سوار ہوتے ہوئے۔ سواری سے اترتے ہوئے۔ اونچی جگہ چڑھتے ہوئے۔ نیچے میں اترتے ہوئے۔ صبح کے وقت رات کو جب آنکھ کھلے۔ کسی سے ملاقات کے وقت۔ ہر نماز کے بعد۔ احرام باندھنے کے بعد ممنوعات احرام اور واجبات و مستحبات کا خیال رکھے۔ اسکے سوا اور کوئی

---

۵ اضطباع چادر کا دایاں پلہ داہنی بغل کے نیچے کو نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالنا ۱۲

خاص نعل حرم میں داخل ہونے تک کرنا نہیں ہو گا۔ جب حد حرم میں داخل ہو (جو جدہ کی طرف سے جانے والے کے لئے مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر شروع ہوتی ہے اور وہاں دو سفید منارے بنے ہوئے ہیں) تو سواری سے اُتر کر ننگے پاؤں چلے۔ اگر زیادہ نہ چل سکے تو تھوڑی دور چلے اور نہایت خشوع وخضوع سے حرم میں داخل ہو۔ اور تلبیہ، تکبیر، تہلیل کثرت سے کرے۔ جب مکہ قریب آجائے تو مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے اور قبرستان مکہ باب المعلّٰی کی طرف سے داخل ہو اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِہَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ بِہَا حَلَالًا اور مدعٰی پر دعا مانگے۔ پھر اگر سامان کیطرف سے اطمینان ہو تو سیدھا مسجد حرام میں جائے۔ ورنہ سامان کا انتظام کر کے مسجد حرام میں جائے اور مسجد میں باب السلام سے داخل ہو۔ اول داہنا پاؤں رکھے اور نہایت عاجزی سے داخل ہو۔ اور لبیک پڑھکر اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھے اور جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور دعا مانگے۔ اسوقت یہ دعا مسنون ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا۔

تلبیہ پڑھتے ہوئے حجر اسود کی طرف آئے اور طواف قدوم کرے بشرطیکہ نماز فرض یا جماعت یا وتر یا سنت موکدہ کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو۔ اگر خوف ہو تو پہلے اسے ادا کرے۔ طواف کے لئے حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ داہنا مونڈھا حجر اسود کے بائیں کنارے کے مقابل ہو اور سارا حجر اسود دائیں طرف رہے۔ پھر طواف کی نیت کرے۔ نیت کرنا فرض ہے

اور زبان سے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ
اَشْوَاطٍ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔ اس کے بعد داہنی طرف ذرا سا
چلے کہ حجر اسود بالکل مقابل ہو جائے۔ پھر حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر
دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ
اِیْمَانًا بِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پھر ہاتھ چھوڑ کر حجر اسود کا استلام کرے یعنی
بوسہ دے اور دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھے اور منہ اپنا دونوں ہاتھوں کے
بیچ میں رکھ کر نرمی سے بوسہ دے چٹاخے نہ بھرے اور بعض کے نزدیک حجر
اسود پر سر رکھنا تین مرتبہ مستحب ہے۔ اگر ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو
چھوڑ دے لوگوں کو تکلیف نہ دے۔ صرف دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر
ہاتھوں کو بوسہ دے۔ اگر ہاتھ بھی نہ رکھ سکے تو کسی لکڑی سے حجر اسود کو
چھو کر لکڑی کو بوسہ دے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھ کانوں تک
اٹھا کر حجر اسود کی طرف اس طرح کرے کہ پشت ہاتھوں کی چہرہ کی طرف ہو
اور یہ خیال کرے کہ ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں اور یہ پڑھے اَللّٰهُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی
پھر ہاتھوں کو بوسہ دے۔ اگر اس طواف کے بعد سعی کرنے کا بھی ارادہ ہو تو
طواف شروع کرنے سے ذرا پہلے اضطباع کرے یعنی چادر کو داہنی بغل کے
نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے۔ اور اول کے تین پھیروں میں رمل بھی
کرے یعنی ذرا اکڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھتے ہوئے

پہلوانوں کی طرح ذرا جلدی جلدی چلے۔ اور اگر اس کے بعد سعی کا ارادہ نہ ہو تو رمل اور اضطباع نہ کرے۔ طواف شروع کرنے کے بعد تلبیہ نہ پڑھے اور حجر اسود کے استلام کے بعد بیت اللہ کے دروازہ کی طرف یعنی اپنے داہنی جانب کو چلے اور طواف میں حطیم کو شامل کرے۔ جب رکن یمانی (یعنی بیت اللہ کا مغربی جنوبی کونہ) پر پہنچے تو اسکو صرف دونوں ہاتھ یا داہنا ہاتھ لگائے بوسہ نہ دے۔ اور ہجوم کے وقت یہاں اشارہ بھی نہ کرے۔ پھر جب حجر اسود تک پہونچگیا تو ایک چکر پورا ہوگیا۔ اسی طرح سات چکر پورے کرے۔ ساتویں چکر کے ختم پر آٹھویں مرتبہ حجر اسود کو بوسہ دے بس طواف پورا ہوگیا۔ پھر مقام ابراہیم (جو بیت اللہ کے مشرق کی جانب مطاف کے کنارے پر ہے) کی طرف وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى پڑھتے ہوئے چلے اور مقام ابراہیم کو بیت اللہ اور اپنے بیچ میں لیکر دو رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ کافرون۔ دوسری میں قل ہو اللہ الحمد کے بعد پڑھے اور اگر وہاں جگہ نہ مل سکے تو بیت اللہ کے اندر یا حطیم میں۔ یا اور جس جگہ ممکن ہو پڑھے۔ نماز طواف کے بعد ملتزم کے پاس آئے اور اس سے لپٹ جائے اور داہنا رخسارہ کبھی بایاں رخسارہ اسپر رکھے اور دونوں ہاتھ اوپر اٹھاکر خشوع و خضوع سے دعا کرے۔ پھر چاہ زمزم پر آئے اور قبلہ رخ کھڑے ہوکر خوب سیر ہوکر تین سانس میں آب زمزم پیے اور لیئے اوپر بھی ڈالے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ مفرد کیلئے سعی طواف زیارۃ کے بعد

افضل ہے۔ لیکن اگر سعی کرنے کا ارادہ ابھی ہو تو زمزم پینے کے بعد حجر اسود کا
استلام کرکے باب الصفا سے نکلے اور پہلے بایاں قدم باہر نکالے۔ اور
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ پڑھے اور
صفا کے قریب یہ پڑھے اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ۔ اور صفا پر بس اسقدر چڑھے کہ باب الصفا
کے اندر سے بیت اللہ نظر آنے لگے زیادہ اوپر نہ چڑھے۔ قبلہ رخ ہو کر دونوں
ہاتھ کندھوں تک اٹھائے جیسے دعا کے لئے اٹھاتے ہیں اور تکبیر تہلیل حمد
تین تین مرتبہ پڑھے اور جو دعائیں سعی کے بیان میں گذریں وہ پڑھے اور اگر
وہ یاد نہ ہوں تو خود اپنی زبان میں دعا مانگے اور بہت دیر تک ٹھہر کر یہاں
دعا کرے۔ پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف اطمینان سے چلے۔ جب سبز میل
جو مسجد کی دیوار میں لگا ہوا ہے چھ ہاتھ رہ جائے تو وہاں سے دوسرے سبز
میل تک دوڑ کر چلے لیکن بہت تیز نہ دوڑے۔ اور صفا اور مروہ کے درمیان
یہ دعا پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔ پھر
دوسرے میل سے نکل کر اپنی رفتار سے چلے اور مروہ پر پہلی یا دوسری سیڑھی
پر چڑھ کر تھوڑا سا داہنی طرف کو مائل ہو جائے تاکہ روبقبلہ ہو جائے اور
یہاں بھی ہاتھ اٹھا کر دعا وغیرہ دیر تک اسی طرح کرے جس طرح صفا پر کی تھی۔
صفا سے مروہ تک ایک پھیرا ہو گیا۔ اور مروہ سے صفا تک دوسرا پھیرا ہو جائیگا
اسی طرح سات پھیرے پورے کرے۔ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم کرے اور ہر شوط
میں جو دعا تسبیح یاد ہو اور جس میں جی لگے پڑھے۔ سعی کے بعد دو رکعت نفل

مطاف کے کنارے پر آکر پڑھے۔

مفرد جب طوافِ قدوم اور سعی کرلے تو احرام باندھے ہوئے مکہ میں قیام کرے اور نفل طواف جسقدر چاہے کرتا رہے۔ اور ممنوعاتِ احرام سے بچتا رہے عمرہ نہ کرے۔ ساتویں ذی الحجہ کو امام خطبہ پڑھے تو اسکو سنے اور آٹھویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد ایسے وقت منیٰ میں پہنچ جائے کہ ظہر کی نماز مستحب وقت میں پڑھ سکے۔ رات کو منیٰ میں رہے اور پانچ نمازیں ظہر سے فجر تک وہیں پڑھے۔

نویں تاریخ کی صبح کو نماز فجر کے بعد جب دھوپ پھیل جائے تو عرفات کو ضب کی راہ سے تلبیہ تکبیر کہتے ہوئے چلے۔ جب جبل رحمت (عرفات میں ایک پہاڑ ہے) پر نظر پڑے تو دعا مانگے۔ تکبیر، تسبیح، تہلیل، استغفار پڑھے۔ مسجد نمرہ (جو عرفات کے کنارے پر مکہ کی طرف ہے) کے قریب ٹھہرے۔ اور کھانے پینے سے فارغ ہو کر زوال سے پہلے غسل کرے۔ اس کے بعد مسجد نمرہ میں جا بیٹھے اور امام کا خطبہ سنے اور ظہر و عصر دونوں اکٹھی ظہر کے وقت میں پڑھے..........

....

نماز سے فارغ ہو کر فوراً عرفات میں اپنے ٹھہرنے کی جگہ جائے۔ اگر جبل رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے جگہ ملے تو وہاں ٹھہرے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ ورنہ جہاں موقع ہو ٹھہر جائے۔ جبل رحمت کا جسقدر قرب ہو بہتر ہے۔ جبلِ رحمت کے اوپر

نہ چڑھے۔ اپنے موقف میں قبلہ رُخ کھڑے رہنا بہتر ہے ورنہ لیٹنا بیٹھنا بھی جائز ہے۔ جب امام خطبہ پڑھے تو اس کو خشوع کے ساتھ سُنے اور جو دعائیں یاد ہوں ان کو موقف میں شام تک پڑھتا رہے۔ سیر تماشہ میں نہ لگے۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں لبیک پڑھتا رہے۔ اور توبہ و استغفار کثرت سے کرے۔

عرفہ کے روز روزہ رکھنا حجاج کو جائز ہے مگر نہ رکھنا افضل ہے بہتر یہ ہے کہ روزہ بھی نہ رکھے اور زیادہ کھائے پیئے بھی نہیں۔

جب آفتاب غروب ہو جائے تو لبیک اور دعا پڑھتا ہوا امام کے ساتھ مزدلفہ کو اس راستہ سے چلے جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہے اور سکون و وقار سے چلے۔ عرفات سے سورج غروب ہونے سے پہلے نکلنا جائز نہیں اگر پہلے نکل جائے گا تو دم واجب ہوگا۔ اگر راستہ کشادہ ہو اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو تو ذرا تیز چلے۔ ورنہ آہستہ چلے کسی کو تکلیف نہ دے۔ جب مزدلفہ آجائے تو غسل یا وضو کرلے اور مسجد مشعر حرام کے قریب راستہ سے داہنی جانب اُترنا افضل ہے۔ راستہ میں نہ ٹھہرے۔ وادی محسّر کے علاوہ مزدلفہ میں جس جگہ چاہے ٹھہرے۔ وادی محسّر میں ٹھہرنا جائز نہیں اسباب اُتارنے سے پہلے مغرب اور عشاء ایک اذان اور ایک تکبیر سے عشاء کے وقت میں پڑھے۔ بیچ میں سنت، نفل کچھ نہ پڑھے بلکہ بعد میں پڑھے۔ عرفات یا راستہ میں مغرب و عشاء پڑھنا جائز نہیں۔

اگر کوئی پڑھ لیگا تو لوٹانا واجب ہوگا۔ اگر عشاء سے پہلے مزدلفہ پہنچ جائے تو جب تک عشاء کا وقت نہ ہوجائے اس وقت تک مغرب کی نماز بھی نہ پڑھے۔

مزدلفہ میں شب کو جسقدر ہوسکے عبادت کرے۔ یہ شب شب قدر سے بھی افضل ہے۔ جب صبح صادق ہوجائے تو اندھیرے میں اول فجر کی نماز امام کے ساتھ یا تنہا جیسا موقع ہو پڑھکر مشعر حرام کے پاس قبلہ رو ہوکر لبیک یا تسبیح اور تہلیل پڑھتا رہے۔ اور دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا میں مشغول رہے۔ جب سورج نکلنے میں بقدر دو رکعت کے وقت باقی رہجائے تو منیٰ کو چلدے۔ جب وادی محسر میں پہنچے تو اس سے دوڑ کر نکل جائے۔ اور مزدلفہ سے چلتے وقت سات کنکریاں چنے کے برابر اٹھالے۔ راستہ یا اور کسی جگہ سے اٹھانا بھی درست ہے۔ جمرات کے پاس سے نہ اٹھائے۔

جب منیٰ میں آئے تو بیچ کے راستہ سے جمرۃ الاخریٰ کے پاس آکر نشیب میں پانچ ہاتھ یا اس سے زائد فاصلہ پر اس طرح کھڑا ہوکر منیٰ داہنی جانب ہو اور مکہ بائیں جانب۔ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے کنکریاں پکڑ کر مارے اور تلبیہ پہلی کنکری پر موقوف کردے اور ہر کنکر پر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ پڑھے۔ کنکریاں پھینکتے وقت ہاتھ اتنا اونچا اٹھائے کہ بغل کھل جائے۔ رمی سے فارغ ہوکر وہاں نہ ٹھہرے اپنی جگہ پر آجائے۔

دسویں کو رمی کا وقت صبح صادق سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے۔

مگر طلوع آفتاب سے زوال تک وقت مسنون ہے۔ اسکے بعد سے غروب آفتاب تک وقت مباح ہے اور غروب سے فجر تک مکروہ ہے۔

رمی سے فارغ ہو کر قربانی کرے۔ اور اگر ذبح کرنا جانتا ہو تو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اور اپنی قربانی کا گوشت کھانا چونکہ مستحب ہے اسلئے ہوسکے تو تھوڑا سا گوشت یا جسقدر ضرورت ہووے اور باقی صدقہ کردے۔

مفرد کے لئے حج کے شکریہ میں قربانی مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ قربانی سے فارغ ہو کر قبلہ رُخ بیٹھ کر سر مُنڈائے یا کتروائے۔ لیکن منڈانا افضل ہے اور داہنی جانب سے شروع کرائے۔ اور حجامت کے شروع میں اور بعد میں تکبیر کہے۔ عورت کو بال مُنڈانا چونکہ ناجائز ہیں۔ اسلئے ساری چوٹی پکڑ کر ایک انگل بال ترشوالے یا خود تراشدے۔ نامحرم سے نہ کٹوائے۔ بال منڈانے یا کٹانے کے بعد مونچھیں کتروائے۔ اور بغل کے بال صاف کرائے۔ سر کے بال کٹانے یا منڈانے سے پہلے ان چیزوں کو کٹانا درست نہیں۔ حجامت کے بعد ناخن بال وغیرہ کو دفن کرنا افضل ہے۔ حجامت کے بعد جو چیزیں احرام کیوجہ سے منع تھیں وہ سب حلال ہوگئیں۔ صرف عورت حلال نہیں ہوئی۔ یعنے اس سے صحبت اور بوس وکنار کرنا حلال نہیں ہوا۔

اس کے بعد مکہ آکر طوافِ زیارۃ کرنا چاہیئے۔ دسویں ذی الحجہ کو طوافِ زیارۃ کرنا افضل ہے ورنہ بارھویں کے سورج غروب ہونے تک اس طواف کا وقت ہے۔

اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی ہے تو اس طواف میں رمل بھی کرے

اور اگر کپڑے احرام کے اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لئے ہیں تو اضطباع نہ کرے ورنہ اضطباع بھی کرے۔

طوافِ زیارت کے بعد نماز طواف پڑھکر حجر اسود کا استلام کر کے باب الصفا سے نکل کر سعی کرے۔ اور اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی کرچکا ہے تو اس طواف میں رمل اضطباع کچھ نہ کرے اور سعی بھی نہ کرے۔ بلکہ طواف کے بعد منیٰ واپس آجائے اور رات کو منیٰ میں قیام کرے۔ طوافِ زیارت کے بعد عورت سے صحبت وغیرہ بھی حلال ہو گئی۔

گیارہویں تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرے۔ سنت یہ ہے کہ پہلے جمرۂ اولیٰ (جو مسجد خیف کے قریب ہے) کی رمی کرے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ یعنی بیچ والے کی۔ پھر جمرۂ اخریٰ یعنی تیسرے کی رمی کرے۔ جمرۂ اولیٰ کی رمی کرکے ذرا آگے بڑھ کر نرم زمین میں قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ اُٹھا کر دعا کرے اور اتنی دیر تک دعا، تسبیح، تکبیر، تہلیل اور استغفار وغیرہ میں مشغول رہے جتنی دیر تین پاؤ پارہ پڑھنے میں لگتی ہے۔ اگر اتنا نہ ہوسکے تو بقدر بیس آیات کے دعا وغیرہ کرے۔ اسی طرح جمرۂ وسطیٰ کی رمی کے بعد بھی دعا کرے۔ اور جمرۂ اخریٰ کی رمی کے بعد دعا نہ کرے بلکہ رمی کر کے فوراً اپنے ٹھکانے پر چلا آئے۔

پھر بارہویں تاریخ کو بھی زوال کے بعد اسی طرح تینوں جمرات کی رمی کرے۔ بارہویں کی رمی کر کے مکہ جاسکتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ تیرہویں کو زوال کے بعد رمی کر کے مکہ آئے۔

جب منیٰ سے بارہویں یا تیرہویں کو مکہ آئے تو نہایت عاجزی سے مکہ کی طرف چلے۔ اور وادی محصب میں جو منیٰ کے راستہ میں مکہ کے قریب ہی نماز عصر، مغرب، عشاء پڑھے۔ پھر ذرا لیٹ جائے۔ اسکے بعد مکہ آئے اور اگر اتنی دیر نہ ٹھہر سکے تو تھوڑی ہی دیر وہاں ٹھہر جائے۔ خواہ نیچے اتر کر یا سواری پر۔

بس اب حج ہو چکا۔ جبتک جی چاہے مکہ میں قیام کرے۔ اور خوب طواف اور عمرہ کرے۔

جب مکہ سے روانگی کا ارادہ ہو تو طوافِ وداع (رخصتی کا طواف) کرے یہ طواف واجب ہے۔ اگر بلا کئے چلا جائے گا۔ تو میقات سے نکلنے سے پہلے پہلے لوٹ کر آنا واجب ہوگا۔ اور میقات سے نکل جانے کے بعد اختیار ہے کہ دم دیدے یا احرام باندھکر اول عمرہ کرے اس کے بعد طوافِ وداع کرے۔ لیکن طوافِ زیارت کے بعد اگر کسی نے کوئی نفل طواف کر لیا تو اسکا طواف وداع ہو گیا۔ گو نیت نہ ہو۔ لیکن افضل یہ ہے کہ عین چلنے کے وقت کرے پھر طواف وداع کے بعد دوگانہ طوافِ مقام ابراہیم کے پاس پڑھ کر چاہِ زمزم پر آئے اور قبلہ رُخ کھڑا ہو کر پانی پیٹ بھر کر تین سانس میں پئے اور ہر سانس میں بیت اللہ کی طرف نظر کرے اور پیتے وقت یہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور آخری دفعہ یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔ اور باقی پانی سر، چہرہ اور بدن پر ڈالے

پھر ملتزم پر آئے اور اپنا سینہ اور داہنا گال دیوار کعبہ پر رکھے اور داہنا ہاتھ دروازہ کی چوکھٹ کی طرف اٹھائے۔ اور جس طرح غلام اپنے آقا کا دامن پکڑ کر اپنی خطائیں بخشواتا ہے۔ اسی طرح کعبہ کا پردہ پکڑ کر روتے ہوئے استغفار۔ تسبیح۔ تہلیل۔ دُعا۔ درود میں دیر تک مشغول رہے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والے کی صورت بنالے۔ پھر چوکھٹ کو بوسہ دے اور دُعا مانگے۔ پھر حجر اسود کا استلام کرکے کعبہ کو حسرت کی نگاہوں سے دیکھتا ہوا اور اپنی جدائی پر افسوس کرتا ہوا اُلٹے پاؤں باب الوداع سے نکلے۔ اور مساکین کو صدقہ دے اور دعا مانگے۔ حیض اور نفاس والی عورت اگر اس وقت پاک نہ ہو تو اس سے طوافِ وداع ساقط ہو جاتا ہے۔ اسکو چاہیے کہ باب الوداع پر مسجد سے باہر کھڑی ہو کر دُعا مانگ لے مسجد میں نہ جائے۔

عُمرہ

عمرہ کے معنی لغت میں مطلق زیارۃ کے ہیں۔ اور اصطلاح میں میقات یا حل سے احرام باندھکر بیت اللہ اور صفا و مروہ کی سعی کرنا۔ عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں۔ عمرہ تمام عمر میں ایک مرتبہ بشرط استطاعت و قدرت سُنّتِ موکدہ ہے۔

عمرہ کرنیکا طریقہ

عمرہ کی میقات سے مثل احرامِ حج کے عمرہ کا احرام باندھے۔ اور احرام کے محرمات و مکروہات سے بچے اور مکہ میں اُن ہی آداب کو ملحوظ رکھ کر داخل ہو جو پہلے گذر چکے ہیں۔

اور مسجد حرام میں باب السلام سے داخل ہو۔ اور بعض نے کہا ہے کہ باب العمرہ
سے داخل ہو اور پھر رمل و اضطباع کے ساتھ طواف کرے۔ اور جب اول
استلام حجر اسود کا کرے تلبیہ موقوف کردے۔ اور طواف کے بعد دوگانہ طواف
پڑھکر حجر اسود کا استلام کر کے باب الصفا سے نکل کر مثل حج کی سعی کے سعی
کرے۔ اور سعی ختم کر کے مروہ پر حجامت بنوا کر حلال ہو جائے اور سعی کے بعد
دو رکعت مطاف کے کنارہ پر پڑھے۔ پس عمرہ ہو چکا۔

عمرہ اور حج میں کیا فرق ہے؟

عمرہ کے شرائط (یعنی سنت یا واجب ہونے کے) مثل شرائط حج کے ہیں اور
اس کے احرام کے احکام بھی مثل احرام حج کے ہیں۔ جو چیزیں وہاں حرام
و مکروہ اور مسنون و مباح ہیں وہ یہاں بھی ہیں۔ البتہ ان امور میں حج اور
عمرہ میں فرق ہے۔ حج کے لئے ایک خاص وقت معین ہے۔ عمرہ تمام سال میں
ہو سکتا ہے۔ صرف پانچ روز یعنی نویں ذی الحجہ سے تیرہ تک مکروہ ہے۔ حج
فرض ہے۔ عمرہ فرض نہیں۔ حج فوت ہو جاتا ہے۔ عمرہ فوت نہیں ہوتا۔
حج میں وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور نمازوں کو اکٹھا پڑھنا اور خطبہ ہے۔
عمرہ میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔ حج میں طواف قدوم اور طواف وداع ہوتا
ہے۔ عمرہ میں دونوں نہیں ہوتے۔ عمرہ فاسد کرنے سے یا جنابت کی حالت
میں طواف کرنے سے بکری ذبح کرنا کافی ہے اور حج میں کافی نہیں۔ عمرہ کی
میقات تمام لوگوں کیلئے حل ہے بخلاف حج کے۔ کہ اہل مکہ کو حج کا احرام
حرم سے باندھنا ہوتا ہے۔ عمرہ میں طواف شروع کرنے کے وقت تلبیہ

موقوف کیا جاتا ہے۔ اور حج میں جمرۂ اخری کی رمی شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے۔

فرائض عمرہ عمرہ میں دو فرض ہیں ایک احرام۔ دوسرا طواف۔ اور احرام کے لئے تلبیہ اور نیت دونوں فرض ہیں اور طواف کے لئے صرف نیت فرض ہے۔

واجبات عمرہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا سر کے بال منڈانا یا کٹانا۔

مسائل عمرہ عمرہ تمام سال میں کرنا جائز ہے۔ صرف پانچ روز یعنی (۹ ذی الحجہ سے ۱۳ تک) میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر ان ایام میں احرام نہیں باندھا بلکہ پہلے سے احرام بندھا ہوا تھا تو پھر مکروہ نہیں۔ مثلاً کوئی شخص پہلے سے احرام باندھکر آیا اور اسکو حج نہیں ملا اور اس نے ان ایام میں عمرہ کر لیا تو مکروہ نہیں۔ لیکن اس کے لئے بھی مستحب یہ ہے کہ ان پانچ روز کے بعد عمرہ کرے۔

قران یعنی حج اور عمرہ کو ایک ساتھ کرنا

قران کے معنی لغت میں دو چیزوں کو ملانے کے ہیں۔ اور اصطلاح میں حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھکر ایک ساتھ حج و عمرہ کرنے کو قران کہتے ہیں کیونکہ اس صورت میں حج اور عمرہ دونوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔

قران کا طریقہ قران کا طریقہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات پر پہنچکر یا اس سے پہلے غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام کے

کپڑے پہنکر دو رکعت نماز سر ڈھانک کر پڑھو۔ سلام کے بعد سر کھولو اور قبلہ رُخ بیٹھ کر دل میں حج اور عمرہ دونوں کے احرام کی نیت کرو۔ اور زبان سے یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ ۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ۔ پھر دوسری دفعہ لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ الخ پڑھو۔

اور باقی احکام احرام عمرہ کے سب ہی ہیں جو مفرد کے لئے ہیں ہر چیز کو اس کے بیان میں دیکھ لو۔ جو احکام قرآن کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو ہم آگے بیان کرینگے۔

جب مکہ پہنچو تو مکہ میں داخل ہونیکے آداب کا لحاظ رکھو۔ اس کے بعد مسجد حرام میں مسجد کے آداب کے مطابق باب السلام سے داخل ہو کر اول عمرہ کا طواف مع اضطباع اور رمل کے کرو۔ طواف سے فارغ ہو کر نماز طواف اور آب زمزم وغیرہ سے فارغ ہو کر حجر اسود کا استلام کر کے باب الصفا سے نکلکر عمرہ کی سعی کرو۔ سعی کے بعد عمرہ کے افعال پورے ہوگئے۔ لیکن عمرہ کی سعی کے بعد حجامت نہ بنواؤ۔ کیونکہ تم نے حج کا احرام بھی باندھا ہے۔ سعی کے بعد فوراً یا ٹھہر کر وقوف عرفہ سے پہلے پہلے طواف قدوم کرو اور اسکے بعد اگر حج کی سعی بھی کرنی ہو تو اس میں رمل اور اضطباع کرو ورنہ مت کرو۔ لیکن طواف قدوم کے بعد قارن کو سعی کرنا افضل ہے۔ اگر طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہوگی۔

عمرہ اور طوافِ قدوم سے فارغ ہو کر احرام باندھے ہوئے مکہ قیام کرو۔ اس کے بعد آٹھویں تاریخ کو منیٰ جاؤ اور نویں کو عرفات جاؤ۔ منیٰ عرفات اور مزدلفہ کے احکام میں قِران اور افراد میں کچھ فرق نہیں۔ اسلئے سب افعال اسی طرح کرو جس طرح مفرد کرتا ہے۔ پھر دسویں کو منیٰ آکر صرف جمرۂ اخری کی رمی کرو۔ اس کے بعد قِران کے شکریہ میں قربانی کرو۔ اسکے بعد سر کے بال منڈواؤ یا کٹاؤ۔ بس حجامت کے بعد تم حلال ہو گئے اور علاوہ عورت سے صحبت و بوس وکنار کے وہ سب چیزیں جو احرام کی وجہ سے منع تھیں جائز ہو گئیں۔ اس کے بعد اگر دس ذی الحجہ کو طوافِ زیارۃ کر سکتے ہو تو مکہ جاکر طوافِ زیارت کرو۔ دسویں کو کرنا افضل ہے۔ ورنہ بارہ ذی الحجہ کے غروب سے پہلے پہلے کر لینا ضروری ہے اور طواف زیارت کے بعد منیٰ واپس آکر گیارہ بارہ کو تینوں جمرات کی رمی زوال کے بعد کرو۔ اور اگر تیرہ کو بھی منیٰ میں ٹھیرنا ہو تو پھر تینوں جمرات کی رمی زوال کے بعد کرو اور اگر بارہ کو جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔ . . . .

. . . .

جب منیٰ سے آؤ تو راستہ میں وادی محصب میں اگر ہو سکے تو ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھو اور ذرا لیٹ کر مکہ آؤ۔ ورنہ جسقدر ہو سکے گو ایک لحظہ ہی ہو وہاں ٹھہر جاؤ۔ یہاں ٹھہرنا سنت ہے۔ اس کے بعد مثل مفرد کے طوافِ وداع وغیرہ کرو۔ بس حج قِران ہو گیا۔

تمتع یعنی اوّل عمرہ اور اسکے بعد حج کرنا

تمتع کے معنی لغت میں نفع اٹھانا۔ اور شرعاً تمتع یہ ہے کہ عمرہ یا اکثر طواف عمرہ کا حج کے مہینوں میں کرکے وطن جانے سے پہلے بغیر احرام کھولنے کے اگر ہدی (دم تمتع) ساتھ لیگیا ہو یا احرام کھول کر اگر ہدی ساتھ نہ ہو۔ حج کا احرام باندھکر حج کرنا۔

اس کو تمتع اسواسطے کہتے ہیں کہ تمتع کرنے والا احرام عمرہ اور حج کے درمیان ان چیزوں سے جو احرام کی وجہ سے منع ہیں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ بخلاف قارن کے کہ وہ عمرہ سے فارغ ہوکر بھی محرم رہتا ہے اور ان چیزوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تمتع قران سے افضل نہیں لیکن افراد سے افضل ہے۔

تمتع کا طریقہ

تمتع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول عمرہ کا احرام باندھکر حج کے مہینوں میں عمرہ کیا جائے۔ عمرہ سے فارغ ہوکر سر منڈا کر حلال ہو جائے۔ (اگر ہدی تمتع ساتھ نہ ہو) اور حلال ہوکر مکہ میں قیام کرے یا اور کسی جگہ۔ مگر وطن نہ جائے۔ جب حج کا وقت آئے تو حج کا احرام باندھکر حج کرے۔ آٹھویں کو منیٰ جائے۔ اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء فجر منیٰ میں پڑھے۔ رات کو وہیں رہے۔ نویں کو سورج نکلنے کے بعد عرفات جائے اور وقوف عرفہ زوال سے غروب تک کرے۔ دسویں کی شب میں مزدلفہ رہے۔ دسویں کی صبح کو نماز اندھیرے میں پڑھکر دعا کرتا رہے اور جب بقدر دو رکعت کے سورج نکلنے میں وقت رہجائے تو مزدلفہ سے منیٰ کو چلدے

اور سات کنکری یہاں سے چن لے اور وادی محسّر سے دوڑ کر نکل جائے۔
منیٰ میں آکر جمرہ اخری کی رمی کرے۔ پھر دم تمتع ذبح کرے۔ اس کے بعد
سر منڈائے یا کتروائے۔ پھر طواف زیارت کرے اور اول کے تین پھیروں میں
رمل کرے۔ اضطباع نہ کرے۔ طواف کے بعد سعی کرے۔ پھر بارہ یا تیرہ ذی الحجہ
تک منیٰ میں قیام کرے اور ہر روز زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرے۔ پھر
منیٰ سے واپسی میں محصب میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء پڑھے۔ پھر ذرا لیٹ کر
مکہ آئے۔ اگر اتنا نہ ہو سکے تو تھوڑی دیر ہی ٹھہر جائے۔ پھر مکہ سے چلتے
وقت طواف وداع کرے۔ اور پوری تفصیل اِن سب احکامِ حج کی حج افراد
کے بیان میں۔ اور عمرہ کی عمرہ کے بیان میں دیکھو۔ سب آداب و سنن کا لحاظ
رکھا جائے اور ہر چیز کا بیان اچھی طرح سے دیکھ لیا جائے۔ اگر متمتع کے
ساتھ ہدی تمتع بھی ہو تو عمرہ کرنے کے بعد سر نہ منڈائے اسی طرح رہے آٹھویں
کو حج کا احرام باندھے اور عمرہ کے افعال کے بعد کوئی جنایت نہ کرے ورنہ
دم واجب ہو گا۔

نقشہ افعال عمرہ اور افعال حج

عمرہ اور افراد و تمتع و قران کے جملہ مناسک مختصر طریقہ سے فہرست کے
طور پر ترتیب وار علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں۔ حاجی کو چاہیئے کہ اس فہرست کو
عمرہ اور حج کے وقت ساتھ رکھے اور ہر چیز کے احکام اس کے کرتے وقت اسکے
بیان میں دیکھ لے۔ اس فہرست میں طواف قدوم کے علاوہ باقی افعال صرف

وہ شمار کئے گئے ہیں جو شرط یا رکن یا واجب ہیں باقی سنن اور مستحبات کو شمار نہیں کیا گیا کیونکہ انکی فہرست بہت طویل ہے ان کا ذکر ہر چیز کے بیان میں ہو چکا ہے وہاں دیکھو۔

افعال عمرہ

۱	احرام عمرہ	شرط
۲	طواف مع رمل ؎	رکن
۳	سعی	واجب
۴	سر منڈانا یا کتروانا	واجب

افعال حج افراد

۱	احرام	شرط
۲	طواف قدوم	سنت
۳	وقوفِ عرفہ	رکن
۴	وقوفِ مزدلفہ	واجب
۵	رمی جمرہ عقبہ	واجب
۶	قربانی	اختیاری
۷	سر منڈانا	واجب
۸	طوافِ زیارت	رکن
۹	سعی	واجب
۱۰	رمی جمار	واجب
۱۱	طواف وداع	واجب

تنبیہات

(۱) قارن کے لئے سعی طواف قدوم کے بعد افضل ہے۔ اگر اسکے بعد سعی کرنیکا ارادہ نہ ہو تو رمل اور اضطباع بھی نہ کرے اور سعی طوافِ زیارت کے بعد کرے۔

(۲) طواف وداع اہل مکہ پر واجب نہیں۔

(۳) اکثر ہندوستانی لوگ چونکہ ہدی ساتھ نہیں لیجاتے اسلئے ہمنے احکام تمتع کے اسی صورت کے لکھے ہیں اگر کسی کے ساتھ ہدی ہو تو اسکو عمرہ کی سعی کے بعد سر منڈانا نہ ہوگا بلکہ اسی طرح احرام رہیگا اور آٹھویں کو دوسرا احرام حج کا باندھنا ہوگا۔

؎ رمل سنت ہے ۱۲ منہ

(۴) افراد کرنے والا اگر سعی طوافِ قدوم کے بعد کرے تو طوافِ قدوم میں رمل اور اضطباع بھی کرے۔ مگر افضل یہ ہے کہ سعی طوافِ زیارت کے بعد کرے۔

افعالِ قران			افعالِ تمتع جبکہ ہدی ساتھ نہ ہو		
۱	احرام حج و عمرہ	شرط	۱	احرام عمرہ	شرط
۲	طواف عمرہ مع رمل	رکن	۲	طواف عمرہ مع رمل	رکن
۳	سعی عمرہ	واجب	۳	سعی عمرہ	واجب
۴	طواف قدوم مع رمل	سنت	۴	سر منڈانا	واجب
۵	سعی	واجب	۵	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
۶	وقوف عرفہ	رکن	۶	وقوف عرفہ	واجب
۷	وقوف مزدلفہ	واجب	۷	وقوف مزدلفہ	واجب
۸	رمی جمرہ عقبہ	واجب	۸	رمی جمرہ عقبہ	واجب
۹	قربانی	واجب	۹	قربانی واجب	واجب
۱۰	سر منڈانا	واجب	۱۰	سر منڈوانا	واجب
۱۱	طواف زیارت	رکن	۱۱	طواف زیارت	رکن
۱۲	رمی جمار	واجب	۱۲	سعی	واجب
۱۳	طواف وداع	واجب	۱۳	رمی جمار	واجب
			۱۴	طوافِ وداع	واجب

جنایاتِ احرام و حرم اور اُن کی جزاء

جنایات۔ جنایت کی جمع ہے۔ اسکے معنے لغت میں قصور اور خطاء کے ہیں اور حج کے احکام میں ہر اس فعل کو جنایت کہتے ہیں جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہو۔ ایسا فعل کرنا گناہ ہے۔ اور اسکے بدلہ میں جو چیز واجب ہوتی ہے وہ اس کی جزاء کہلاتی ہے اس سے وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

جنایاتِ احرام احرام کی جنایات آٹھ ہیں (۱) خوشبو لگانا (۲) سِلا ہوا کپڑا پہننا (۳) سر اور چہرہ ڈھانکنا (۴) بال دور کرنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) عورت سے ہمبستری کرنا (۷) واجباتِ حج سے کسی واجب کو چھوڑنا (۸) خشکی کے جانور کو شکار کرنا۔

جنایاتِ حرم حرم کی جنایات دو ہیں (۱) حرم کے جانور کو چھیڑنا۔ یعنی اس کو کسی قسم کی تکلیف پہنچانا یا اس کا شکار کرنا (۲) حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔

مختصر طریقہ سے ہم ان سب چیزوں کو بیان کرتے ہیں۔ اوّل چند قاعدے بیان کئے جاتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے۔

(۱) جنایت کا ارتکاب اگر بلا عذر کیا جائے اور پورے طریقہ پر وہ فعل کر لیا جائے تو دم کا واجب ہونا متعین ہے۔ اگر پورے طور پر نہ کیا بلکہ ناقص طریق سے کیا تو صدقہ کا وجوب متعین ہے۔

(۲) اگر کوئی فعل عذر کی وجہ سے اور کامل طور سے کیا تو دم یا روزہ یا

صدقہ بطور تخییر واجب ہوتا ہے۔ یعنی تینوں میں سے جو چاہے ادا کرسکتا ہے اگر عذر کی وجہ سے ناقص طور پر یہ فعل کیا جائے تو دم واجب نہ ہوگا روزہ یا صدقہ واجب ہوگا۔ یعنی اختیار ہوگا کہ صدقہ دیدے یا روزہ رکھے۔

(۳) جزاء میں جس جگہ مطلق دم بولا جائے تو اس سے مراد ایک بکری ہوتی ہے۔ گائے اور اونٹ کا ساتواں حصہ بھی اس کے قائم مقام ہوسکتا ہے اور دم میں قربانی کے تمام شرائط کا اعتبار ہوگا۔ سالم اونٹ یا گائے صرف دو جگہ واجب ہوتی ہے۔ ایک تو جنایت حیض و نفاس کی حالت میں طواف زیارت کرنا۔ دوسرے وقوفِ عرفہ کے بعد سر منڈانے سے پہلے عورت سے ہمبستر ہونا۔

(۴) جس جگہ مطلق صدقہ بولا جائے اس سے گیہوں کا آدھا صاع یا جو کا ایک صاع مراد ہوتا ہے۔ اور جس جگہ صدقہ کی مقدار متعین کر دی جائے اس سے مراد خاص وہی مقدار ہوتی ہے۔

(۵) ممنوعاتِ احرام اگر عذر کی حالت میں کئے جائیں تب بھی جزاء واجب ہوتی ہے۔

(۶) حج کا کوئی واجب بلا عذر چھوٹ جائے تو اس کی بھی جزاء واجب ہوتی ہے۔ ہاں عذر کی وجہ سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو جزاء واجب نہیں ہوتی۔

(۱) خوشبو لگانا	ایک پورے بڑے عضو کو یا کئی اعضاء کو ایک مجلس میں کوئی خوشبو مثلاً کافور، مشک، گلاب، زعفران، چنبیلی

وغیرہ یا تل کا یا زیتون کا تیل یا اور کوئی خوشبودار تیل لگا لیا جائے۔ یا ایک بالشت طول و عرض میں کپڑے پر خوشبو لگا لی جائے یا اتنی خوشبو لگائی جائے کہ منہ کے اکثر حصّہ میں لگ جائے یا اپنے کپڑے میں خوشبو کی بہت مقدار باندھی جائے تو دم واجب ہوگا۔ اگر چھوٹا عضو ہو جیسے ناک کان۔ آنکھ پر خوشبو لگائی یا بڑے عضو جیسے سر۔ ران۔ پنڈلی وغیرہ کے کچھ حصہ پر خوشبو لگائی سارے حصہ پر نہیں لگائی تو صدقہ واجب ہوگا۔ اگر کئی اعضاء کو کئی مجلسوں میں خوشبو لگائی جائے گی تو ہر ایک کا کفارہ مستقل ہوگا۔ پان میں لونگ، الائچی وغیرہ کھانا مکروہ ہے۔ اس کے کھانے کی کوئی جزا واجب نہ ہوگی۔

(۲) سِلا ہوا کپڑا پہننا احرام کی حالت میں ایسا سِلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے جو بدن کی ہیئت پر بنایا گیا ہو خواہ سی کر بنایا یا بُنکر یا کسی چیز سے چپکا کر اور سارے بدن کی برابر بنایا گیا ہو۔ یا کچھ حصّہ بدن کی برابر ہو جیسے پائجامہ۔ کُرتا۔ شروانی۔ بنیان۔ واسکوٹ وغیرہ چادر یا لنگی اگر بیچ میں سے سِلی ہو تو جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ احرام کے کپڑے میں سِلائی بالکل نہ ہو۔

سِلا ہوا کپڑا جس طریق سے عام طور پر پہنا جاتا ہے اگر پُورا ایکدن یا پوری ایک رات پہنا جائیگا تو دم واجب ہوگا اور اس سے کم میں صدقہ ہوگا۔ ایک گھنٹہ پہننے پر نصف صاع صدقہ ہوگا۔ اور گھنٹے سے کم میں ایک مٹھی گیہوں دیدینا کافی ہے۔ اگر ایک روز سے زیادہ پہنا جائے تب بھی ایک ہی

دم واجب ہوگا اگرچہ کتنے ہی روز پہنا جائے۔ اگر رات کو اس نیت سے کپڑا پہنکر نکالدیا کہ صبح کو پھر پہنوں گا اور اسیطرح روزانہ رات کو نکالتا رہا اور دن کو پہنتا رہا تو ایک ہی کفّارہ واجب ہوگا۔ اگر اس نیت سے نکالا کہ اب نہیں پہنوں گا اور پھر پہن لیا تو دوسرا کفارہ واجب ہوگا۔

تیسرے دن بخار جاڑا آتا ہے۔ یا کوئی دشمن مقابلہ میں ہے اور اسکی وجہ سے روز کپڑا پہننا اور نکالنا پڑتا ہے تو یہ ایک ہی سبب شمار ہوگا اور ایک ہی کفّارہ واجب ہوگا۔ اور اگر کوئی دوسرا بخار یا دوسرا دشمن آگیا تو دوسرا سبب شمار ہوگا اور اس کی وجہ سے دوسرا کفارہ دینا ہوگا۔

اگر کرتے کو چادر کی طرح لپیٹ لیا یا لنگی کی طرح باندھ لیا یا شلوار کو لپیٹ لیا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ سلے ہوئے کپڑے کے پہننے کا جو طریقہ ہے اس کے خلاف پہننے سے جزا واجب نہ ہوگی۔

اگر چوغہ یا قبا مونڈھوں پر ڈال لی اور بٹن نہیں لگائے اور نہ ہاتھ آستینوں میں ڈالے تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ لیکن اس طرح پہننا بھی مکروہ ہے اور اگر بٹن لگائے یا ہاتھ آستینوں میں ڈال لیے تو ایک دن یا رات پہننے کی صورت میں دم واجب ہوگا اور کم میں صدقہ۔

چادر کو رسّی سے باندھنے سے کچھ واجب نہ ہوگا لیکن مکروہ ہے۔

(۳) سر اور چہرہ کو ڈھانکنا

مرد کو احرام میں سر اور منہ دونوں ڈھانکنا منع ہے اور عورت کے لئے صرف چہرہ ڈھانکنا منع ہے تو اگر مرد نے احرام کی حالت میں سارا سر یا چہرہ یا چوتھائی

سر یا چوتھائی چہرہ کسی ایسی چیز سے ڈھانکا جس سے عادتاً ڈھانکتے ہیں
جیسے عمامہ۔ ٹوپی۔ یا اور کوئی کپڑا سلا ہوا ہو یا بغیر سلا سوتے یا جاگتے
قصداً ہو یا بھول کر۔ راضی سے ہو یا زبردستی سے خود ڈھانکا ہو یا کسی دوسرے
نے۔ عذر سے ہو یا بلا عذر بہر صورت جزاء واجب ہو گی۔

اگر ایک دن یا رات کامل یا اس سے زیادہ سر یا چہرہ یا ان کا چوتھائی
حصہ کسی کپڑے سے ڈھانکا یا عورت نے صرف چہرہ کو ڈھانکا تو ایک دم
واجب ہو گا۔ اور اگر چوتھائی حصے سے کم ڈھانکا یا ایک دن یا رات سے کم
ڈھانکا تو صدقہ واجب ہو گا۔

اگر سر کو ایسی چیز سے چھپایا کہ عادت اور معمول اس سے چھپانے کا نہیں
(جیسے طشت، پیالہ، ٹوکرا، پتھر، ڈھیلا، لوہا، تانبا، پیتل، چاندی، سونا
لکڑی، شیشہ وغیرہ) سارا چھپایا۔ یا تھوڑا۔ تو اس سے کچھ واجب نہ ہو گا۔
اگر کیچڑ سر کو لگائی تو جزاء واجب ہو گی۔

محرم کے سونے کی حالت میں کسی نے اس کا سر ڈھانک دیا۔ یا کپڑا پہنا دیا۔
تو اگر بلا عذر کے ایسا ہوا تو دم کا وجوب حتمی ہو گا اور اگر عذر کی وجہ سے کیا تو
اختیاری اور یہ دم محرم پر ہو گا۔

(۴) بال مونڈنا اور کترنا

بال مونڈنا، کترنا، اُکھاڑنا، نورہ یا بال صفا
سے دور کرنا۔ جلانا۔ سب کا ایک حکم ہے
جزاء میں کچھ فرق نہیں ہے۔

خود بال مونڈے یا منڈوائے زبردستی سے یا خوشی سے قصداً یا بھول کر

سب صورتوں میں جزا دو واجب ہوگی۔

اگر چوتہائی سر یا ڈاڑھی یا اس سے زیادہ کے بال احرام کھولنے کے وقت سے پہلے دور کئے کرائے تو دم واجب ہے، اور اس سے کم میں صدقہ ہے۔

عورت نے اگر حلال ہونے کے وقت سے پہلے ایک انگل کی برابر چوتھائی سر یا اس سے زیادہ کے بال کتروائے تو دم واجب ہے اور چوتہائی سے کم میں صدقہ ہے۔

تمام گردن یا ایک پوری بغل یا زیرناف کے بال دُور کرنے سے دم واجب ہے اور اس سے کم میں صدقہ ہے۔ تمام سینہ یا تمام ران یا ساری پنڈلی کے بال مونڈے یا دونوں لبیں کتروائیں تو صدقہ ہے۔

اگر پچھنے لگوانے کی جگہ مونڈ کر پچھنے لگوائے تو دم واجب ہے اور اگر صرف اس جگہ کو منڈایا یا پچھنے نہیں لگوائے تو صدقہ ہے۔

اگر گنجے کے سر میں بقدر چوتہائی سر کے بال ہوں اور اسکو منڈوائے تو دم واجب ہے اور اگر کم ہوں تو صدقہ ہے۔

ایک مجلس میں سر، ڈاڑھی، دونوں بغل، اور تمام بدن کے بال منڈائے تو ایک ہی دم ہوگا۔ اور اگر مختلف مجلسوں میں منڈائے تو ہر ایک مجلس کا علیحدہ حکم ہوگا اور ہر ایک جزا کا مستقل اعتبار ہوگا۔

سر منڈایا اور دم دیدیا۔ اس کے بعد ڈاڑھی منڈائی تو دوسرا دم واجب ہوگا

اگر وضو کرتے ہوئے یا اور کسی طرح سر یا ڈاڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی گیہوں دیدے۔ اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی دے۔

اور اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو آدھا صاع صدقہ کر دے۔

اگر محرم حلال کا سر مونڈے تو حلال پر کچھ نہیں۔ محرم کچھ تھوڑا سا صدقہ کر دے۔ اور اگر حلال نے محرم کا سر مونڈا تو محرم پر دم ہے اور حلال پر صدقہ کامل (نصف صاع گیہوں) ہے۔

پڑوال آنکھ سے دور کرنا جائز ہے اسکے دور کرنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

(۵) ناخن کاٹنا اگر ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں یا چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن ایک مجلس میں کاٹے تو ایک دم لازم ہوگا۔ اور اگر چاروں اعضاء کے چار مجلسوں میں کاٹے تو چار دم لازم ہونگے۔ اسی طرح ایک مجلس میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے اور دوسری مجلس میں دوسرے ہاتھ کے تو دو دم لازم ہونگے۔

اگر پانچ ناخن سے کم کاٹے یا پانچ ناخن متفرق کاٹے مثلاً دو ایک ہاتھ کے اور تین دوسرے کے یا سولہ ناخن متفرق چار چار۔ چاروں ہاتھ پاؤں کے کاٹے تو تینوں صورتوں میں ہر ناخن کے بدلے پورا صدقہ (نصف صاع) واجب ہوگا۔ لیکن اگر سب ناخنوں کا صدقہ دم کی قیمت کی برابر ہو جائے۔ تو کچھ کم کر دینا چاہیئے تاکہ دم کی قیمت سے کم ہو جائے اور قلیل کثیر کا ایک حکم نہ ہو جائے۔ ٹوٹے ہوئے ناخن کو توڑنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

(۶) جماع وغیرہ کرنا شہوت سے عورت یا کسی لڑکے کا بوسہ لیا یا لپٹا یا ہاتھ لگایا۔ یا صحبت قبل اور دبر کے علاوہ اور کسی جگہ کی یا شرمگاہ سے شرمگاہ ملائی تو دم واجب ہوگا انزال ہو

یا نہ ہو اور حج فاسد نہ ہو گا۔

اگر عورت کی طرف شہوت سے دیکھا یا دل میں تصور کیا اور انزال ہو گیا یا احتلام ہو گیا تو کچھ لازم نہ ہو گا لیکن غسل واجب ہو گا۔

ہاتھ سے منی نکالی یا جانور سے جماع کیا یا مردہ عورت سے یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جو قابلِ شہوت نہیں ہے جماع کیا تو اگر انزال ہو گیا تو دم واجب ہے ورنہ کچھ واجب نہ ہو گا اور حج بھی فاسد نہ ہو گا۔

واجباتِ حج میں سے کسی واجب کو ترک کرنا

طواف بلا وضو کرنا

اگر پورا یا اکثر طوافِ زیارت بے وضو کیا تو دم دے اور اگر طوافِ قدوم یا طوافِ وداع یا طوافِ نفل بلا وضو کیا تو ہر پھیرے کے لئے آدھا صاع صدقہ دے۔ اور اگر تمام پھیروں کا صدقہ دم کی برابر ہو جائے تو کچھ تھوڑا سا کم کر دے اور اگر ان تمام صورتوں میں وضو کر کے طواف کا اعادہ کر لیا تو کفارہ اور دم ساقط ہو جائیگا۔

اگر بدن یا کپڑے پر طوافِ فرض یا واجب یا نفل کرتے وقت نجاست لگی ہوئی تھی تو کچھ واجب نہ ہو گا لیکن مکروہ ہے۔

جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا

اگر پورا یا اکثر طوافِ زیارت جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا تو بدنہ (یعنی ایک اونٹ یا ایک گائے سالم) واجب ہو گا اور اگر طوافِ قدوم یا طوافِ وداع یا طوافِ نفل ان حالتوں میں

کیا تو ایک بکری واجب ہوگی اور ان سب صورتوں میں طہارت کیساتھ طواف کا اعادہ کر لینے سے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ جو طواف جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا ہو اس کا اعادہ واجب ہے، اور جو بے وضو کیا ہو اسکا اعادہ مستحب ہے۔

طوافِ عمرہ جنابت وغیرہ میں کرنا طوافِ عمرہ پورا یا اکثر یا اقل اگرچہ ایک ہی چکر ہو۔ اگر جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں یا بے وضو کیا تو دم واجب ہوگا۔ طوافِ عمرہ میں بدنہ اور صدقہ واجب نہیں ہوتا اور حدث و جنابت اور قلیل و کثیر کے احکام میں بھی کچھ فرق نہیں۔ عمرہ کے کسی واجب کے ترک کرنے سے بدنہ یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف دم (یعنی ایک بکری یا ساتواں حصہ گائے یا اونٹ کا) واجب ہوتا ہے۔ لیکن عمرہ کے احرام میں ممنوعاتِ احرام کے ارتکاب سے مثل احرام حج کے صدقہ واجب ہوتا ہے۔

طوافِ زیارۃ وغیرہ کے کچھ چکر چھوڑنا یا سارا چھوڑنا طوافِ زیارت کے ایک یا دو یا تین چکر چھوڑنے سے دم واجب ہو گا لیکن اگر طوافِ وداع ایام نحر میں کر لیا تو طوافِ زیارت کو طوافِ وداع سے پورا کریں گے اور دم ساقط ہو جائیگا اور طوافِ وداع کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے ہر پھیرے کے بدلہ میں پورا صدقہ یعنی نصف صاع دینا ہو گا۔ اور اگر ایام نحر کے بعد طوافِ وداع کیا تو بھی طوافِ زیارت کو پورا کریں گے۔ لیکن طوافِ فرض کے چکروں کو ایام نحر سے

موخر کرنے کی وجہ سے ہر پھیرے کے بدلے میں پورا صدقہ دینا ہوگا اور طوافِ وداع کے چکر چھوٹ جانے کی وجہ سے دوسرا صدقہ اور دینا ہوگا۔ اگر طوافِ زیارت کے چار چکر یا پورا طواف چھوڑ دیا تو ساری عمر عورت حلال نہ ہوگی۔ اور عورت کے حق میں احرام باقی رہے گا اور اسی احرام سے اگر طواف کرنا واجب ہوگا بدل دینا کافی نہ ہوگا جب ادا کریگا اسوقت عورت حلال ہوگی اور اس حالت میں اگر جماع کرے گا تو ہر جماع کے بدلہ مجلس مختلف ہونے کی صورت میں ایک دم واجب ہوگا۔ اگر طوافِ قدوم یا طوافِ وداع کا ایک چکر یا دو یا تین چکر ترک کئے تو ہر چکر کے بدلہ پورا صدقہ واجب ہوگا اور اگر چار چکر یا زیادہ چھوڑ دئے تو دم واجب ہوگا۔ اور طوافِ قدوم بالکل چھوڑنے کی وجہ سے کچھ واجب نہ ہوگا۔ لیکن چھوڑنا مکروہ اور بُرا ہے۔

واجباتِ سعی کو چھوڑنا اگر پوری سعی یا اکثر چکر سعی کے بلا عذر ترک کئے یا بلا عذر سوار ہو کر کئے تو حج ہوگیا لیکن دم واجب ہوگا۔ اور پیدل اعادہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر عذر کیوجہ سے ترک کیا یا سوار ہو کر کیا تو کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر بلا عذر ایک یا دو یا تین چکر سعی کے چھوڑ دئے یا سوار ہو کر کئے تو ہر چکر کے بدلہ صدقہ لازم ہوگا۔

عرفہ سے غروب سے پہلے نکلنا وقوفِ مزدلفہ ترک کرنا اگر عرفہ سے غروب سے پہلے نکل گیا تو دم واجب ہوگا اگرچہ بھاگے ہوئے اونٹ کو پکڑنے کے لئے نکلا ہو۔ البتہ اگر غروب سے پہلے عرفہ میں واپس آگیا تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر غروب کے بعد آیا تو دم

ساقط نہ ہوگا۔ اگر وقوفِ مزدلفہ بلا عذر ترک کیا تو دم واجب ہوگا اور اگر عذر کیوجہ سے ترک کیا یا عورت نے ہجوم کے خوف سے ترک کیا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

واجبات رمی ترک کرنا

اگر چاروں دن کی رمی بالکل ترک کر دے یا ایک روز کی رمی ساری ترک کر دے اگرچہ دسویں تاریخ ہی کی ہو یا اکثر کنکریاں ایک روز کی رمی ساری ترک کر دے مثلاً دسویں کی رمی سے چار کنکریاں یا گیارہ کنکریاں اور دنوں کی رمی سے ترک کر دیں تو سب صورتوں میں دم واجب ہوگا اور اگر ایک دن کی رمی سے تھوڑی کنکریاں ترک کر دے جیسا کہ تین یا اس سے کم دسویں کو اور دس یا اس سے کم اور دنوں میں تو ہر کنکر کے بدلے پورا صدقہ واجب ہوگا۔ البتہ اگر مجموعہ دم کی برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔

حرم سے باہر سر منڈانا

اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کیلئے حرم سے باہر منڈایا۔ یا حج کے احرام سے حلال ہونے کیلئے حرم سے باہر ایام نحر میں سر منڈایا تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر حج میں خارج حرم ایام نحر کے بعد سر منڈایا تو دو دم واجب ہونگے ایک حرم سے خارج سر منڈانیکا دوسرا تاخیر کا عمرہ کرنے والا یا حج کرنے والا اگر حد حرم سے نکل جائے اور پھر حرم میں واپس آ کر سر منڈائے تو کچھ واجب نہ ہوگا لیکن حاجی اگر ایام نحر کے بعد حرم میں آ کر سر منڈائیگا تو ایک دم تاخیر کا واجب ہوگا۔ اگر مفرد یا قارن یا متمتع نے رمی سے پہلے سر منڈایا۔ یا قارن اور متمتع نے ذبح سے پہلے سر منڈایا۔ یا قارن اور متمتع نے رمی سے پہلے ذبح کیا تو دم واجب ہوگا کیونکہ ان چیزوں میں ترتیب واجب ہے، مفرد کیلئے صرف رمی اور سر منڈانے میں ترتیب واجب ہے کیونکہ ذبح اسپر واجب نہیں ہے اور قارن و متمتع کو

تینوں (یعنی رمی اور ذبح اور سر منڈانا) میں ترتیب واجب ہے، اول رمی کریں اسکے بعد ذبح کریں اسکے بعد سر منڈائیں۔ اگر تقدیم و تاخیر کی تو دم واجب ہوگا۔

خشکی کے جانور کا شکار کرنا اور اسکو ایذا دینا

خشکی کے جانور سے مراد وہ جانور ہے جسکی پیدائش خشکی میں ہو اگرچہ بعد میں دریا میں رہنے لگا ہو اور دریائی جانور سے مراد وہ جانور ہے جسکی پیدائش پانی میں ہو اگرچہ بعد میں خشکی میں رہنے لگا ہو۔ اعتبار اصل پیدائش کا ہے بعد میں دریا یا خشکی میں رہنے سے اصلیت نہ بدلیگی۔ خشکی کا شکار محرم کیلئے حرام ہے اسکے شکار سے جزا واجب ہوگی۔ مگر جو جانور اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اُن کے شکار سے جزا واجب نہ ہوگی۔ اور دریائی جانور کا شکار محرم کیلئے جائز ہے اس کے شکار سے کچھ واجب نہ ہوگا۔ محرم کیلئے کسی دوسرے شخص کو دلالت یا اشارہ شکار کیطرف کرنا بھی حرام ہے اگر دلالت یا اشارہ کریگا خواہ اول مرتبہ یا دوسری مرتبہ اور سہواً ہو یا قصداً۔ شکار مباح ہو یا مملوک بہر صورت جزا واجب ہوگی۔ دلالت سے مراد زبان سے بتا دینا ہے کہ فلاں جگہ شکار ہے۔ محرم سے شکاری نے ذبح کرنے کیلئے چھری۔ چاقو۔ تیر۔ نیزہ وغیرہ مانگا۔ یا شکاری کو شکار کا حکم کیا تو جزا واجب ہوگی۔ لیکن اگر بلا اِس کے تیر۔ چھری۔ چاقو وغیرہ دینے کے بھی وہ اسکو کسی چیز سے ذبح کر سکتا تھا تو دینے والے پر جزا واجب نہ ہوگی لیکن مکروہ ہے۔ جو جانور دریا میں پیدا ہوا اور خشکی میں رہتا ہے جیسے دریائی کتا، مینڈک، کیکڑا، ناکا، کچھوا وغیرہ اسکا شکار جائز ہے۔ لیکن مچھلی کے علاوہ اور دریائی جانوروں کا کھانا حرام ہے۔ خشکی کا شکار اگرچہ حرام ہو اس کے مارنے سے جزا واجب ہوگی۔ بھیڑیا کوا عقعق کے

علاوہ چیل۔ بچھو۔ سانپ۔ چوہا۔ کتا اگرچہ وحشی ہو۔ شہری بلی۔ چھوٹی مچھر۔ پسو۔ چچڑی۔ پروانہ۔ گوہ۔ گرگٹ۔ مکھی۔ چھپکلی۔ بھڑ۔ نیولا۔ اور سب حشرات الارض اور زہریلے جانوروں کے مارنے سے جزا واجب نہ ہوگی خواہ حرم میں مارے یا حل میں۔ لیکن جو چیز ایذا نہ دے اس کا قتل کرنا جائز نہیں۔

شکار کا انڈا توڑنا

شکار کا انڈا توڑنے سے انڈے کی قیمت واجب ہوگی بشرطیکہ گندا نہ ہو۔ اگر گندہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

شکار کا انڈا توڑا اور اس میں مرا ہوا بچہ نکلا تو اگر یہ توڑنے کی وجہ سے مرا ہے تو صرف زندہ بچہ کی قیمت واجب ہوگی انڈے کے بدلہ میں کچھ نہ ہوگا۔ اور اگر توڑنے سے پہلے ہی مرا ہوا تھا تو انڈا اور بچہ دونوں میں سے کسی کی بھی جزا واجب نہ ہوگی اور اگر یہ پتہ نہیں چلا کہ توڑنے کی وجہ سے مرا ہے یا پہلے سے مرا ہوا تھا تو زندہ بچہ کی قیمت احتیاطاً ادا کرے۔ شکار کو انڈوں سے بھگا دیا اور انڈے خراب ہو گئے تو جزا واجب ہوگی۔ جانور کی اون کاٹی یا دودھ نکالا اور خود پی لیا تو اون اور دودھ کی قیمت واجب ہوگی۔

شکار کی جزا

شکار کی جزا یہ ہے کہ دو مسلمان عادل شکاری کے علاوہ اسکی قیمت کا اندازہ لگائیں۔ ایک عادل شخص بھی قیمت کے اندازہ کے لئے کافی ہے۔ قیمت کی تشخیص میں امور ذیل کا لحاظ ضروری ہے:

(۱) قیمت کا اندازہ اسی مقام کے لحاظ سے کیا جائیگا جس جگہ شکار کو مارا ہے اگر وہ جنگل ہے اس جگہ اسکی قیمت کا اندازہ نہیں ہو سکتا تو قریب کی آبادی کے لحاظ سے قیمت لگائی جائے گی جس جگہ شکار فروخت ہو سکتا ہو۔ (۲) قیمت کی تشخیص

میں جگہ اور قتل کے زمانہ کا لحاظ ضروری ہوگا کیونکہ جگہ اور زمانہ کے تبدل سے قیمت میں فرق ہو جاتا ہے۔ (۳) قیمت لگانے میں پیدائشی حسن وخوبی کا اعتبار ہوگا۔ تعلیم کا اعتبار جزاء میں نہ ہوگا۔ لیکن مملوک ہونے کی صورت میں مالک کو اسکی قیمت تعلیم یافتہ ہونے کے لحاظ سے دلائی جائے گی۔

قیمت کا اندازہ کرانے کے بعد قاتل کو اختیار ہے کہ اس قیمت سے ہدی خرید کر حرم میں ذبح کرے یا گندم خرید کر ہر مسکین کو فطرہ کی مقدار جہاں چاہے دے۔ ہر مسکین کو فطرہ سے کم دینا جائز نہ ہوگا۔ یا ہر مسکین کو غلہ دینے کے عوض ایک ایک روزہ جس جگہ چاہے رکھے۔ اور اگر غلہ مقدار فطرہ سے کم بچے یا کسی جانور کی جزا میں ابتداءً اسقدر کم واجب ہو کہ فطرہ کی مقدار سے کم ہو مثلاً چڑیا کی قیمت، تو اسکو یا تو ایک مسکین مستقل کو دیدے یا ایک روزہ رکھے اور جزاء میں اباحت کے طور پر کھانا کھلا دینا بھی جائز ہے اور قیمت بھی دینی جائز ہے لیکن ہر مسکین قیمت فطرہ سے کم یا زیادہ دینا جائز نہیں اگر کم یا زیادہ دیا تو نفل ہوگا واجب نہ ہوگا۔ ہر روز ایک ہی مسکین کو بقدر فطرہ دینا بھی جائز ہے۔ جزاء میں غلہ یا اسکی قیمت اپنے اصول و فروع (یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اپنی اولاد) کو دینا جائز نہیں۔ اگر ہدی ذبح کرے تو اس کے لئے تمام شرائط قربانی کے ضروری ہیں۔ اور اختیار ہے کہ اس کا سارا گوشت ایک مسکین کو دے یا مختلف مساکین کو۔

جوں اور ٹڈی کو مارنا اگر ایک جوں ماری یا کپڑا دھوپ میں ڈالا تاکہ جوئیں مر جاویں یا کپڑا جوں مارنے کے لئے دھویا

تو ایک جوں کے عوض روٹی کا ایک ٹکڑا یا ایک کھجور دیدے اور دو تین کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں دیدے اور تین سے زیادہ کے عوض اگرچہ کتنی ہی ہوں پورا صدقہ یعنی نصف صاع دے۔ اگر کپڑا دھوپ میں ڈالا یا دھویا اور جوئیں مر گئیں لیکن جوئیں مارنے کی نیت نہیں تھی تو کچھ واجب نہیں۔ جوں کو کسی دوسرے سے مروانا یا پکڑ کر زندہ ڈالدینا یا خود پکڑ کر کسی دوسرے کو مارنے کیلئے دیدینا سب برابر ہے۔ سب صورتوں میں جزاء واجب ہوگی۔ جوں کی طرف اشارہ کرنا یا زبان سے بتانا بھی منع ہے۔ اگر اشارہ کیا یا بتایا اور جوں ماری گئی تو جزاء واجب ہوگی۔ اگر محرم نے غیر محرم کی جوں ماری یا جوں زمین وغیرہ پر پھر رہی تھی بدن پر نہیں تھی اور اسکو محرم نے مارا تو کچھ واجب ہوگا۔ حلال شخص اگر حرم میں جوں مارے تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ ٹڈی بھی شکار کے حکم میں ہے۔ احرام یا حرم میں ٹڈی مارنے سے بھی جزاء واجب ہوتی ہے اور ٹڈی کی جزاء بھی جوں کی جزاء کے موافق ہے۔ ٹڈی کو قصداً مارا ہو یا بیخبری میں پاؤں کے نیچے آگئی ہو بہر صورت جزاء واجب ہوگی۔ ہاں اگر تمام راستہ ٹڈیوں سے بھرا ہوا تھا اور کہیں نکلنے کی جگہ نہ تھی اور پاؤں سے دب کر ٹڈیاں مر گئیں تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

شکار بیچنا ذبح کرنا وغیرہ

اگر محرم شکار پکڑ کر فروخت کرے تو بیع باطل ہے اگرچہ خریدنے والا حلال ہو۔

اسی طرح محرم کیلئے شکار کو خریدنا بھی باطل ہے اگرچہ بیچنے والا حلال ہو۔ احرام کی حالت میں شکار کا ہبہ کرنا یا وصیت کرنا یا مہر یا بدل خلع قرار دینا بھی باطل ہے۔ خواہ شکار زندہ ہو یا ذبح کیا ہوا ہو۔ حلال شخص اگر حرم کا شکار پکڑ کر بیچے گا تو

بیع باطل ہوگی خواہ حرم میں بیچے یا حرم سے باہر نکل کر محرم کے ہاتھ بیچے یا حلال کے ہاتھ۔ اسی طرح حرم میں شکار کا خریدنا بھی باطل ہے۔ اگر فروخت کرنے کے بعد شکار مر جائے تو اگر خریدنے والا اور بیچنے والا دونوں محرم ہیں تو دونوں پہ جزا واجب ہوگی اور اگر ایک ان دونوں میں سے حلال ہو اور حرم میں یہ معاملہ نہیں ہوا تو صرف محرم پر جزا ہوگی اور خریدنے والا بیچنے والے کو ضمان بھی دے گا اور اگر دونوں حلال ہیں لیکن حرم میں خریدا اور بیچا ہے تو دونوں پر جزا واجب ہوگی۔ اگر محرم احرام کے بعد یا حلال حرم میں شکار کی بیع کرے گا تو بیع کو رد کیا جائیگا اور شکار اگر ہلاک ہو جائے یا خریدنے والا شکار خریدنے کے بعد غائب ہو جائے تو بیچنے والا جزا دیگا۔ محرم کا ذبح کیا ہوا شکار مردار ہے اس کا کھانا حرام ہے نہ خود محرم کو کھانا جائز ہے نہ کسی اور محرم یا حلال کو۔ اسی طرح حرم کا شکار بھی حرام ہے۔ خواہ محرم ذبح کرے یا حلال۔ لیکن بعض کے نزدیک حلال شخص اگر حرم کا شکار ذبح کرے تو حلال ہے مگر کفارہ واجب ہے اور جزا ادا کرنے کے بعد اس میں سے کھانے سے جسقدر کھایا ہے اس کا بدلہ واجب نہیں البتہ توبہ استغفار ضروری ہے۔

حرم کا شکار

حرم کے جانور کا شکار محرم اور حلال دونوں پر حرام ہے البتہ ان جانوروں کو مارنا جائز ہے جنکے مارنے کی شریعت نے اجازت دی ہے اور ان کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔ اگر محرم حرم کا شکار قتل کریگا تو صرف ایک ہی جزا احرام کی وجہ سے واجب ہوگی حرم کی وجہ سے دوسری جزا واجب نہ ہوگی۔

حرم کے درخت اور گھاس کاٹنا

حرم کے درخت اور نباتات بلحاظ جنایات چار قسم پر ہیں (اول) وہ نباتات جنکو

لوگ عام طور سے بوتے ہیں اور کسی شخص نے اسکو حرم میں بو یا یا لگا یا ہو جیسے گیہوں اور جو وغیرہ (دوسرے) وہ کہ اسکو کسی نے بو یا ہو لیکن عام طور سے لوگ اسکو بوتے نہیں جیسے پیلو وغیرہ (تیسرے) وہ جو خود جما ہو اور اس جنس سے ہو کہ جسکو لوگ بوتے ہیں (چوتھے) وہ کہ جو خود جما ہو اور لوگ عام طور سے اسکو نہ بوتے ہوں جیسے کیکر وغیرہ۔ اول تینوں قسم کے درخت کاٹنے سے حرم کی وجہ سے کوئی جزا واجب نہیں ہوتی۔ ان کا کاٹنا، اکھاڑنا اور کام میں لانا جائز ہے۔ لیکن اگر کسی کی ملک ہو تو اس کی قیمت مالک کو دینی واجب ہو گی۔ چوتھی قسم کے درختوں کا کاٹنا اکھاڑنا محرم اور حلال دونوں پر حرام ہے خواہ اس قسم کے درخت کسی کی مملوک زمین میں ہوں یا غیر مملوکہ میں۔ البتہ خشک درخت کاٹنا جائز ہے۔ اذخر کا کاٹنا بھی اس قسم میں سے جائز ہے۔ اذخر ایک خوشبودار گھاس ہے جو چھت اور قبر کے کام آتی ہے۔ حرم کی گھاس کاٹنے سے اسکی قیمت واجب ہو گی۔ کماۃ (کھنبی جسکو سانپ کی چھتری بھی کہتے ہیں) اور خشک گھاس یا خشک درخت جو ہرا نہ ہو سکتا ہو یا ٹوٹا ہوا درخت یا گھاس اور اذخر خواہ تر ہو یا خشک کاٹنا جائز ہے۔ کسی درخت کے پتے توڑنے سے اگر درخت کو نقصان نہ ہو تو پتے توڑنا جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ جس قسم میں جزا واجب ہے اگر وہ درخت کسی کی ملک ہو یعنی اس کی زمین میں جما ہو تو دو قیمت واجب ہونگی ایک حرم کی وجہ سے اور دوسری مالک کو دینی ہو گی اور مالک خود کاٹے گا تو اس پر صرف ایک قیمت حرم کی وجہ سے واجب ہو گی۔ پھلدار درخت اگرچہ خودرو ہو کاٹنا جائز ہے۔ مگر مملوک میں مالک کی اجازت شرط ہے۔ خیمہ لگانے یا تنور یا چولھا وغیرہ کھودنے سے یا سواری یا خود چلنے سے گھاس

یا لکڑی ٹوٹ جائے تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

حج اور عمرہ کے احرام کو فسخ کرنا

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد احرام کو فسخ کرنا اور بدلنا جائز نہیں، فسخ کا مطلب یہ ہو کہ حج کا احرام باندھنے کے بعد حج کا ارادہ ملتوی کر دینا اور حج کے افعال چھوڑ کر عمرہ کے افعال کرنا اور اس احرام کو عمرہ کا احرام بنا دینا یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ کا ارادہ فسخ کر دینا اور اس احرام کو حج کا احرام کر دینا اور عمرہ کے افعال کرنا۔

احصار یعنی دشمن یا درندہ یا مرض کی وجہ سے حج سے رُک جانا

احصار کے معنی لغت میں منع کرنے اور قید کرنے کے ہیں اور شرعاً حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن یا درندہ یا مرض وغیرہ کی وجہ سے (عرفات اور طواف دونوں سے) یا رکن عمرہ (یعنی صرف طواف) سے رُک جانا جس شخص کو روکا جائے اسکو محصر کہتے ہیں محصر کے معنی روکا گیا۔

اگر قارن یا مفرد طواف یا وقوف دونوں میں سے کسی ایک پر قادر ہے تو وہ محصَر نہ ہوگا۔ اگر وقوف عرفہ کر لیا اور طوافِ زیارت سے روک دیا گیا تو اس کا حج ہو گیا بال منڈا کر احرام کھولدے۔ لیکن جبتک طواف نہ کریگا عورت حلال نہ ہوگی اور طواف زیارت جب چاہے کر سکتا ہے لیکن اگر ایام نحر گذرنے کے بعد کرے گا تو ایک دم تاخیر کا واجب ہوگا۔ اور اگر صرف وقوف سے روکا گیا تو جبتک حج کا وقت باقی ہو انتظار کرنا چاہیئے۔ جب حج فوت ہو جائے تو عمرہ کے افعال کر کے حلال

ہو جائے۔ اگر مکہ مکرمہ میں ہی محرم کو کوئی ایسا مانع پیش آجائے کہ وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت دونوں نہ کر سکے تو وہ بھی محصر ہے۔ اگر صرف ایک سے رُکا تو محصر نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر وقوف سے رُکا ہے تو عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور اگر طوافِ زیارت سے رُکا ہے تو یہ طواف ساری عمر میں ہو سکتا ہے۔ البتہ ایامِ نحر کے بعد کرنے سے دم واجب ہوگا۔ احصار کے اسباب یہ ہیں ان میں سے اگر کوئی امر پیش آگیا تو اسکو محصر کہا جائیگا (۱) کسی دشمن کا روکنا مسلمان ہو یا کافر (۲) کسی ایسے درندہ کا ہونا جس کے دفع کرنے سے عاجز ہو (۳) قید ہونا یا بادشاہ کا منع کرنا (۴) ہڈی ٹوٹ جانا یا اتنا لنگڑا ہو جانا کہ چل نہ سکے (۵) سفر کی وجہ سے مرض کی زیادتی کا خوف ہونا خواہ اپنے غلبۂ ظن سے یا کسی مسلمان دیندار طبیب کے کہنے سے (۶) عورت کے محرم یا شوہر کا راستہ میں مکہ سے مدت سفر کی مسافت پر مر جانا یا ابتدائً ہی احرام باندھنے کے بعد محرم یا شوہر کا موجود نہ ہونا جبکہ مکہ سے تین دن یا زیادہ کے فاصلہ پر ہو (۷) سفرِ خرچ کا ہلاک ہو جانا (۸) سواری کا ہلاک ہو جانا لیکن اگر پیدل چلنے پر قادر ہو تو محصر نہ ہوگا یا قادر ہے لیکن ہلاکت کا اندیشہ ہے (۹) پیدل چلنے سے عاجز ہو جانا اور سواری پر قدرت نہ ہونا صرف سفر خرچ پر قدرت ہونا (۱۰) مکہ یا عرفات کا راستہ بھول جانا (۱۱) شوہر کا زوجہ کو حج نفل یا عمرہ سے روکنا جبکہ بلا اجازت شوہر کے احرام باندھا ہو۔ اسی طرح مولیٰ کا اپنے غلام اور باندی کو روکنا۔ (۱۲) احرام کے بعد عورت پر عدت واجب ہونا اگرچہ محرم موجود ہو۔

جب کسی مرد یا عورت کو اِن امورِ مذکورہ میں سے کوئی امر احرام باندھنے

کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے پیش آجائے تو وہ محصر ہو جائیگا۔ اور اگر وقوفِ عرفہ کے بعد پیش آئے تو وہ شرعاً محصر نہ ہوگا۔

محصر کا حکم جب کوئی شخص امور مذکورہ کی وجہ سے شرعاً محصر ہو جائے تو یا تو اس امر کے زوال کا انتظار کرے اور مانع کے دور ہونیکے بعد اگر حج مل سکے تو حج کرے ورنہ عمرہ کر کے حلال ہو جائے۔ اور اگر انتظار میں دقت ہو اور جلد حلال ہونا چاہتا ہے تو اسکو چاہیئے کہ اگر اس نے صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے تو کسی شخص کو ایک دم یا دم کی قیمت دیکر حرم بھیجے۔ تاکہ وہ اسکی طرف سے دم حرم میں جا کر ذبح کرے۔ اور تاریخ اور وقت ذبح کا معین کر دے اور اختیار ہے کہ چاہے جس جگہ روکا گیا ہے وہاں ہی ٹھہرا رہے۔ یا اپنے مکان واپس آجائے یا اور کہیں چلا جائے۔ محصر کے لیئے احرام کھولنے کے واسطے بال کٹانے یا منڈانے شرط نہیں جس روز ذبح کا وقت مقرر کیا ہے اس روز کے وقت مقررہ پر صرف ذبح سے حلال ہو جائیگا۔ لیکن سر منڈانا مستحسن ہے۔ محصر قارن ہو تو اسکو دو دم ذبح کرانے واجب ہیں ایک احرام حج کا اور ایک عمرہ کا۔ ہر ایک کیلئے دم کی تعیین شرط نہیں البتہ افضل ہے۔ اگر قارن نے صرف ایک دم ذبح کرایا تو قارن کا احرام نہ کھولیگا۔ جبتک دوسرا دم ذبح نہ کرائیگا۔ کیونکہ قارن دونوں احراموں سے ایک ہی دفعہ حلال ہوتا ہے۔ اگر وقت مقررہ سے پہلے حلال ہو گیا یعنی کوئی فعل موجب جنایت کر لیا یا یہ معلوم ہوا کہ ذبح حرم میں نہیں ہوا بلکہ حل میں ہوا ہے تو کفارہ جنایت کا واجب ہوگا۔ اگر جنایت مکرر ہوگی کفارہ بھی مکرر ہوگا ذبح کرنیوالے سے جس وقت ذبح کا وعدہ کیا ہے اگر اُس وقت سے اُس نے ایک دو روز پہلے ذبح

کردیا تو محصر کا حلال ہونا اس دم سے جائز ہوگا اور اگر اس سے بعد میں ذبح کیا اگرچہ تھوڑی ہی دیر بعد ہو تو حلال ہونا جائز نہ ہوگا۔ دم احصار کیلئے ایام نحر میں ذبح کرنا شرط نہیں حرم میں ذبح ہونا شرط ہے۔ اگر بعد ذبح کے یہ معلوم ہوا کہ حرم میں ذبح نہیں ہوا بلکہ حل میں ہوا ہے تو دوسرا دم دوبارہ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہوگا۔

دم احصار بھیجنے کے بعد احصار کا دور ہوجانا

اگر دم احصار بھیجنے سے پہلے ہی احصار زائل ہوگیا اور حج مل سکتا ہو تو جانا واجب ہے اور اگر دم احصار کرنے کے بعد احصار زائل ہوا۔ تو اب اگر اتنا وقت ہو کہ دم احصار اور حج دونوں مل سکتے ہیں تو حج کو جانا واجب ہو اور ہدی یعنی دم احصار کا اختیار ہے کہ جو چاہے کرے اب اسکا ذبح کرنا واجب نہیں اور اگر حج اور ہدی دونوں نہیں مل سکتے۔ یا صرف ہدی مل سکتی ہے حج نہیں مل سکتا تو جانا ضروری نہیں اختیار ہے کہ جائے نہ جائے۔ اور اگر ہدی تو نہیں مل سکتی لیکن حج مل سکتا ہے تو حلال ہونا جائز ہے مگر حج کو جانا افضل ہے اگر نہ گیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔

دم احصار پر قادر نہ ہونا

اگر محصر کے پاس نہ ہدی کا جانور ہے اور نہ اتنا روپیہ ہے کہ اس سے جانور خریدا جاسکے یا جانور اور روپیہ تو موجود ہے لیکن کوئی ایسا آدمی موجود نہیں جس کے ذریعہ سے جانور یا قیمت بھیجکر دم ذبح کرائے تو وہ اسوقت تک احرام نہیں کھول سکتا جبتک کہ حرم میں دم ذبح نہ کرائے یا مکہ جاکر عمرہ نہ کرے۔ جبتک ان دونوں کاموں سے ایک کام نہ کریگا

ہمیشہ محرم رہیگا۔ دمِ احصار کے عوض میں روزہ رکھنا یا صدقہ دینا کافی نہیں۔

حج فوت ہو جانا

جس شخص نے حج کا احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ دس ذی الحجہ کی صبح صادق تک بالکل نہیں کیا اسکا حج فوت ہو گیا۔ اور اگر نو ذی الحجہ کے زوال سے دس ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی وقت تھوڑی سی دیر بھی وقوف کرلیا تو حج پورا ہو گیا۔ جب حج فوت ہو جائے عذر سے یا بلا عذر تو حج کے باقی افعال ترک کردے اور واجب ہو کہ اسی احرام سے عمرہ کے افعال یعنی طواف اور سعی کر کے حجامت بنوا کر احرام کھولدے اگر مفرد تھا اور حج نہیں ملا اور عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اس پر صرف حج کی قضاء واجب ہے عمرہ اور دم واجب نہیں اور نہ طواف صدر واجب ہے، اور اگر قارن تھا تو اگر حج فوت ہونے سے پہلے عمرہ کر چکا تھا تو اس کا حکم بھی مثل مفرد کے ہو اور اگر حج فوت ہونے سے پہلے عمرہ نہیں کیا تھا تو اسکو اول ایک طواف اور سعی عمرہ کیلئے کرنی چاہئے۔ اس کے بعد ایک طواف اور سعی حج فوت ہونیکی کر کے بال منڈا کر حلال ہو جائے۔ اور اس پر صرف حج کی قضاء واجب ہو گی۔ دمِ قران ساقط ہو جائیگا اور قضاء میں عمرہ واجب نہ ہو گا۔ اور قارن تلبیہ اسوقت موقوف کرے جسوقت وہ طواف کرے۔ جس سے احرام کھولیگا۔ اور اگر متمتع تھا تو تمتع حج فوت ہونے سے باطل ہو جائیگا اور دم تمتع ساقط ہو جائیگا عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور آئندہ حج قضاء کرے۔ جس کا حج فوت ہو جائے اس پر طوافِ صدر اور قربانی واجب نہیں ہوتی۔

حج بدل یعنی دوسرے شخص سے حج کرانا

حج کرانے والیکو آمر (یعنی حکم کرنے والا) کہتے ہیں اور جو دوسرے کے حکم سے حج بدل کرتا ہے اس کو مامور کہتے ہیں۔

جس شخص پر حج فرض ہوگیا اور ادا کرنے کا وقت ملا لیکن ادا نہیں کیا اور بعد میں ادا کرنے پر قدرت نہیں رہی عاجز ہوگیا اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا فرض ہے خواہ اپنی زندگی میں کرائے یا مرنیکے بعد حج کرانے کی وصیت کر جائے۔ اسپر وصیت واجب ہے اور اگر شرائط وجوب حج تو پائے گئے لیکن ادا کرنے کا وقت نہیں ملا یا حج کو جاتے ہوئے راستہ میں مر گیا تو اس کے اوپر سے حج ساقط ہوگیا اور اسپر حج کرانے کی وصیت واجب نہیں۔ عاجز ہونیکے اسباب یہ ہیں۔ موت۔ قید۔ ایسا مرض کہ جس کے دور ہونے کی امید نہ ہو جیسے فالج۔ اندھا ہونا۔ لنگڑا ہونا۔ اتنا بوڑھا ہونا کہ سواری پر بیٹھنے کی قدرت نہ رہی عورت کے لئے محرم نہ ہونا۔ راستہ مامون نہ ہونا۔ ان تمام اعذار کا موت تک باقی رہنا تحقق عجز کیلئے شرط ہے۔

حج بدل کے شرائط

حج نفل دوسرے شخص سے کرانے کے لئے حج کرنے والے میں صرف اہلیت یعنی اسلام عقل اور تمیز ہونا کافی ہے اور کوئی شرط نہیں۔ البتہ حج فرض کسی دوسرے سے کرانے کیلئے بیس شرطیں ہیں بغیر ان شرائط کے حج فرض اگر دوسرے سے کرایا جائیگا تو ادا نہ ہوگا:-

(۱) جو شخص اپنا حج کرائے اسپر حج فرض ہونا۔ یعنی حج کرنیکے لائق مال ہو اور صحیح و تندرست بھی ہو۔ پس اگر کسی نے حج فرض ہونے سے پہلے حج ادا کرا دیا اور بعد میں مالدار ہوگیا تو پھر دوبارہ حج کرانا فرض ہے۔ پہلا حج نفل ہوگا۔ فرض نہ ہوگا۔

(۲) حج فرض ہونیکے بعد خود حج کرنے سے تنگدست ہو جانیکی وجہ سے یا کسی مرض کیوجہ سے عاجز ہو جانا۔ اگر کسی نے حج فرض ہونیکے بعد عاجز ہونے سے پہلے حج کرایا اور پھر عاجز ہوگیا۔ تو حج فرض ادا نہیں ہوا دوبارہ کرانا واجب ہے۔

(۳) موت کے وقت تک عاجز رہنا۔ اگر مرنے سے پہلے عذر جاتا رہا اور خود قادر ہو گیا تو خود حج کرنا واجب ہوگا۔ البتہ اگر ایسا عذر ہو کہ جو اکثر دور نہیں ہوتا۔ جیسے اندھا ہونا۔ تو ایسے عذر کی حالت میں حج کرانے کے بعد اگر آنکھیں اچھی ہو جائیں تو خود حج کرنا پھر واجب نہ ہوگا۔

(۴) دوسرے شخص کو اپنی طرف سے حج کرنیکا حکم کرنا اگر خود موجود ہو اور اگر مر گیا ہو اور حج کرانے کی وصیت کر گیا ہو تو وصی یا وارث کا حکم کرنا شرط ہے البتہ وارث اپنی مورث کی طرف سے یا اولاد اپنے والدین کی طرف سے ان کے مرنیکے بعد بلا اجازت حج کرے تو جائز ہے یا اگر میت نے وصیت نہیں کی اور پھر وارث یا اجنبی نے اسکی طرف سے حج کر دیا تو انشاء اللہ تعالیٰ فرض ادا ہو جائیگا۔

(۵) مصارف سفر میں حج کرانیوالیکا روپیہ صرف ہونا۔ اگر حج کرنیوالے نے اپنا روپیہ خرچ کیا تو خود اس کا حج ہوگا۔ حج کرانیوالیکا نہ ہوگا۔ البتہ اگر زیادہ روپیہ حج کرانیوالیکا صرف ہوا اور کچھ تھوڑا سا روپیہ حج کرنیوالے نے اپنا صرف کیا یا سارا روپیہ اپنا خرچ کیا اور جو مال اسکو حج کرنے کیلئے دیا گیا تھا وہ مصارف حج کے لیے کافی تھا اور بعد میں حج کرنے والے کے مال سے لیلیا تو حج کرنیوالیکا حج فرض ادا ہو جائیگا اور اگر اتنا مال نہیں تھا کہ مصارف حج کیلئے کافی ہو تو پھر اکثر کا اعتبار ہوگا اگر اکثر مصارف حج کرانیوالے کے مال سے کئے ہوں تو اسکا حج ہوگیا ورنہ نہیں۔

(۶) احرام کے وقت آمر کی طرف سے حج کی نیت کرنا۔ اگر احرام کے وقت صرف حج کی نیت کی اور حج کے افعال شروع کرنے سے پہلے آمر کی طرف سے تعیین کر لی

تب بھی درست ہے۔ اگر افعال حج شروع کرنے کے بعد اس کی طرف سے نیت کی تو حج فرض آمر کا نہ ہوگا اور خرچہ آمر کا واپس کرنا لازم ہوگا۔ زبان سے یہ کہنا کہ فلاں کی طرف سے احرام باندھتا ہوں افضل ہے ضروری نہیں۔ دل سے نیت کرنا کافی ہے۔ اگر آمر کا نام بھول گیا تو صرف آمر کی طرف سے نیت کر لینا کافی ہے۔ کسی شخص پر حج فرض تھا اور اس کے حکم سے کسی نے اسکی طرف سے حج کیا اور فرض یا نفل کی کچھ نیت نہیں کی تو آمر کا حج فرض ہو جائیگا۔ اور اگر نفل کی نیت کی تو حج فرض ادا ہوگا

(۷) صرف ایک شخص کی طرف سے حج کا احرام باندھنا اگر دو شخصوں کیطرف سے احرام باندھکر حج کیا تو دونوں میں کسی کا بھی حج نہ ہوگا حج کرنے والے کا ہوگا اور ان دونوں کا روپیہ واپس کرنا پڑے گا۔ اور حج کرنے کے بعد یہ اختیار نہ ہوگا کہ اس حج کو کسی ایک کی طرف سے متعین کر دے۔

(۸) صرف ایک حج کا احرام باندھنا۔ اگر اول کسی شخص کی طرف سے احرام باندھا اور پھر دوسرا احرام اپنی طرف سے باندھ لیا تو آمر کا حج نہ ہوگا جبتک دوسرے احرام کو ترک نہ کرے گا۔

(۹) خود مامور کا آمر کی طرف سے حج کرنا۔ اگر آمر نے کسی خاص شخص کو متعین کیا ہو۔ اگر مامور کسی عذر کی وجہ سے دوسرے شخص سے حج کرائیگا تو حج نہ ہوگا اور دونوں ضامن ہونگے۔ ہاں اگر آمر نے اختیار دیا ہو کہ خود کرنا یا کسی سے کرا دینا تو ہو جائیگا اور آمر کیلئے مناسب یہی ہے کہ مامور کو اختیار دیدے تاکہ عذر کے وقت دوسرے سے کرا سکے۔

(۱۰) مامور معین کا متعین ہونا۔ اگر آمر نے اس طرح متعین کیا ہو کہ فلاں شخص حج کرے دوسرا نہ کرے اگر وہ فلاں شخص مر گیا تو کسی دوسرے کا حج کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر فقط فلاں کا نام لیا اور دوسرے کی نفی نہیں کی اور فلاں مر گیا اور کسی

دوسرے سے حج کرا دیا تو جائز ہے۔ اگر کسی نے وصیت کی کہ فلاں حج کرے اور فلاں نے حج کرنے سے انکار کیا اور وصی نے کسی دوسرے سے حج کرایا تو جائز ہے اور اگر انکار نہیں کیا اور پھر بھی کسی دوسرے سے کرایا تب بھی جائز ہے۔

(۱۱) آمر کے وطن سے حج کرنا۔ اگر تہائی مال میں گنجائش ہو ورنہ جس جگہ سے میقات سے پہلے سے ہو سکے وہاں سے کرا دیا جائے اگر اتنا بھی نہ ہو تو وصیت باطل ہو

(۱۲) سواری پر حج کرنا۔ اگر تہائی مال میں گنجائش ہو اگر کسی نے پیدل حج کیا تو آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ اور مامور پر روپیہ کی واپسی واجب ہوگی۔ ہاں اگر خرچ کم ہو گیا اور پھر پیدل چلا تو جائز ہے۔۔۔۔۔۔۔ خرچ میں اور سواری پر چلنے میں اکثر کا اعتبار ہے اگر اکثر روپیہ آمر کا خرچ کیا یا اکثر راستہ سواری پر چلا تو فرض ادا ہو جائیگا ورنہ نہیں۔

(۱۳) حج یا عمرہ جس چیز کا حکم کیا ہے اس کے لئے سفر کرنا۔ اگر حج کا حکم کیا تھا لیکن مامور نے اول عمرہ کیا پھر میقات پر لوٹ کر اسی سال یا آئندہ سال حج کا احرام باندھا تو آمر کا حج نہ ہوگا۔

(۱۴) آمر کی میقات سے احرام باندھنا۔ اگر مامور نے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ معظمہ جا کر حج کا احرام باندھا اور حج کر دیا تو آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔

(۱۵) آمر کی مخالفت نہ کرنا۔ اگر آمر نے افراد یعنی صرف حج کا حکم کیا تھا اور مامور نے تمتع کیا تو مخالف ہوگا اور ضمان واجب ہوگا اور حج مامور کا ہوگا۔ اسی طرح اگر قران کیا تو بھی مخالف ہوگا۔ اور ضمان دینا ہوگا۔ البتہ قران آمر کی اجازت سے کرنا جائز ہے لیکن دم قران اپنے پاس سے دینا ہوگا۔ آمر کے روپیہ سے دینا جائز نہیں۔ اور تمتع کرانا اجازت سے بھی جائز نہیں۔ اگر اجازت سے تمتع کرے گا تو گو مامور پر ضمان نہ ہوگا۔ لیکن آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔

(۱۶) مامور کا حج کو فاسد نہ کرنا۔ اگر وقوف عرفہ سے پہلے جماع کر کے حج فاسد کر دیا تو آمر کا حج ادا نہ ہوگا اور ضمان واجب ہوگا اور فاسد کی قضا اپنے مال سے واجب ہوگی اور حج قضا بھی مامور سے ہی واقع ہوگا۔ آمر کا حج اس سے ادا نہ ہوگا۔ اور آمر کیلئے اگر حج کرنا چاہے تو اور حج کرنا ہوگا حج قضا کافی نہ ہوگا۔

(۱۷) حج کا فوت نہ ہونا۔ اگر حج فوت ہو گیا تو آمر کا حج نہ ہوگا اور اگر مامور کی سستی یا کام کی وجہ سے حج فوت ہوا ہے تو ضمان واجب ہوگا۔ اور اگر کسی آسمانی آفت کیوجہ سے فوت ہو گیا تو ضمان نہ ہوگا۔

(۱۸) آمر اور مامور کا مسلمان ہونا۔ وصی کا مسلمان ہونا شرط نہیں۔

(۱۹) آمر اور مامور کا عاقل بالغ ہونا اگر وصی ہو تو وصی کا عاقل ہونا بھی شرط ہے۔

(۲۰) مامور کو اتنی تمیز ہو نا کہ حج کے افعال کو سمجھتا ہو۔

اُجرت پر حج کرنا۔ کرانا جائز نہیں اس لئے ایسے الفاظ سے حج کا حکم نکرے کہ جس سے اجارہ سمجھا جائے لیکن اگر کسی نے اُجرت پر حج کیا تو حج آمر کا ہی ہوگا اور مامور سے اُجرت واپس لی جائے گی اور بقدر خرچ حج کرنے والے کو روپیہ دلایا جائیگا۔ جس شخص نے اپنا حج نہیں کیا اگر وہ کسی دوسرے کی طرف سے حج کرے تو حج ہو جائیگا لیکن مکروہ ہے۔ عورت کو مرد کی طرف سے یا عورت کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ اگر محرم ساتھ ہو اور شوہر اجازت دے مگر مرد سے کرانا افضل ہے۔ ایسے شخص سے حج کرانا افضل ہے جو عالم با عمل اور مسائل سے خوب واقف ہو اور اپنا حج فرض پہلے کر چکا ہو۔

حج بدل کرنیوالے کیلئے سفر خرچ

حج بدل کرنے والے کو اتنا خرچ ملنا چاہیئے کہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک جانے اور واپس آنے کو متوسط طریق سے کافی ہو کہ نہ تنگی ہو اور نہ فضولخرچی

مصارف ہیں سواری، روٹی، گوشت، سالن، گھی، چراغ کا تیل۔ احرام کا، پاک پانی کا سامان۔ سفر کے کپڑے۔ کپڑے دھونے اور نہانے کیلئے صابون۔ حمالی وغیرہ کی مزدوری۔ حجام کی مزدوری، مکان کا کرایہ۔ حفاظت کا کرایہ اور جس شے کی ضرورت ہو مامور کی حیثیت کے مطابق سب داخل ہیں اور آمر کے مال سے بلا تنگی و فضول خرچی کے ان اشیاء میں خرچ کرنا جائز ہے۔

مامور کو آمر کے مال سے کسی کی دعوت کرنی یا کھانے میں شریک کر لینا، یا صدقہ دینا، یا قرض دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر آمر نے ان سب چیزوں کی اجازت دی ہو تو جائز ہے۔ اگر مامور کے پاس اپنا مال نہ ہو تو آمر کے مال سے وضو اور غسل جنابت کے لئے پانی خریدنا جائز نہیں۔ مگر فقیہ ابو اللیث نے ہر اس چیز میں آمر کا مال صرف کرنے کو جائز کہا ہے جسکو عام طور سے حجاج کرتے ہوں۔ اور ذخیرہ میں اسی کو مختار لکھا ہے۔ مگر پھر بھی احتیاط یہ ہو کہ آمر سے ہر چیز میں صرف کرنے کی اجازت لے لے تاکہ تنگی اور مواخذہ نہو۔ راستہ میں کسی جگہ اگر قافلہ یا جہاز کے انتظار میں قیام کرے تو خرچہ آمر کے مال میں ہوگا اور اگر اپنی کسی ضرورت سے قیام کرے گا تو خرچہ مامور پر ہوگا اسی طرح واپسی میں اگر جہاز یا قافلہ کی وجہ سے کہیں قیام کرے گا تو خرچہ آمر پر ہے۔ اور اگر اپنی ضرورت سے قیام کرے گا تو اپنے پاس سے خرچ کرنا ہوگا۔ جب وہاں سے چلدے تو پھر آمر کے مال سے خرچ کرے۔ کسی نے حج کے بعد مکہ کو وطن بنانے کا ارادہ کر لیا اور آمر کے وطن واپس جانیکا ارادہ نہیں رہا تو اب آمر کے مال سے بلا اجازت آمر کے خرچ کرنا جائز نہیں اگر ایک دو روز کے بعد پھر ارادہ بدل گیا اور واپسی کا ارادہ ہو گیا تو بھی آمر کے مال سے خرچ نہیں کر سکتا۔ اور اگر بلا نیت اقامت کے کچھ روز مکہ میں اتنا

قیام کیا کہ عام طور پر قافلہ والوں کے نزدیک اتنی مدت معتاد ہے تو خرچہ آمر ہی کے مال میں ہوگا اور اگر مدت معتاد سے زیادہ مقام کیا تو آمر کے مال سے نہ ہوگا۔ اگر ذی الحجہ سے پہلے مکہ پہنچ جائے تو بلا اجازت آمر کے مال سے خرچ کرنا جائز نہیں بلکہ ذی الحجہ شروع ہونے کے وقت تک اپنے پاس سے خرچ کرے۔ جب ذی الحجہ شروع ہو جائے تو آمر کے مال سے خرچ کرے۔

مقاماتِ قبولیتِ دعاء

یوں تو مکہ مکرمہ میں ہر جگہ دعاء مقبول ہوتی ہے لیکن بعض خاص خاص مقامات پر خصوصیت سے دعاء مقبول ہوتی ہے اسلئے ان مقامات پر خاص طور سے دعاء مانگنی چاہئے۔ **مطاف** یعنی طواف کرنے کی جگہ میں۔ ملتزم یعنی بیت اللہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان میں جو بیت اللہ کی دیوار ہے۔ میزاب رحمت بیت اللہ کے پرنالہ کے نیچے۔ بیت اللہ کے اندر۔ چاہ زمزم کے پاس۔ مقام ابراہیم کے پیچھے۔ صفا پر۔ مروہ پر۔ مسعٰی یعنی سعی کرنے کی جگہ میں بالخصوص میلین اخضرین کے درمیان میں۔ عرفات میں۔ مزدلفہ میں بالخصوص مشعر حرام میں۔ منٰی میں۔ جمرات کے پاس۔ بیت اللہ پر نظر پڑنے کے وقت۔ حطیم کے اندر۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان میں۔ اور بعض علماء نے دار ارقم۔ مولد نبوی۔ بیت خدیجہ۔ مستجار یعنی رکن یمانی اور خانہ کعبہ کے اس بند دروازہ کے درمیان جو موجودہ دروازہ کی پشت یعنی غربی جانب پر تھا۔ غار ثور۔ غار حراء وغیرہ کو بھی مقامات قبولیتِ دعا میں شمار کیا ہے۔

سفر مدینہ منورہ

حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کے سفر کی طیاری کرو معلم سے کہو اونٹ یا

موٹر جس چیز پر سفر کا ارادہ ہو اسکا انتظام کراؤ۔

آدابِ زیارت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کی حاضری بڑی سعادت ہے۔ آپکا ارشاد ہے جس نے میری قبر کی زیارت کی اسکی شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی اور فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ آپکی زیارت افضل مستحبات اور اعظم قربات سے ہے۔ جس شخص پر حج فرض ہو اسکو حج سے پہلے زیارت کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ حج فوت ہونیکا خوف نہ ہو۔ مگر بہتر اس کے لئے پہلے حج کرنا ہے۔ اور حج نفل کرنے والیکو اختیار ہے کہ چاہے پہلے حج کرے یا زیارت کرے۔ اور جس شخص کے راستہ میں حج کے لئے آتے ہوئے مدینہ پڑتا ہو جیسے شام کی طرف سے آنے والے ان کو پہلے ہی زیارت کرنی چاہیئے۔ جب مدینہ کا سفر شروع کرے تو زیارت کی نیت کے ساتھ مسجد نبوی کی زیارت کی بھی نیت کرے۔ مگر شیخ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک صرف زیارتِ روضۂ اقدس کی نیت کرنا اولیٰ ہے۔ مسجد نبوی کی زیارت بھی اسکے ذیل میں حاصل ہو جائیگی۔ یا اگر حق تعالیٰ دوبارہ اسکو توفیق دیں تو پھر دونوں کی نیت سے سفر کرے۔ مدینہ منورہ کے راستہ میں درود شریف کثرت سے پڑھے۔ بلکہ فرائض اور ضروریات سے جو وقت بچے سب اسی میں صرف کرے اور خوب ذوق و شوق پیدا کرے اور اظہار محبت میں کوئی کمی نہ چھوڑے۔ اگر خود یہ حالات پیدا نہ ہوں تو بہ تکلف پیدا کرے اور عاشقوں کی صورت بنائے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو شخص جس قوم کی مشابہت پیدا کرتا ہے وہ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ راستہ میں جو مقامات مقدسہ ہیں ان کی زیارت کرے۔ اور جو مساجد مخصوصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہیں ان میں نماز پڑھے۔ اور جو متبرک کنوئیں راستہ میں ہیں ان کا پانی تبرکاً پیے۔

مدینہ کے قریب پہنچنا جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ جائے تو خوب خشوع وخضوع اور ذوق وشوق پیدا کرے اور سواری کو ذرا تیز چلائے اور درود وسلام کثرت سے پڑھے۔ جب مدینہ منورہ پر نظر پڑے اور اسکے درخت نظر آنے لگیں تو دعا مانگے اور درود وسلام پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ سواری سے اتر جائے اور ننگے پاؤں روتا ہوا چلے اور جسقدر ادب وتعظیم ممکن ہو کرے۔ اور حق تو یہ ہے کہ اگر وہاں سر کے بل بھی چلے تو حق ادا نہیں ہو سکتا مگر جتنا ہو سکتا ہے اس میں کوتاہی نہ کرے۔ جب فصیل مدینہ آجائے تو درود کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور شہر میں داخل ہونے سے پہلے اگر ہو سکے تو غسل کرے۔ اور اگر داخل ہونے سے پہلے نہ ہو سکے تو داخل ہونے کے بعد غسل کرے۔ اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کرے مگر غسل افضل ہے۔ پھر پاک صاف کپڑے پہنے۔ نئے کپڑے افضل ہیں۔ خوشبو لگائے اور جب شہر کے دروازہ میں داخل ہو تو پڑھے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّارْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَاءَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَنْقِذْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيْهَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَسَنًا۔ جب قبۂ خضرا پر نظر پڑے تو کمال عظمت اور اسکے مجد اشرف کا استحضار کرے کیونکہ یہ بزرگترین مقام ہے۔ شہر میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہونے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی ضرورت ہو تو اس سے فارغ ہو کر فوراً مسجد میں آئے اور زیارت کرے البتہ عورتوں کو رات کے

وقت زیارت کرنا بہتر ہے۔ جب مسجد نبوی میں داخل ہو تو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ داہنا پاؤں پہلے داخل کرے اور داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ اور جس دروازہ سے چاہے داخل ہو مگر باب جبرئیل سے داخل ہونا بہتر اور معمول ہے۔ مسجد میں داخل ہو کر منبر اور قبر شریف کے درمیان روضہ میں کھڑا ہو کر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے جو قطعہ مسجد کا منبر اور حضور کی آرامگاہ کے درمیان ہے اسکو روضہ کہتے ہیں اسکے متعلق حضور نے فرمایا ہے مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ یعنی "میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے" اور روضہ میں محراب نبوی میں تحیۃ المسجد پڑھنا افضل ہے۔ اور اگر وہاں موقع نہ ہو تو پھر روضہ میں جہاں جگہ ملے پڑھ لے اور سلام پھیر کر خدا کی حمد و ثنا اور شکر ادا کرے اور زیارت کے قبول ہونے کی دعا مانگے۔ اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ سجدہ شکر بھی کرے کہ حق تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ دو رکعت شکرانہ کی نیت سے پڑھ لے صرف سجدہ نہ کرے گو جائز ہے۔ اگر فرض نماز کی جماعت ہو رہی ہو یا نماز کے قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو فرض نماز پڑھے۔ تحیۃ المسجد بھی اس سے ادا ہو جاتا ہے۔

روضہ مقدسہ سلام پڑھنے کا طریقہ

نماز تحیۃ المسجد سے فارغ ہو کر نہایت ادب کے ساتھ مرقد اطہر پر آؤ اور دل کو تمام دنیاوی خیالات سے فارغ کر دو۔ اور سرہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے چار ہاتھ فاصلہ پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور قبلہ کی طرف پشت

کر کے ذرا بائیں طرف مائل ہو جاؤ تاکہ روئے انور کا مقابلہ ہو جائے ادھر ادھر مت دیکھو نظر نیچے رکھو اور کوئی حرکت خلافِ ادب نہ کرو۔ نہ زیادہ قریب بھی کھڑے نہ ہو۔ اور جالی کو ہاتھ بھی نہ لگاؤ۔ نہ بوسہ دو۔ نہ سجدہ کرو کہ اس قسم کی باتیں خلافِ احترام اور ناجائز ہیں اور سجدہ کرنا شرک ہے۔ اور یہ خیال کرو۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحد شریف میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے آرام فرما ہیں اور سلام و کلام کو سنتے ہیں۔ اور عظمت و جلال کا لحاظ کرتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھو۔ زیادہ زور سے مت چیخو اور بالکل آہستہ بھی مت پڑھو۔ سلام اس طرح پڑھو:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ مَا جَزٰى بِهٖ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ اِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

اس کے بعد آپ کے وسیلہ سے دعا کرے۔ اور شفاعت کی درخواست ان

الفاظ سے کرے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ۔

سلام کے الفاظ میں جسقدر چاہے زیادتی کر سکتا ہے مگر سلف کا معمول اختصار تھا اور اختصار ہی کو مستحسن سمجھتے تھے۔ اور سلام میں کوئی لفظ ایسا نہ کہے جس سے ناز اور قرب مترشح ہو کہ یہ بھی سوء ادب ہے۔ اور اگر کسی کے یہ الفاظ پورے یاد نہ ہوں یا زیادہ وقت نہ ہو تو جتنا یاد ہو یا کہہ سکتا ہو کہہ لے۔ کم سے کم مقدار اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہے۔ اگر کسی شخص نے تم سے حضور اقدس کی خدمت میں سلام عرض کرنے کیلئے کہا تو اس کا سلام بھی اپنے سلام کے بعد اس طرح عرض کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فلاں بن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام مع ولدیت لو۔ مثلاً اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ سَعِیْدِ بْنِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ یَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اور اگر بہت سے لوگوں نے سلام عرض کرنے کو کہا ہے اور نام یاد نہیں رہے تو سب کی طرف سے اس طرح سلام عرض کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ جَمِیْعِ مَنْ اَوْصَانِیْ بِالسَّلَامِ عَلَیْکَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کے بعد ایک ہاتھ داہنی طرف کو ہٹکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ مبارک کے سامنے کھڑے ہوکر اس طرح سلام پڑھو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَثَانِیَہٗ فِی الْغَارِ وَرَفِیْقَہٗ فِی الْاَسْفَارِ وَاَمِیْنَہٗ عَلَی الْاَسْرَارِ اَبَابَکْرِ الصِّدِّیْقِ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا۔

پھر ایک ہاتھ اور داہنی طرف کو ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کے مقابل کھڑے ہوکر ان الفاظ سے سلام پڑھو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ

الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقِ الَّذِیْ اَعَزَّ اللّٰہُ بِہِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ مَرْضِیًّا حَیًّا وَّمَیِّتًا جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا۔

اِن دونوں حضرات پر سلام کے الفاظ میں بھی کمی زیادتی کا اختیار ہے۔ اور اگر کسی نے سلام پہنچانے کے لئے کہا ہو تو اس کا سلام بھی پہنچا دو۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھنے کے بعد پھر نصف ہاتھ کے قریب ہٹ کر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرات کے درمیان کھڑے ہو کر پھر اس طرح سلام پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَوَزِیْرَیْہِ جَزَاکُمَا اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ جِئْنَا کُمَا نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَشْفَعَ لَنَا وَیَدْعُوْ لَنَا رَبَّنَا اَنْ یُّحْیِیَنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَسُنَّتِہٖ وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اٰمِیْنَ۔

پھر اس کے بعد دوبارہ حضور پرنور کے سامنے ہو کر حق تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے اور درود شریف پڑھے اور حضور کے توسل سے دعاء کرے اور شفاعت کی درخواست کرے اور ہاتھ اٹھا کر اپنے لئے اور اپنے والدین، مشائخ، احباب، اقارب اور سب مسلمانوں کیلئے دعاء کرے اور بہتر یہ ہے کہ سلام کے بعد یہ کہے۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی سُبْحَانَہٗ وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَہُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا وَجِئْنَاکَ ظَالِمِیْنَ لِاَنْفُسِنَا مُسْتَغْفِرِیْنَ مِنْ ذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّنَا وَاَسْاَلُہٗ اَنْ یُّمِیْتَنَا عَلٰی سُنَّتِکَ وَاَنْ یَّحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِکَ۔ اور اس کے بعد اپنے لئے اور سب کے لئے دعاء مانگے۔

ناظرین رسالہ سے درخواست ہے کہ اس عاجز اور بیکس کا سلام بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دربار عالی میں بصد ادب پہنچا کر خاتمہ بالخیر اور مغفرت کی دعا فرما کر ممنون فرمائیں زیارت کے بعد دعا سے فارغ ہو کر اسطوانہ ابی لبابہ کے پاس آکر دو رکعت نفل پڑھکر دعا مانگے۔ پھر روضہ میں آکر نفل پڑھے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔ اور روضہ میں نماز، درود، دعا جسقدر ہوسکے کرے۔ اسکے بعد منبر کے پاس آکر منبر پر ہاتھ رکھکر دعا درود پڑھے۔ پھر ستونِ حنانہ اور باقی ستونوں کے پاس دعا و استغفار کرے۔ پھر اپنے قیامگاہ پر آجائے اور جبتک جی چاہے مدینہ میں قیام کرے اور ایام قیام مدینہ کو غنیمت سمجھے۔ اکثر وقت مسجد نبوی میں بہ نیت اعتکاف گذارے اور پنجگانہ نماز جماعت سے مسجد نبوی میں ادا کرے۔ اور تکبیر اولیٰ اور پہلی صف کا اہتمام کرے اور اگر ممکن ہو تو مسجد نبوی میں مستقل طور سے اعتکاف بھی کرے۔ اور قرآن شریف ختم کرے اور صدقہ خیرات حسب حیثیت کرے۔ مساکین و مجاورین اور باشندگانِ مدینہ کا خاص طور سے خیال رکھے۔ ان کے ساتھ محبت سے پیش آئے۔ اگر انکی طرف سے کوئی زیادتی بھی ہو تو تحمل کرے اور شریفانہ برتاؤ کرے۔ خرید و فروخت میں بھی ان کی امداد کی نیت کرے تاکہ ثواب ملے۔

روزانہ پانچوں وقت یا جس وقت موقع ہو روضۂ مقدسہ پر حاضر ہو کر سلام پڑھنا جائز ہے۔ زیارت کے وقت روضہ کی دیواروں کو چھونا، یا بوسہ دینا، یا لپٹنا ناجائز اور بے ادبی ہے۔ روضہ کا طواف کرنا حرام ہے۔ روضہ کے سامنے جھکنا اور سجدہ کرنا حرام ہے۔ روضہ کی طرف بلا ضرورتِ شدید پشت نہ کرے نہ نماز میں نہ خارج نماز۔ جب کبھی روضہ کی برابر سے گذرے حسب موقع تھوڑا بہت ٹھہر کر سلام پڑھے اگرچہ مسجد سے باہر ہی ہو۔ مدینہ کے قیام میں درود و سلام، روزہ

صدقہ اور مسجد کے خاص ستونوں کے پاس نماز و دعا کی کثرت رکھے۔ بالخصوص حضور کے زمانہ کی جو مسجد ہے اس کا خیال رکھے اگرچہ ثواب ساری مسجد میں برابر ہے روضہ شریفہ کی طرف دیکھنا ثواب ہے، اور اگر مسجد کے باہر ہو تو قبہ کو دیکھنا بھی ثواب ہے۔

مدینہ کے مقامات متبرکہ کی زیارت اہل بقیع۔ شہدائے احد۔ مسجد قبا اور دیگر مساجد کی زیارت کرنا بھی مستحب ہے

مسجد قبا ہفتہ کے روز جائے مدینہ کے وہ کنویں بھی قابل زیارت ہیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اور پانی پیتے تھے۔

وطن کو واپسی

سلام وداع - جب سردارِ دو عالم تاجدارِ مدینہ آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور مساجد و مشاہد کی زیارت سے فراغت ہو جائے اور ارادہ وطن کی طرف واپسی کا ہو تو مسجد نبوی میں محراب نبوی میں یا اسکے قریب جہاں جگہ ملے دو رکعت نماز پڑھے اسکے بعد قبر اطہر پر حاضر ہو کر سلام پڑھے پھر دین دنیا کی حاجات کیلئے اور حج و زیارت قبول ہونے اور گھر عافیت کے ساتھ پہونچنے کی دعا مانگے اور کہے اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا اٰخِرَ الْعَھْدِ بِنَبِیِّكَ وَمَسْجِدِہٖ وَحَرَمِہٖ وَیَسِّرْ لِیَ الْعَوْدَ اِلَیْہِ وَالْعُکُوْفَ لَدَیْہِ وَارْزُقْنِیَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرُدَّنَا اِلٰی اَھْلِنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ اٰمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اور اسوقت جسقدر حزن و ملال رنج و غم کا اظہار ہو سکے کرے اور آنسو نکالنے کی کوشش کرے اسوقت آنسوؤں کا نکلنا اور قلب کے اوپر حزن کا غلبہ ہونا قبولیت کی علامت ہے پھر روتا ہوا اور مفارقت دربار پر حسرت و افسوس کرتا ہوا چلے اور جو کچھ میسر ہو فقراء مدینہ پر صدقہ کرے اور سفر کی دعائیں پڑھتا ہوا چلے جن کا بیان آداب سفر میں شروع کتاب میں

ہو چکا ہے۔ کھجور، خاک شفا، ساتوں کنوؤں کا پانی، غسالہ شریفہ تبرکات ساتھ لائے۔

مدینہ سے جدہ مدینہ میں ہندوستان جانیوالے جہازوں کی خبر پہنچنی چاہیئے جس جہاز سے ارادہ ہو اسکی روانگی سے اتنے پہلے مدینہ سے چلنا چاہیئے کہ ایک دو روز پہلے جدہ پہنچ جاؤ۔ جو لوگ جہاز کی روانگی کی تاریخ معلوم کرنیکا پہلے سے اہتمام نہیں کرتے ان کو جدہ میں بعض دفعہ دو تین ہفتہ جہاز کے انتظار میں لگ جاتے ہیں جس سے تکلیف ہوتی ہے اسلئے مناسب یہ ہے کہ پہلے سفر کی ترتیب قائم کرلیجائے تاکہ کوئی دقت پیش نہ آئے۔ جدہ سے بعضے جہاز سیدھے بمبئی اور بعضے سیدھے کراچی اور بعضے دونوں جگہ جاتے ہیں۔ جس جگہ اُترنیکا ارادہ ہو وہاں جانیوالے جہاز میں سوار ہونا چاہیئے۔ جہاز میں سوار ہونے کے وقت پھر وہی ہجوم اور نفسی نفسی کا نقشہ ہوتا ہے۔ جو پہلے دیکھ چکے ہو۔ . . . .

. . . .

اسلئے جہانتک ہوسکے اول وقت سوار ہونے کی کوشش کرو تاکہ اچھی جگہ دستیاب ہوجائے۔ سوار ہوتے وقت بُردباری اور ہوشیاری سے کام لو کہ خود بھی تکلیف نہ اُٹھاؤ اور دوسروں کو بھی تکلیف نہ پہنچاؤ۔

وطن کے قریب پہنچنا جب اپنا شہر یا گاؤں قریب آجائے تو یہ دعا پڑھو آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ اور گھر کسی آدمی سے اپنے آنیکی پہلے اطلاع کرادو اور رات کو شہر میں داخل نہو بلکہ صبح کے وقت یا شام کے وقت داخل ہو اور شہر میں داخل ہو کر مسجد میں جاکر دو رکعت نماز ادا کرو بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔ اور جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھو تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوْبًا پھر گھر میں بھی دو رکعت نماز پڑھو اور حق تعالیٰ شانہٗ کا شکر ادا کرو۔ کہ اس نے سلامتی اور عافیت کے ساتھ سفر کو پورا فرمایا اور اس نعمتِ عظمٰی سے مشرف فرمایا۔ فالحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

سعید احمد غفرلہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ

جہیز کے لئے بہترین تح
ہر شخص اپنی بیٹی کو جہیز میں وہ سامان دینے کی کوشش
زندگی اچھی گذرے۔ اس کو راحت اور آرام ملے۔
اختری بہشتی زیور عکسی
جہیز میں دینے کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ کیونکہ جن لڑکیوں کو جہیز میں
اختری بہشتی زیور عکسی دیا جائیگا۔ ان کے متعلق ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے
ہیں کہ ان کی دینی اور دنیوی دونوں ہی زندگیاں سنور جائیں گی۔
اختری بہشتی زیور عکسی
سے ارکان اسلام نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ دینی معلومات کے علاوہ امور خانہ داری
کا پورا سلیقہ، طور، ڈھنگ آجاتا ہے آپ کی بیٹی شوہر اور سسرال والوں کو خوش رکھ کر سب کے
دلوں کی پیاری بن جائیگی۔ اور وہ گھر اس کے اور اس کے شوہر کے لئے جنت کا نمونہ بن جائیگا
ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق سیکڑوں، ہزاروں، لاکھوں روپے جہیز میں صرف کرتا
ہے۔ اس گراں بہا سامان کو کارآمد بنانے کے لئے اختری بہشتی زیور عکسی کا پڑھنا
اور سمجھنا ضروری ہے۔ قیمت
اختری بہشتی زیور عکسی کا نمونہ اور فہرست کتب طلب پر روانہ ہو سکتے ہیں۔
(مولوی) نصیر الدین کتب خانہ اختری متصل مظاہر علوم سہارنپور
Rs.- 40